

Posted On Kitab Nagri



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتقام لال عشق

پریشہ ماہ نورخ

اولڑکی بتا کہ ہر چھپایا ہے اپنے بھائی کو۔۔۔ پولیس کا انسٹیبل عورت نے اسے دھکادیا اور کمرے میں گھس گئی۔۔ وہ سیدھی صوفے پر جا گری۔ کھنی صوفے سے لگی تو درد کی ایک تیز لہر اس کے رگ و جاں میں سرایت کر گئی۔۔۔ نہیں ہے سعدی گھر پر۔۔ کھنی کو دوسرے ہاتھ سے تھامے وہ پیچھے بھاگی۔۔۔

اولڑکی ابھی ہم جا رہے ہیں مگر پھر آئیں گے تیرا بھائی آگیا تو خود ہی بتا دینا۔۔ بچنے والا نہیں ہے وہ۔۔۔ پولیس والا انگلی اٹھا کر تنبیہ کرنے لگا۔۔ وہ ڈری سہمی سی پیچھے کو ہوئی۔ بازو ابھی تک درد کر رہا تھا۔۔۔ پولیس والے دروازہ دھڑام سے کھولتے چلے گئے۔۔ اس کی رکی سانس بحال ہوئی۔۔۔ وہ گھٹنوں میں سر دے کر زمین پر بیٹھ گئی۔۔ آنسو روانی سے اس کے گالوں سے ہوتے ہوئے گردن کو بھگور رہے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دانی.. پیٹا دروازہ کیوں کھلا ہوا ہے..... اس کی ماں جو مارکیٹ گئی ہوئی تھی. واپس آنے پر گیٹ کھلا دیکھ کر چونکی..
مگر دانی کو یوں روتے دیکھ کر توان کی جان ہوا ہوئی. .

دانی میری بچی... وہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس آ بیٹھیں..

اماں... ماں کو سامنے پا کر وہ ان کے لگے لگ گئی.. زیادہ رونے کی وجہ سے اس کی ہچکی بند گئی تھی... ان کے گلے
لگ کر اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی. . . .

اماں وہ پولیس آئی تھی سعدی کو ڈھونڈ رہی تھی... وہ ہچکیوں کے درمیان بولی. . .

پھر کیوں آئی تھی سعدی نہیں ہے یہاں.... ان کے اپنے آنسو بہہ نکلے تھے. . . .

بتایا تھا اماں وہ مان ہی نہیں رہے تھے... وہ یوں ماں سے چپکی تھی کہ جیسے کوئی الگ کر دے گا ان دونوں کو. . . .

بس تم چپ کر جاؤ میرا بیٹا.. بس.. وہ اسے تسلی دیتی تھیں چپ کرو اتنی تھیں مگر خود رو دیتی تھیں... تین ماہ سے
سعدی غائب تھا اوپر سے پولیس نے ناک میں دم کر رکھا تھا. . . .
www.kitabnagri.com

اماں سعدی نے کیوں مارا اماں کو..... آنسوؤں سے لبریز سرخ چہرہ اٹھا ماں کو دیکھا.

اس نے نہیں مارا.. میرا بچہ قتل نہیں کر سکتا اور اماں تو دوست تھا اس کا وہ ایسا نہیں کر سکتا.... وہ پر یقین تھیں..
ساری دنیا قصور وار ٹھہرا دے مگر ایک ماں کا دل کبھی اپنے بیٹے کو قصور وار تسلیم نہیں کرتا. . .

Posted On Kitab Nagri

اماں مجھے ڈر لگ رہا ہے... واقعی وہ سہمی ہوئی تھی.. جب جب پولیس گھر سے ہو کر جاتی تھی وہ ایسے ہی ڈری ڈری سی رہتی تھی.

میں اساور سے بات کروں گی وہ میری بات نہیں ٹالے گا... اس سے زیادہ خود کو تسلی دی تھی انہوں نے.... اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ سوچنے لگیں کہ اساور کو کیسے راضی کریں کیس ختم کرنے پر.....

چچی.. ایک سولہ سترہ سالہ لڑکی بھاگتی ہوئی آکر اس سے لپٹ گئی.. ..
کیا ہوا سو مو.. اس کے اس طرح لپٹنے پر وہ مسکرا اٹھی تھی.. اک یہی تو تھی جس سے اس کا دھیان بٹ جاتا تھا اس گھر میں.. ورنہ تو ہر کوئی اس کے خون کا پیاسا بنا پھرتا تھا..

چچی جان... میری دوستیں آرہی ہیں کل تو وہی والا ایک بنا دیں گی جو بچھلے مہینے ہو سٹل جاتے ہوئے بنا کر دیا تھا...
ٹیل سے سیب اٹھا بائٹ لیتے ہوئے بولی.. ..
www.kitabnagri.com

کیوں نہیں ضرور... وہ مسکرائی... کٹی ہوئی مرچیں فرائی پین میں ڈھلتے ہیں شوں شوں کی آوازیں آنے لگیں .
..

ہائے چکس... سامنے سے آتے اساور کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا.

Posted On Kitab Nagri

میری گڑیا گی نہیں... وہ مسکراتے ہوئے کچن میں ہی چلا آیا۔ دانی نے رخ موڑ کر خود کو کام میں مصروف کر لیا۔
کل شام میں جاؤں گی چکس.. وہ چاچو کی جگہ چکس کہتی تھی.... دانی کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔
دائین چائے لاؤ میرے لیے... وہ کچن سے چلا گیا۔
دانی کی تیز چلتی دھڑکنیں ٹھہری اور پھر معمول پر آئیں۔
اچھا چچی آپ نے بلایا تھا نہ گی کچا چا جائیں گی جانتی ہیں آپ ان کو... سو موسیڑھیاں پھلانگتی ہوئی چلی گی۔
دائین نے جلدی سے چائے کا پانی چڑھایا کچھ شک نہیں تھا لیٹ ہونے پر وہ شخص چائے اس کے اوپر ہی پھینک دیتا۔

چائے لے کر وہ روم میں داخل ہوئی تو وہ جینز اور ٹی شرٹ پہنے گاڑی کی چابی پکڑے کہیں جانے کو تیار تھا.. اک
نظر اسے دیکھا اور پھر ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال بنانے لگا۔
www.kitabnagri.com
آپ کی چائے... وہ خوفزدہ سی چائے لے کر آئی... ڈریسنگ کے سامنے کھڑے کھڑے ہی اس نے چائے پکڑی۔
اور سب لیا۔

اے تھو... چائے کا سپ لیتے ہی اسے اچھو لگے۔

Posted On Kitab Nagri

چائے بنانی نہیں آتی تو مت بنایا کرو.. خالہ لاڈاٹھائیں ہوں گی یہاں نہیں چلے گی یہ تباہی.. وہ غصے سے اس کی طرف مڑا کپ ابھی بھی اس کے ہاتھ میں تھا... وہ سہمی سی پیچھے کھسکی..

میں نے تو صبح بنائی تھی... اس کا لہجہ کانپ رہا تھا.. چہرہ سے خوف واضح تھا..

صبح بنائی ہے صبح ہاں یہ لو پیو پیو... وہ چائے لے کر اس کی طرف بڑھا.. زبردستی کپ اس کے منہ سے لگایا.. چائے چھلک کر اس کی ٹھوری کو جلاگی پیناں..... پیو خود ہی... وہ لمبے لمبے ڈگ بھڑتا کمرے سے نکل گیا..

وہ سسکیوں میں رونے لگی.. چائے کا کپ کارپٹ پر پڑا تھا.. چائے چھلک کر اس کی ٹھوری کو جلاگی تھی جاتے ہوئے وہ کپ بھی اس کے ہاتھ پر گرا گیا تھا... دائیں ہاتھ کا آدھا حصہ جل گیا تھا.. وہ وہیں کارپٹ پر بیٹھتی چلی گی.. ایسی زندگی تو اس نے نہیں سوچی تھی.. اس کے پاس رونے کے علاوہ اب تھا بھی کیا.. گھٹنوں میں سر دیئے وہ ہچکیوں میں رونے لگی..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ناستہ بنا کر دو.... وہ جو ڈسٹنگ کر رہی تھی.. آواز پر چونک کر مڑی.. سامنے اساور کی بڑی بھتیجی سائرہ کھڑی تھی.. جو شادی شدہ ہونے کے باوجود زیادہ تر وہیں پائی جاتی تھی.. شادی کو تین سال ہونے کے باوجود ابھی تک حالی گود تھی..

Posted On Kitab Nagri

میں ڈسٹنگ کر لوں پھر بنادیتی ہوں.... اس کا لہجہ نرم تھا کچھ خوفزدہ سا بھی.. اس کا سارا اعتماد یہاں آ کر ختم ہو گیا تھا.

لڑکی کتنی بار سمجھایا ہے تجھے میرے آگے زبان مت چلایا کر... سائرہ نے اس کی کلائی زور سے مڑوڑ کر اسے اپنی طرف گھمایا.. دانیل کے منہ سے سسکی نکلی... اس کا ہاتھ پہلے ہی جلا ہوا تھا اسے مزید تکلیف ہونے لگی.

سائرہ میرا ہاتھ چھوڑیں... وہ تکلیف سے بلبلا رہی تھی... مگر اس گھر میں سفاک لوگ رہتے تھے کسی کے درد سے انہیں کچھ لینا دینا نہیں تھا.

جان پیاری ہوئی تو آئندہ اپنی زبان کو منہ کے اندر رکھنا... جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑا وہ لڑکھڑا کر ٹیبل کے پاس گری پاؤں ٹیبل کی پائنٹی سے ٹکرایا انگھوٹے کا ناخن اکھڑچکا تھا اور خون نکل رہا تھا... خون دیکھ کر وہ رو پڑی.

نوٹسکی ختم ہوگی ہو میڈم دانیل تو ناشتہ بنا دو... اس کے زخم کو نظر انداز کر کے وہ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھ گئی.. ..
درد کو برداشت کرتی آنسوؤں کو پیتی پاؤں گھسیٹتی وہ بچن میں گھس گئی.. ..
اسا ور کا وہ جملہ روز اس کے کانوں میں گونجتا تھا.

"وہی میں آئی لڑکیوں کی یہی اوقات ہوتی ہے" اور اس کی تو کوئی اوقات رہی ہی نہیں تھی.

اندر باہر سے وہ زحموں سے چور تھی کچھ دکتے تھے اور کچھ نہیں دکتے تھے۔ اور یہ جو زخم دکتے نہیں ہے وہی ڈکتے بہت ہیں.

Posted On Kitab Nagri

صبح سے کام کر کر کے وہ ادھ موئی ہو گئی تھی مگر وہاں کس کو احساس تھا اس کا۔۔ سب اپنا اپنا فرمائش پر و گرام لے کر چلے آتے تھے جیسے وہ تھکتی ہی نہ ہو جیسے وہ انسان ہی نہ ہو۔۔ وہ انکار کرتی تو دھمکیوں اور تشدد سے نوازا جاتا تھا۔۔

ابھی وہ اساور کی بھابھی فرمائش پر رات کے لیے بریانی اور قورمہ سائرہ کی فرمائش پر اچار گوشت اور زائرہ کا فرمائش کیک بنا رہی تھی۔۔۔

اس کا موبائل رینگ کرنے لگا۔ اس کی اماں کا فون تھا۔۔۔ وہ مسکرائی تھی۔۔ سارے دن کی تھکان لوگوں کی باتیں بس ماں کا فون دیکھ کر ختم ہو گئیں تھیں۔۔۔

اسلام علیکم اماں۔۔ کال ریسیو کر کے کان سے لگاتی وہ وہیں ڈائنگ ٹیبل کی چیئر پر بیٹھ گئی۔۔

میں ٹھیک ہوں اماں جان۔۔ آپ تو جا کر بھول گئیں مجھے۔۔ وہ پر شکوہ انداز میں بولی۔۔ ایک بیٹی اپنی ماں سے ہی تو شکوہ شکایت ہر بات کہہ لیتی ہے۔۔ اور ماں سن لیتی ہے ورنہ دنیا تو بدلے میں ہنستی ہے تڑپاتی ہے مارتی ہے۔۔

نہیں میرا بچہ ایسی بات تو نہیں ہے پہلوٹی کے بچے میں تو والدین کی جان ہوتی ہے۔۔

اپنا کیسی ہیں اور چھٹکی مینا۔۔ وہ بہن اور بھانجی کی حیریت دریافت کرنے لگی تو ترکی میں رہتے تھے۔۔۔۔۔ اماں بھی اس کی شادی کے بعد وہیں چلی گئیں تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ٹھیک ہیں تم بتاؤ ٹھیک ہو اساور حیا ل رکھتا ہے تمہارا۔۔۔

جی اماں بہت زیادہ۔۔۔ آنسو آنکھوں سے بہنے کو تیار تھے مگر وہ پی گئی انہیں۔۔۔ بہت مشکل ہوتا ہے اس ہستی سے جھوٹ بولنا جو بن کہے سب جان جائے۔۔۔ اس سے بھی مشکل ہوتا ہے اذیتیں سہہ کر پھر بھی کہنا خوش ہوں میں۔۔۔

مجھے پتہ تھا وہ میرا مان نہیں توڑے گا بھانجا ہے میرا اتنا تو کر سکتا تھا وہ... ان کے لہجے میں اساور کے لیے محبت ہی محبت تھی۔۔۔۔

[illegible]

وہ محبت بھی تو بہت کرتا ہے تجھ سے۔ بس رخشندہ مزاج کی گرم ہے مگر بھابھی ہے تیری اس کی کسی بات کو دل پر نہ لینا۔ اساور ہے نہ تیری ڈھال بس اس کی محبت میں برداشت کر جانا سب کچھ... وہ اب ساری ماؤں کی طرح اسے نصیحت کرنے لگی تھیں۔۔۔ اب وہ کیا بتاتی ان کو جس شخص کی خاطر وہ برداشت کرنے کی تلقین کر رہی ہیں وہی شخص تو بے رحم بنا بیٹھا ہے۔۔۔ آنسو کا گولا اس کے خلق میں پھنسا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اچھا اماں کھانا بنا رہی تھی جل نہ جائے کہیں۔۔ اس نے بات ختم کر کے فون بند کر دینا چاہا مبادا اس کی ماں جان نہ جائے کہ کس کرب میں ہے وہ۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں تو کیوں بناتی ہے کھانا ملازم کدھر ہیں۔۔۔ اس کی ماں کا ماتھا ٹھنکا۔۔۔

اماں میری پیاری اماں اساور کو میرے ہاتھ کا کھانا بہت پسند ہے اس لیے ان کے لیے میں بناتی ہوں۔۔۔ باقی ملازموں کے ذمے ہیں۔۔۔ بڑی مشکل سے لہجے کو بھینگنے سے روکا اس نے۔۔۔ پھر بھی ایک آنسو گال بر بہہ نکلا۔۔۔ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اسنے آنسو پونجا اگر کوئی دیکھ لیتا تو پھر شامت آتی اس کی۔۔۔

ہاں وہ پتروہ تیرے ہاتھ کے ذائقوں کا تو شروع سے دیوانہ ہے۔۔۔ اماں ہنسی۔۔۔ دانیں کو جان نکلتی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

اچھا نہ اماں باتوں میں نہ لگائیں اللہ حافظ۔۔۔ مسکرا کر کال کاٹ دی۔۔۔ اتنی دیر سے ر کے آنسو گالوں سے بہتے گردن پر پہنچ گئے۔۔۔ چہرے کو دونوں ہاتھوں سے بے دردی سے رگڑ کر آنسو صاف کرتی وہ سالن چیک کرنے لگی۔۔۔ اماں کا خیال ہے یہاں ماہرانیوں کی طرح رکھا ہے مجھے کوئی انکو بتائے بدلے میں دی ہوئی ماہرانی بھی نوکرانی ہی ہوتی ہے۔۔۔ اس کے آنے کے بعد ملازموں کی چھٹی کر دی گئی تھی۔۔۔ گھر کے سارے کام کو لہو کے بیل کی طرح اس سے کرائے جاتے تھے۔۔۔ مارکیٹ سے کچھ لانا ہوتا اسے بیچھا جاتا تھا۔۔۔ رات تک وہ تھکن سے چور ہو جاتی تھی۔۔۔ دن بھر سائرہ اور رخشندہ بھا بھی اس کی جان کھا جاتیں۔۔۔ رات کو اساور اس کی سانسیں روک دیتا۔۔۔ اس کے طنز تشدد ختم ہی نہیں ہوتا تھا۔۔۔ ایسے میں اس کے پاس پھوٹ پھوٹ کر رونے کے علاوہ اور کیا بچتا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج ہفتہ تھا۔ دودن کے لیے کالج بند ہوگئے تھے۔ سب سٹوڈنٹس اپنا اپنا سامان پیک کر رہے تھے۔ ان چھٹیوں کا انتظار پورے ہاسٹل کو رہتا تھا۔ ابھی بھی ہاسٹل سے سٹوڈنٹس ایک ایک کر کے رخصت ہو رہے تھے۔ سب کے چہروں پر گھر والوں سے ملنی کے خوشی جھلک رہی تھی۔۔ وہ بھی اپنا سامان پیک کر کے تیار ہو گئی تھی۔۔ اس کا موبائل رنگ کرنے لگا۔۔

اچھا تو ندامیڈم اے۔ کے مجھے لینے آگیا ہے میں چلتی ہوں۔ اپنی دوست ندا کے گلے لگتی ہوئی بولی۔۔۔

ایک اے۔ کے ہے جو وقت سے پہلے پہنچ جاتا ہے اور ایک میرے موصوف ہیں جو شرم کے مارے ڈوب نہ مریں سب لڑکیوں کے سامنے کر لیں اگر مجھے پک۔۔ ہمیشہ کی طرح اس نے اپنا دکھڑا رویا۔

میرے اے۔ کے جیسا ہر کوئی ہوائس ناٹ پوسٹیل۔۔ اس کے گال پر چٹکی کاٹتی وہ مسکراتی ہوئی بیگ اٹھا کر ہاسٹل سے نکل آئی۔۔ سامنے ہی بلیک تھری پیس سوٹ میں اے۔ کے اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ اسے دیکھ کر مسکرایا اور ہاتھ میں پکڑی گلاس آنکھوں پر لگا دیں۔۔۔

ہائے۔۔ وہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس پہنچی۔۔ اے۔ کے نے جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھولا اس کی طرف کہ کہیں وہ آکر گلے ہی نہ لگ جاتی اس کے۔۔ منہ بناتے ہوئے وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

یہ ہائے کیا ہوتا ہے کتنی دفعہ سمجھایا ہے اسلام علیکم کہتے ہیں۔۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔۔

اسلام علیکم جناب اے۔ کے صاحب۔۔ وہ ہاتھ ماتھے پر لے جا کر جھک کر بولی تو اے۔ کے کی ہنسی نکل گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں۔۔۔ اے۔۔۔ کے نے اپنی ہنسی دبائی تھی۔۔۔ اے۔۔۔ کے ایک سنجیدہ شخص تھا مگر اس لڑکی کا ساتھ اسے بہت ہنساتا تھا جو اس کی زندگی تھی۔۔۔

اے۔۔۔ کے۔۔۔ اس نے چہرہ اے۔۔۔ کے کے کندھے پر ٹکا دیا۔۔۔

ہوں۔۔۔ گاڑی چلاتے ایک سرسری سے نگاہ اس پر ڈال کر وہ پھر سے ونڈو سکرین کو دیکھنے لگا۔۔۔

تم شادی کے بعد مجھ سے گھر کے کام تو نہیں کرواؤ گے۔۔۔ اس کا سوال اتنا معصومانہ تھا اور لہجہ بھی وہ مسکرا اٹھا۔۔۔

ہو سکتا ہے سوچوں گا۔۔۔ اے۔۔۔ کے کو شرارت سو جھی۔۔۔

واٹ۔۔۔ اسے ہزار والٹ کا جھٹکا لگا وہ ایک دم سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔ میں تمہیں کچا کھا جاؤں گی پھر اے۔۔۔ کے۔۔۔ اس کا انداز واقعی کسی ڈرائیو کی جیسا تھا۔۔۔

انف پاگل کرتی ہو تم۔۔۔ اے۔۔۔ کے نے اس سے پنگالے کر اپنا ہاتھ پیٹا۔۔۔۔۔ گاڑی سگنل پر رک

گی۔۔۔ ٹریفک کا مسئلہ دن بدن طول پکڑ رہا ہے۔۔۔ ایک خواجہ سرا اس کی سائیڈ سے سامنے آیا۔۔۔ وہ ایک دم بدک کر پیچھے ہوئی۔۔۔ خواجہ سرا چونکا۔۔۔۔۔

کچھ دو باجی اللہ کے نام پر۔۔۔ خواجہ سرا اتالی بجا کر بولا۔۔۔ وہ تو سہم کر پیچھے ہو گئی تھی۔۔۔ اے۔۔۔ کے نے والٹ سے پیسے نکال کر اسے تھمائے۔۔۔ خواجہ سرا جاتے جاتے پلٹا۔۔۔ وہ جو سیدھی ہو کر بیٹھی تھی پھر سے خوفزدہ ہوئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈرمت لڑکی خوف کو ختم کر اپنے اندر سے ابھی تو تم نے طوفانوں کے ایک جہاں کا سفر کرنا ہے۔۔ حواجہ سرایشے پر جھکا ہوا تھا۔۔۔

آپ جائیں دیکھیں یہ ڈر رہی ہے۔۔۔ اے۔۔ کی تو جان ہوا ہوتی تھی وہ ڈر کر بھی تکلیف سہتی تو۔۔۔

ڈرمت بس یاد رکھ جو آپ کا درد برداشت نہیں کر پاتے وہی وہی پھر سارے دردوں کی وجہ ہوتے ہیں۔۔۔ سنگل کھل چکا تھا۔۔ گاڑی آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی۔۔ حواجہ سر اساتھ ہی بھاگا آ رہا تھا۔۔۔

فریب اور دھوکے سلمانی ٹوپی پہن کر آتے ہیں، خبر ہی نہیں ہونے دیتے۔۔۔۔ سنگل کھلا گاڑیاں رفتار سے آگے بڑھنے لگیں۔۔ وہ حواجہ سر اب بھی ان کی گاڑی کے ساتھ بھاگتے بول رہا تھا۔۔

جوانی آزمائش ہے جوانی صدقہ چاہتی ہے۔ اپنی جوانی کے بدلے اپنی دل لگی دان کر دے۔۔ ورنہ حقیقت اور خواب کا فرق تا عمر لائے گا۔۔ حواجہ سر اکہیں پیچھے رہ گیا تھا۔ مگر اس کی آواز ابھی بھی اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔۔ وہ بہت سہمی سی لگ رہی تھی۔۔ وہ بہت ڈر گی تھی۔۔۔

کچھ نہیں ہوا ابھی ہم گھر پہنچ جائیں گے یہ لوگ تو روز کچھ نہ کچھ کہتے رہتے ہیں۔۔۔ انور کرو۔۔۔۔۔ اے۔۔ کے اسے تسلی دینے لگا۔۔ مگر پسینہ اس کے ماتھے سے بہہ رہا تھا۔۔ سردی کے موسم میں بھی وہ پسینے سے شرابور تھی۔۔ اور یہ سب خوف تھا حواجہ سر کی باتوں کا نہیں حواجہ سر اکا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سب کو کھانا دے کر اب وہ بیٹھی کھانا کھا رہی تھی کہ نوالہ اس کے گلے میں اٹکا۔۔ اسے کھانے میں جو چیز پسند نہیں تھی اسے وہی دی جاتی تھی وہ بھی پکی کھجی۔۔ اور وہ حیران ہوتی اتنے امیر تھے یہ اور اس کی روٹی تک کو زہر کر دیتے پھر بھی۔۔۔۔۔

صبر کا گھونٹ بھرتی وہ کھانا کھا رہی تھی آخر پیٹ کی آگ کو بھی تو بجانا تھا۔ ماضی چم سے اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔

اماں جان میں نہیں کھاؤں گی یہ کرے۔ آپ کو پتہ پھر بھی بنایا۔۔۔۔۔ ڈانگ ٹیل پر بیٹھی وہ نعرے لگا رہی تھی۔۔۔

آج تو کچھ نہیں ملے گا اور بہت عادتیں خراب ہو گئی ہیں تمہاری۔۔۔۔۔ ہاٹ پاٹ سے روٹی نکال کر اماں نے اس کے آگے رکھی۔۔ سعدی فون پر مصروف ساتھ ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔۔

اماں ڈانٹ رہی ہیں مجھے۔۔۔ اس نے رونی سی شکل بنائی۔۔۔ اماں کو بے اختیار اس پر پیار آیا۔۔۔

نہیں میرا دانی بچہ۔ ڈانٹ نہیں رہی۔ لیکن بیٹا یہ بری بات ہے تمام چیزیں اللہ کی بنائی ہوئی ہیں ہم اس میں نقص نکالنے والے یا اللہ کی بناوٹ کو ناپسند کرنے والے کون ہوتے ہیں۔۔۔ اور سبزیوں سے تو انسان فطر ہوتا ہے۔۔۔ اماں نے پیار سے اسے سمجھایا۔۔۔ اتنے میں ڈور بیل بجی۔ سعدی اک مسکراہٹ ان دونوں پر اچھال کر باہر چلا گیا۔۔۔ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پڑا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اماں میری بہن کو مت ڈانٹا کریں۔ جو کہے مان لیا کریں۔ یہ لو کوئی ضرورت نہیں کر لیے کھانے کی۔ تمہارا پڑا۔۔۔ پڑا اس کے ہاتھ میں تھما کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

یا ہومان گی تو جگر ہے میرا بھلے سے دو تین سال چھوٹا سہی پر جان ہے میری۔۔۔ پڑا کا پیس نکالتے ہوئے وہ جوش سے بولی۔۔۔

اچھا اچھا تھوڑا بہنا مکھن کو بچا کر رکھو۔۔۔ سعدی مسکرا دیا۔ وہ اسے خوش ہی تو دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

آہم آہم۔۔۔ اسے کھانسی لگی تو اس کا تسلسل ٹوٹا ماضی سے حال میں واپس آئی۔۔۔ کتنا حسین ماضی تھا اس کا۔۔۔ اس کا گھر پرستان تھا اور وہ پری تھی پرستان کی، جو شہزادے کے انتظار میں دھوکہ کھا گی اور اب وہی شہزادہ ظالم دیو کا روپ دھار چکا تھا۔۔۔ برتن سمیٹتی وہ اٹھی۔۔۔ بچے ہوئے برتن دھوئے۔۔۔ جلا ہوا ہاتھ درد کرنے لگا مگر وہ برداشت کر گئی۔۔۔

کھڑکی سے جھانک کر اس نے چاند کو دیکھا۔۔۔ اسکی اور چاند کی دوستی بہت پرانی تھی اپنے دکھ پر چاند بھی دکھی لگتا اپنی خوشی پر خوش لگتا تھا۔۔۔ مگر آج اسے لگا چاند بھی ہنس رہا ہے اس پر۔۔۔ کیوں کہ وہ چمک رہا تھا بہت غرور کے ساتھ۔۔۔

تم چمکو اور چمکتے رہو۔ تمہاری دوست تمہاری مکیں تو غروب ہو گی اُساور کاظمی کی کی حویلی میں۔۔۔ اداسی اس کے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی۔ کھڑکی بند کرتی وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ جہاں ظالم دیو ظلم کی تمام حدیں توڑے بیٹھا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بغیر آواز پیدا کیئے کمرے میں داخل ہوئی۔ اسے لگا اساور سو گیا ہوگا۔ مگر وہ ادھر ادھر ٹہلتا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔

ڈھونڈو اسے ڈھونڈنا تمہارا کام ہے معاوضہ ملے گا تمہیں۔۔ وہ غصے میں تھا۔۔ سعدی رانا کی سانس میں اپنے ہاتھوں سے چھینوں گا۔۔ سرسری سی نظر اس پر ڈالتے اساور نے کال منقطع کی۔۔ آخری الفاظ پر دانیل کا دل کانپا۔ دھڑکن ساکت ہوئی۔۔ بے جان نظروں سے مڑ کر اس نے اساور کو دیکھا۔۔ وہ اسے نظر انداز کرتا بیڈ کی طرف بڑھا۔۔ تکیہ اٹھا کر کارپٹ پر پھینکا۔۔۔ وہ حیرانی سے اس کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہیں سوؤں گی تم آئندہ۔۔ غصیلی مسکراہٹ کے ساتھ وہ بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

اساور سردی ہے بہت میں کارپٹ پر کیسے سوؤں گی۔۔ اس نے احتجاج کرنا چاہا مگر آواز التجا سی نکلی۔۔۔۔

آئی ڈونٹ کیئر مس دانیل جمشید علی۔۔ اساور نے کمبل اپنے اوپر اوڑھ لیا۔۔ وہ اب کچھ نہیں سننے والا تھا۔ دانیل کو ساری رات یہیں گزارنی تھی ٹھٹھرتے ہوئے ہوئے۔۔۔۔۔ وہ تکیہ رکھ کر لیٹ گئی جلدی ہوئے ہاتھ کا درد، سردی کی شدت، خواب اور حقیقت کا فرق اس کی روح تک کو زخمی کر رہے تھے۔۔۔۔۔ اس نے ایک نظر سکون سے سوئے اساور کو دیکھا۔۔ وہ اس شخص سے نفرت کرنا چاہتی تھی اور وہ نفرت کرے گی یہ اس نے ٹھان لی تھی۔۔۔

بس یہ اذیت اور تکلیف کی جنگ اسے اپنے بھائی کے بے گناہ ثابت ہونے تک لڑنی تھی۔ اسے اپنے بھائی کی زندگی کو بچانے کے لیے اس جنگ میں مرجانا پڑتا وہ مر جائے گی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ساری رات اس کی آنکھوں میں کٹنی تھی۔ سردی کی شدت نے کپکپی طاری کر دی تھی اس پر۔۔ اس کا دل چاہا جا کر کمبل میں دبک جائے مگر وہ سوچ کر ہی رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت آسان ہے کہنا۔۔ محبت ہم بھی کرتے ہیں۔۔ مگر مطلب محبت کا، سمجھ لینا نہیں آساں۔۔ محبت پا کے کھو دینا، محبت کھو کے پالینا۔ یہ ان لوگوں کے قصے ہیں۔ محبت کے جو مجرم ہیں۔۔ جو مل جانے پر ہنستے ہیں۔۔ پچھڑ جانے پر روتے ہیں۔۔

سردی اس کی ہڈیوں میں گھس رہی تھی۔۔ دسمبر کا مہینہ تھا۔۔ ٹھنڈ کے مارے کپکپی بند گئی تھی اس کی۔۔ ساری رات آنکھوں میں کاٹ دی اس نے۔۔ نظریں بھٹک بھٹک کر اس ستم گر کی طرف چلی جاتیں جو اسے ٹھنڈی کارپٹ پر بچ کر خود نرم گرم بستر میں خواب و خرگوش کے مزے لے رہا تھا۔۔ وہ جو کبھی اس کی تکلیف پر تڑپ اٹھتا تھا وہ اتنا سنگ دل بھی ہو سکتا تھا دل ماننے کو تیار ہی نہ ہوتا۔۔ دانیل نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ اس شخص کے ساتھ ایک خوشحال زندگی کے خواب دیکھتے ہوئے گزارا تھا۔۔ خوابوں کے پائیدار لڑکیوں کی دسترس میں ہوتے ہیں وہ خواب سجائے جاتی ہیں۔ ان دیکھے رستوں پر محبت کی انگلی پکڑے چلی جاتی ہیں۔ اور یہی خوابوں کے دیس تا عمر رولتے ہیں رلاتے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دینین جمشید علی تھی۔ خواب نگر کی شہزادی۔۔ اس کے خواب بے لگام گھوڑے تھے جو خواب نگر میں دوڑتے پھرتے تھے۔ اس کی خوابیدہ آنکھوں نے برسوں شہزادے کی راہ تکی تھی اور پھر شہزادہ آیا اور اس میں کھو گیا۔ خواب نگر کی وہ شہزادی خوابوں کی راہ کی مسافر بن گئی۔ اور پھر چھن سے خواب ٹوٹا۔ شہزادے نے ظالم دیوکا روپ دھار لیا۔۔۔

اذان کی آواز نے اس کی سوچوں پر بند باندھے۔۔ کپکپاتی ہوئی وہ اٹھی۔۔ تھکاوٹ اور سردی سے اس کا بدن ٹوٹ رہا تھا۔۔ آہستہ آہستہ چلتی وہ کھڑکی کے پاس آئی۔۔ تھوڑا سا پردہ ہٹا کر باہر جھانکا۔۔۔

کاظمی حویلی کے سامنے ہی مسجد تھی۔۔ مؤذن کی اذان رات کے سکوت کو توڑ رہی تھی۔ مرغ اذانیں دے رہے تھے۔۔ چرند پرند اذان کی آواز کے ساتھ اپنی پناہ گاہوں سے نکل آئے تھے۔۔ اذان ختم ہو چکی تھی۔۔ پردہ برابر کرتی دوپٹہ سر پر اوڑھے وہ وضو کرنے واش روم میں گھس گئی۔۔

وضو کر کے دوپٹہ صبح سے اوڑھا۔۔ جائے نماز ڈالی اور نماز کی نیت باندھی۔۔ ہاتھ کا در و سردی سے نڈھال ہوتا پتلا جسم اس کی آنکھوں سے بہہ رہا تھا۔۔ آنسوؤں سے چہرہ تر تھا۔۔ نماز پڑھ کے ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے۔ آنسوؤں نے ہچکیوں کا روپ دھار لیا تھا۔۔۔۔۔۔ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے وہ سسکیاں بھر رہی تھی کہ آواز سے رونے کی اجازت نہیں تھی اسے۔۔۔

یا اللہ مجھے ثابت قدم رکھ۔ مجھے ہمت دے کہ میں اپنے بھائی کی زندگی کی جنگ جیت جاؤں۔۔ سو جھی ہوئی
آنکھیں بخار کی حدت سے بند ہو رہیں تھیں۔۔ میرا بھائی بہت معصوم ہے اس پر لگے الزام کو غلط ثابت کر میرے

Posted On Kitab Nagri

اماں آپ دیکھ رہی ہیں اسے مجھے یعنی کے ڈی۔ جے کو ابنا رمل کہہ رہا ہے۔۔ LLB کی سٹوڈنٹ کو۔ مستقبل کی
نامی گرامی وکیل کو۔۔ ڈے۔ جے اپنی ماں کی طرف دیکھتی حیرانی سے بولی۔۔ وہ مسکرا دیں۔ ان دونوں کی
نوک جھوک لگی رہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

تو کیا غلط کھ رہا ہوں میں خالہ جان۔۔ اس نے ڈی۔ جے کو مزید چڑایا۔۔۔

تم ناں مجھ سے بات مت کرو۔۔ اپنے سامان کا بیگ وہی پھینکتی وہ پاؤں پٹختی وہاں سے چلی
گی۔۔۔۔۔۔۔۔ اے۔ کے کا جاندار قہقہہ لاؤنج میں گونجا۔۔۔۔

سنو۔۔!! محبت کرنے والے تو، بہت خاموش ہوتے ہیں۔۔ جو قربت میں بھی جیتے ہیں۔ جو فرقت میں بھی
جیتے ہیں۔۔ نہ وہ فریاد کرتے ہیں، فقط اشکوں کو پیٹتے ہیں۔۔ محبت کے کسی بھی لفظ، چرچا نہیں کرتے۔۔ وہ مر کے
بھی اپنی چاہت کو، کبھی رسوا نہیں کرتے۔۔ بہت آسان ہوتا ہے کہنا، محبت ہم بھی کرتے ہیں۔۔۔ محبت ہم بھی
کرتے ہیں۔۔۔
www.kitabnagri.com

دائین..دائین۔۔!!! نیم عنودگی میں اس نے اساور کی آواز سنی۔۔ اس نے آنکھیں کھولنی چاہیں مگر پلکیں
من من کی ہو رہیں تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

دائین۔۔!! اٹھونا شتہ بنا کر دو۔۔ وہ اسے جھنجھوڑ رہا تھا۔۔ مگر اس کا جسم تو ہلنے سی انکاری تھا۔۔ پھر سکوت چھا گیا۔۔ اسے لگا اساور چلا گیا ہے۔۔ مگر چہرے پر پڑتے پانی کے سیلاب نے اس کی تمام حسیات کو جگایا۔۔ وہ ایک دم اٹھ بیٹھی۔۔

اساور پانی کا خالی جگ لیے کھڑا تھا۔۔ جو سارا کا سارا بس پر پھینک چکا تھا۔۔ پہلے ہی وہ بخار کی حدت سے دہک رہی تھی۔۔ بھیکے وجود نے اس پر مزید کپکپی طاری کر دی تھی۔۔

پمشکل پلوں کو اٹھا کر اس نے ظالم دیو کی طرف دیکھا۔۔ جو پورے جہاں کی سختی اپنے چہرے پر لیے کھڑا تھا۔۔

ماہرانی صاحبہ نیند پوری ہو گی ہو تو ناشتہ بنا دو۔۔ جگ کو میز پر پٹختا۔۔ وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔ نیم بے جان وجود کو گھسیٹتی شال اوڑھ کر وہ کمرے سے نکل گی۔۔

وہ کچن میں پہنچی کانپتے ہاتھوں کے ساتھ ناشتہ بنایا اور لے کر کمرے میں پہنچی۔۔ ناشتہ کر لیں۔۔ ٹرے ٹیبل پر رکھی۔۔۔۔

پرفیوم کی بوتل واپس ڈریسنگ پر رکھتا وہ آکر ناشتہ کرنے لگا۔۔۔

چائے دو۔۔۔ سلائیس کا ٹکڑا منہ میں ڈالا۔۔ جلدی سے دائین نے چائے کا کپ اٹھایا اس کی طرف بڑھایا۔۔ کمزوری کی وجہ سے ہاتھ کانپا اور چائے چھلک کر اساور کے پیٹ پر گر گئی۔۔۔ اساور کا میٹر گھوما۔۔

جاہل عورت تمیز نہیں ہے تجھے۔۔ اساور کا لہجہ و خشیانہ تھا وہ سہم گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

سوری۔۔۔۔۔ آواز کپکپائی۔۔

سوری مائی فٹ۔۔ اسے زور کا دھکا دیتا وہ واش روم میں گھس گیا۔۔۔۔۔ دانیل کا سر بیڈ کی پائنٹی سے لگا۔۔ روح کی گھائل اب وہ جسم کی بھی گھائل ٹھہری۔۔ ہاتھ سر پر لگا کر دیکھا تو خون بہہ رہا تھا۔۔ اس کی سانس ساکت ہوئی۔ وہ ڈر گئی تھی۔۔ پینٹ بدل کر وہ باہر نکلا۔۔ بغیر اس پر نظر ڈالے پاؤں کی ایک مزید ٹھوکر بیڈ کے پاس بیٹھی اس خواب نگر کی شہزادی کو مارتے ہوئے وہ لمبے لمبے ڈگ بڑھتا آفس روانہ ہو گیا۔۔ بہتے خون کو دیکھتی وہ رو پڑی تھی۔۔ ماضی کی اک یاد آنکھوں کے پردے پر لہرائی۔۔

بے بی پنک پاؤں تک آتی فراق، مانگ کی صورت میں بالوں کو دونوں کندھوں پر پھیلائے وہ اپنی دوست کی شادی میں جانے کے لیے تیار تھی۔ اساور لینے آیا تھا اسے۔ پک اینڈ ڈراپ کی ڈیوٹی دینین کی وہی سرانجام دیتا تھا۔۔۔

پوری طرح سے تیار ہو کر اس نے چوڑیاں پکڑیں اور بہننے لگی۔۔ ایک چوڑی اس کے ہاتھ میں ٹوٹ گئی۔۔۔

ہاتھ کی پشت پر چھوٹی سی خراش آئی اور خون کا ننھا سا قطرہ ابھرا۔۔ خون دیکھ کر اس کی جان ہوا ہوئی۔ اس نے

زور سے چیخ ماری۔۔ لاؤنج میں بیٹھے، اساور، سعدی اور اس کی امی گھبرا گئیں۔۔ بھاگتے ہوئے اس کے کمرے کو

پہنچے۔۔۔

کیا ہوا۔۔ سعدی جلدی سے اس کے پاس پہنچا۔۔۔ لہجہ پریشان تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے ہاتھ یریوٹ لگ گئی۔۔۔ اس کے آنسو نکلنے کو بے تاب تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دکھاؤ مجھے۔۔۔ اساور نے تڑپ کر اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ چوٹ چھوٹی تھی مگر اساور کو اسے تکلیف دینے والی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی پریشان کرتی تھی۔۔۔۔

سعدی فرسٹ ایڈ باکس لاؤ۔۔۔ اساور نے اس کا ہاتھ زور سے پکڑے سعدی کی طرف دیکھا۔۔۔ وہ بھاگ کر فرسٹ ایڈ باکس لے آیا۔۔۔ جب تک اس کی پٹی نہیں ہوگی۔۔۔ دانیل کی چیخیں گھر بھر میں گونج رہیں تھیں۔۔۔ پٹی ہوئی تو وہ چپ ہوئی۔۔۔

زیادہ درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔ وہ ایسے پوچھ رہا تھا جیسے اسے بہت چوٹ لگ گئی ہو۔۔۔

پریشان مت ہو بیٹا اتنی بڑی چوٹ نہیں ہے۔۔۔ اس کی اماں نے اساور کو مطمئن کیا۔۔۔ اماں مجھے آرام کرنا ہے۔۔۔ چھوٹے سے زخم سے اس کو کمزوری ہو گئی تھی۔۔۔

اور شادی۔۔۔

نہیں جارہی دیکھیں طبیعت خراب ہے اس کی۔۔۔ سعدی اور اساور بیک وقت بولے۔۔۔ دانیل نے مسکرا کر ماں کو دیکھا۔۔۔ جو سر جھٹکتی مسکراتی ہوئی باہر چلی گئیں۔۔۔

سر میں درد کی ٹیس شدت سے ابھری تو وہ ماضی کی یاد سے باہر نکلی۔۔۔

اس کا حال اور مستقبل اس کے ماضی سے بہت مختلف ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ خود کو گھسیٹتی وہ ڈریسنگ کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔ سراچھا خاصا پھٹ چکا تھا۔۔۔ خون ابل ابل کر بہہ رہا تھا۔۔۔ اسے لگا وہ مر جائے گی مگر وہ تو بے ہوش تک نہ ہوئی مرنے لگی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

موج عشق کی تلاطم چیز روانی جیسے اجڑا ہوا دریا بکھرا ہوا پانی تیری آنکھوں کی سرخی کا بیان تیری شب بھر کی اداسی کی کہانی

ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی وہ سر سے نکلتے خون کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ صبح کہا ہے کسی نے ماں باپ کے گھر چھوٹی سی چوٹ پر گھر سر پر اٹھالینے والی لڑکی سسرال میں بڑی سے بڑی چوٹ بھی چپ کر کے سمہ جاتی ہے۔۔۔ دوپٹے سے بے دردی سے اس نے چوٹ کو رگڑا۔ زخم مزید رسنے لگا تھا۔۔۔۔۔ وہ اٹھی اور جا کر منہ دھو کر کچن میں گھس گئی۔۔۔ دن بھر نوکروں کی طرح اس سے کام لیا جانا تھا اب۔۔۔ درد محسوس کرنے کا وقت کہاں تھا اس کے پاس۔۔۔

دانی۔۔۔!! ناشتہ بناؤ جلدی سے میرے اور ماما کے لیئے۔ اور ہاں مجھے پوریاں اور ماما کو آلو کے پراٹھے بنا دو۔۔۔ سائرہ اپنا فرمائشی پروگرام لے کر حاضر ہوئی۔ اس کی چوٹ دیکھی اور مسکرا دی۔ اس کے درد پر سکون ملتا تھا اسے۔۔۔

www.kitabnagri.com

جی آپ جائیں میں بنا کر کمرے میں بچھواتی ہوں۔۔۔ بخار کے مارے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے ٹانگیں شل ہو رہیں تھی۔۔۔ پانی پیتی سائرہ نے اک نظر اسے دیکھا اور ہاتھ میں پکڑا گلاس نیچے پھینک دیا۔۔۔ کانچ کے ٹوٹنے کی آواز گونجی۔۔۔ دانی نے سہم کر سائرہ کو دیکھا۔۔۔۔۔

کانچ سمیٹ لینا۔۔۔ اک ادا سے مسکراتی سائرہ کچن سے چلی گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جلدی جلدی ان کے لیے ناشتہ بنایا۔۔۔ پھر لے کر کمرے میں پہنچی۔۔۔ سائرہ اور اس کی ماں بیٹھی ٹی وی انجوائے کر رہیں تھیں۔۔ اس پر نظر پڑتے بھابھی کا مسکراتا چہرہ پتھر ہوا۔ لب بھینچ لیے۔۔ آنکھوں میں غصہ نفرت حقارت جانے کیا کچھ در آیا۔۔ دانیل کو لگا وہ اک منٹ اور یہاں رکی تو اس کا سانس بند ہو جائے گا۔ سانس بند نہ بھی ہوا بھابھی اسے کچا کھا جائیں گی۔۔۔ ٹرے ان کے سامنے رکھتی وہ جلدی سے کمرے سے نکل آئی۔۔ وہ بھاگتے ہوئے کچن میں پہنچی۔۔ ٹوٹے کانچ کو وہ فراموش کر چکی تھی جو سیدھا اس کے دائیں پاؤں میں گھسا۔ اس کے منہ سے سسکی نکلی۔۔ وہ وہیں بیٹھ گئی مارے درد کے اس کی گھگھی بند گئی تھی۔ اس کا دل دھاڑیں مار مار کر رونا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ مگر وہاں اس کا رونا سننے والا کوئی نہیں تھا۔ جو کہتا تھا کبھی کہ آنسو نہیں آنے دوں گا آنکھوں میں وہ شخص پتھر ہو چکا تھا۔۔۔

چچی ناشتہ وہ۔۔۔!! سومو کو بریک لگا اس نے کچن میں سسکتی ہوئی دانیل کو دیکھا۔۔ پاس پڑے جھاڑو سے کانچ کو ایک سائیڈ کرتی وہ اس کے پاس بیٹھ گئی۔ جو گھٹنوں میں سر دیئے بے آواز ہچکیوں سے رورہی تھی۔۔۔۔۔ چچی۔۔ سومو نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو اسے ایک دم جھٹکا لگا۔ دانیل آگ بنی ہوئی تھی۔۔ بخار نے اس کے جسم کو تپا دیا تھا۔۔

چچی بخار ہے آپ کو تو۔۔۔ سومو پریشان ہوئی۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا سومو ٹھیک ہوں میں۔۔ دانیل نے گھٹنوں سے سر اٹھایا تو سومو کو دھچکا لگا۔ اس کے سر سے بھی خون بہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

چچی یہ سب کیا ہے بخار سر اور پاؤں سے خون۔۔۔ سو موکا لہجہ بھیگا۔۔۔

کچھ نہیں سو مو۔۔ یہ کانچ لگ گیا تھا پاؤں میں۔۔۔ وہ مسکرائی۔۔ نم آنکھوں سے مسکرا نا اذیت کی انتہا تھی۔۔۔

چکس نے ہاتھ اٹھایا آپ پر۔۔۔ سومو کے لہجے میں دبا دبا بغصہ در آیا۔۔۔۔ چلیں آپ میرے ساتھ ہو سپٹل۔۔۔ طبیعت زیادہ خراب ہوگی یا کچھ ہو گیا آپ کو تو۔۔۔ سومو پریشان تھی اس کے لیے۔۔۔

بے فکر رہو سو مو بہت ڈھیٹ جان ہوں کچھ نہیں ہو گا مجھے۔۔۔ سو مو کے اتنی فکر پر اس کا لہجہ بھرا گیا۔۔۔

چچی میں کچھ نہیں سنوں گی چلیں میرے ساتھ۔۔۔ اسے ہاتھ سے پکڑ کر تقریباً گھسیٹتی ہوئی بولی۔۔۔۔

سومو کام ہے ابھی مجھے بہت بعد میں چلیں گے۔۔۔ اس نے احتجاج کرنا چاہا مگر سومو پر کوئی اثر نہ ہوا۔۔۔۔۔ وہ اسے کھینچتی ہوئی اپنے ساتھ لے جا رہی تھی۔۔۔ جلاہوا ہاتھ زخمی پاؤں پھٹا ہوا سراسر اتنا درد کر رہے تھے کہ اس نے خاموشی اختیار کر لی۔۔۔۔

ڈرائیور انکل گاڑی نکالیں۔۔۔ سو مونے ڈرائیور کو آواز دی۔۔۔ جو سامنے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

سوری چھوٹی بی بی اساور صاحب کا حکم ہے دانی بی بی کو کہیں نہیں لے کر جانا۔۔ ڈرائیور کی بات پر تو سو مو کو آگ لگ گئی۔۔ دانی کا دل ڈوبا۔ دل نے وہ پانی رسنا شروع کیا جو آنکھ سے نکل کر آنسو کہلاتا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

صبح ہے مت لے کر جائیں آپ میں خود لے جاؤں گی۔۔ فرنٹ ڈور کھول کر سومونے دانیں کو بٹھایا۔۔ پھر گھوم کر ڈرائیور کے پاس آئی۔۔ اس کے ہاتھ سے چابی کھینچی۔۔ گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی اور زن سے بھگا کر لے گئی۔۔

پیچھے کھڑا ڈرائیور اساور کے غصے سے ڈر گیا۔۔ جلدی سے اساور کو کال لگائی۔۔

صاحب وہ سومو بیٹی دانیں بی بی کو لے کر کہیں چلی گئیں ہیں۔۔

صاحب روکا تھا وہ مجھ سے چابی لے کر خود ڈرائیور کے چلیں گئیں۔۔

معاف کر دیں صاحب۔۔ ڈرائیور کو اچھی خاصی شاید سنائی گئیں تھیں۔۔ وہ ڈر گیا تھا۔۔

صاحب۔۔!! اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی۔۔ دوسری طرف سے کال کا دی گئی تھی۔۔

کرے کوئی بھرے کوئی۔۔ ڈرائیور بڑبڑاتے ہوئے اپنے کواٹر کی طرف چل پڑا۔۔

www.kitabnagri.com

آج اتوار کا دن تھا۔۔ ڈے۔۔ بے گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی۔۔ ہاسٹل سے گھر آ کر اس کا یہی تو کام ہوتا تھا کھانا پینا اور سو جانا۔۔ پراٹھوں کی خوشبو سارے گھر میں پھیلی ہوئی تھی۔۔ گرما گرم پوریاں راشدہ بھیکم اماں بی کے ساتھ تل رہیں تھیں۔۔ پراٹھوں کی مہک اسے لگی تو وہ فوراً اٹھ بیٹھی کھانے پینے کی وہ بہت شوقین تھی۔۔

چھلانگ لگا کر بیڈ سے اتری۔۔ بکھرے بالوں کو کیچڑ میں جھکڑتی بغیر منہ دھوئے وہ کچن کی طرف بھاگی۔۔

Posted On Kitab Nagri

یاہو۔۔ پوریاں۔۔ وہ خوشی سے چمکتی اماں بی کے گلے لگ گئی جوان کی ہاں برسوں سے نوکرانی تھیں اب تو وہ گھر کا فرد بن چکی تھیں۔۔۔۔۔

خبردار ہاتھ لگایا۔۔ تو پہلے خلیہ درست کرو۔۔ پراٹھاتلی راشدہ بھگیم نے چمٹا اس کے اٹے ہاتھ پر مارا۔۔۔
افف اماں۔۔ بعد میں ہو جاؤں گی فریش ناں پلیرا بھی کھانے دیں۔۔ اسنے ہاتھ پوریوں کی طرف بڑھایا۔۔۔

ڈی۔۔ جے جاؤ۔۔ اس بار راشدہ بھگیم نے باقاعدہ آنکھیں نکالیں۔۔۔ ڈی۔۔ جے نے رونی سی صورت بنا کر ماں کو دیکھا۔۔ باہر سے آتا اے۔۔ کے اس کے تاثرات دیکھ کر ہنس پڑا۔۔۔
اسلام علیکم خالہ جان۔۔۔ اے۔۔ کے کچن میں ہی چلا آیا۔۔ زبردست سناشتہ دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔۔۔

تم کیا صبح سویرے یہ سوکھا بوتھالے کر پہنچ جاتے ہو۔ بڑے کوی ویلے انسان ہو۔۔۔ کہتے ہوئے اس نے ہاتھ دوبارہ سے پوریوں کی طرف بڑھایا۔۔۔ راشدہ بھگیم نے چمٹے کا کاری وار کیا تو وہ سی کر کے رہ گئی۔۔۔۔۔
یہ آج مطلع ابر آلود کیوں ہے۔۔۔ اے۔۔ کے مسکرایا۔۔ اور شیلف پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

یہ جو تمہارا مطلع ہے کھا کھا کر پھٹ جائے گا مگر کھانے سے باز نہیں آئے گا۔۔۔ اماں بی نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔ اے۔۔ کے کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اماں بی آپ بھی۔۔۔ ڈی۔۔۔ جے کو صدمہ ہوا۔۔۔

کہہ تو ٹھیک رہیں ہے اماں بھی۔ تھوڑا اپنے وزن پر دھیان دو پھٹنے کو بے تاب ہی ہو۔۔۔۔ راشدہ بھگیم نے بھی اسے چھیڑا۔۔

آپ میں سے کوئی مجھ سے بات مت کرے۔۔۔ منہ پھلاتی وہ پاؤں پٹختی کمرے میں گھس گی۔۔۔

ماینڈ کر گی وہ۔۔۔ حالہ وزن کی بات پر وہ ناراض ہو جاتی ہے نہ کیا کریں ناں۔۔۔۔ اے۔۔۔ کے کو برا لگا تھا یوں اس کا مذاق بننا۔۔۔

کوئی ناراض نہیں ہوتی ابھی پوریوں کی خوشبو پا کر بے صبری دوڑتی چلی آئے گی۔۔۔۔۔ اماں بی نے کہا تو اے۔۔۔ کے اور راشدہ بھگیم مسکرا کر رہ گئے۔۔۔۔

محبت سمیٹ لیتی ہے زمانے بھر کے رنج و غم سنا ہے دوست اچھے ہوں تو۔۔۔ کانٹے بھی نہیں

چبتے۔۔۔۔۔!!!! مری کی ٹھنڈ تو ویسے ہی ہڈیوں کو چیرتی ہے اوپر سے دسمبر کا مہینہ تھا۔۔۔ خنکی فضا میں پھیلی

ہوئی تھی۔۔۔ آسمان نے چاند کو اپنے اندر سمو یا تو دن کی سفید چادر نے دنیا کو اپنی آغوش میں لیا۔۔۔ ایسے میں

لارنس کالج مری کے سٹوڈنٹس بستروں میں دبکے خواب و خرگوش کے مزے لے رہے تھے۔۔۔ وارڈن جہاں

داد کی کڑک آواز پر سب آنکھیں ملتے بستر چھوڑ کر واش روموں کو بھاگے۔۔۔ سردی سے بچنے کے لیے اوپر نیچے

جلدی جلدی شریں چڑھا کر گراؤنڈ کی طرف دوڑ لگادی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ابے سعدی تو نے پھر میری بنیان پہنی چھٹی کے بعد تجھے پوچھتا ہوں۔۔۔ لائن میں لگے لڑکے بھاگ رہے تھے
ان میں ہی بھاگتے ہوئے امان دہی آواز میں غرایا۔۔۔

کیا یار تیری بنیان میری بنیان اور میری بنیان بھی میری ہی بنیان۔۔۔ سعدی نے اسے چھیڑا۔۔۔۔۔
یہ ایڈوانس تھا۔ امان نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس کی کمر میں دھموکہ مارا۔۔۔۔۔ باقی ادھار۔۔۔۔۔

تیری تو۔۔۔ سعدی اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

سعدی رانا اور امان کاظمی۔۔۔ وارڈن جہاں داد کی آواز پر سعدی کا امان کی طرف بڑھتا ہاتھ رکا۔۔۔۔۔
تم دونوں نے ناک میں دم کر کر کھا پورے کالج کے کل بھی سیکنڈ ایئر کے شفیق نے تم دونوں کی شکایت کی ہے
۔۔۔ وارڈن جہاں داد کی آواز کرک اور اپنی تیز تھی کہ بندہ سن کر دو قدم پیچھے کھسکتا۔۔۔

اس شب کو بھی زبان لگ گئی۔۔۔ امان بڑبڑایا۔۔۔ سعدی نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

کیا بول رہے ہو اونچا بولو۔۔۔ وارڈن جہاں داد اپنی انداز میں بولا۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔ ایک لفظی ادائیگی دونوں نے بیک وقت کی۔۔۔ اور سر جھکا کر منہ پر معصومیت طاری کر کے کھڑے
ہو گئے۔۔۔۔۔

ابھی جانے دے رہا ہوں اگلی بار پر نسیل کے پاس لے جاؤں گا۔۔۔ اپنی کرک آواز میں وارڈن جہاں داد انہیں
وارن کرتا ہوا چلا گیا۔۔۔ وہاں کھڑے اکاڈکاسٹوڈنٹس کی ہنسی چھوٹی۔۔۔ تم لوگوں کی۔۔۔ سعدی نے جو

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں دکھائی سب فوراً وہاں سے رنچکر ہو گئے۔۔۔ نکلتا خلد سے آدم کا سنتے آئیں ہیں لیکن آج بہت بے آبرو ہو کر وارڈن کے شر سے ہم نکلے۔۔۔ امان نے غالب کے شعر کو بگاڑتے ہوئے سر د آہ بھری۔۔۔۔۔ چل بیٹا اسمبلی میں نہ پہنچے تو پرنسپل نے بہت بے آبرو کر کے ہمیں کالج سے نکالنا ہے۔۔۔ سعدی نے بھی سر آہ بھری۔ دونوں شکل پر شیطانی معصومیت سجھا کر سر جھکائے گراؤنڈ کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔

اک جذبہ چاہت کا من میں میرے جاگا ہے چھوڑ کر دل کی دھڑکن حالی جب دل لے کے وہ بھاگا ہے۔۔ میں بیٹھا تھا سوچوں میں گم زور پہ اس دن بارش تھی سارے موسم کھل اٹھے تھے دور کہیں اک سازش تھی تب جو تم سے پیار ہوا تھا کیا فرمانا وہ عجب تھا جب یہ پوچھا نام بتا دو دل دیا ہے جاں بھی دیں گے گریہ احساں تم جتا دو۔

Kitab Nagri

میں نے پوچھا کیسے جانا اس کا کہنا دل نے مانا خلق پر تیرے مر مٹے ہم اب نہ کرنا کوئی بہانہ۔۔۔

سوال ہوا اب منزل کا جواب ملا بہت قریب رہتے ہیں ہم سانسوں میں

موبائل کی میسج ٹون بجی تو کتابوں میں سر دیئے بیٹھی ڈی۔۔۔ جے چونکی۔۔۔۔۔ کل ہی وہ ہاسٹل واپس آگئی تھی۔۔۔ وہ اور آنیہ کل کے ٹیسٹ کی تیاری میں مصروف تھیں۔۔۔ ڈی۔۔۔ جے نے فون اٹھا کر دیکھا سامنے اے۔۔۔ کے کا نام جھگکا

Posted On Kitab Nagri

رہا تھا۔۔۔ اک مسکراہٹ بے اختیار اس کے ہونٹوں پر رقص کرنے لگی۔۔۔ آنیہ نے سراٹھا کر مسکراتے ہونٹوں اور چمکتی آنکھوں کے ساتھ اسے میسج پڑھتے دیکھا۔۔۔

خیر ہے کیوں مسکایا جا رہا ہے۔۔۔ پین کان کے پیچھے لگائی آنیہ نے اسے چھیڑا۔۔۔

اے۔۔۔ کے نے نظم بھیجی ہے۔۔۔ وہ ہلکا سا شرمائی۔۔۔ آنیہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

کیا ہے۔۔۔ ڈی۔۔۔ بے چڑ گئی۔۔۔

یار شرمایسے رہی ہو تم۔۔۔

دفعہ ہو۔۔۔۔۔ آنیہ کو دھکیلتی وہ موبائل لے کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

ویسے یار رشتک آتا ہے تجھ پر اتنا محبت کرنے والا اوپر سے ڈیشنگ بندہ واہ یار۔۔۔۔۔ آنیہ نے کھلے دل سے تعریف

کی۔۔۔ ڈی۔۔۔ بے مسکرا دی۔۔۔ واقعی اس نے اپنے آپ کو بہت خوش قسمت تصور کیا۔۔۔

چل تو پڑھ میں بڑی ہوں ابھی۔۔۔۔۔ موبائل کان سے لگاتی ڈی۔۔۔ بے نے آنکھ دبا کر کہا۔۔۔ آنیہ دوبارہ کتابوں میں

گھس گئی۔۔۔ ڈی۔۔۔ بے مسکراتی ہوئی فون پر بات کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

ریش ڈرائیو کرتی سو مودانین کو لے کر ہسپتال پہنچی۔۔۔ ڈاکٹر سومو کی دوست کی بہن تھی تو ان کو آسانی سے

اپائنٹ مل گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سرپرچوٹ کیسے لگی آپ کے۔۔ ڈاکٹر اس کا معائنہ کرنے کے بعد اب سرپرچی کر رہی تھی۔۔۔

واش روم میں گر گئی تھی۔۔ دانیل نے جھوٹ بولا۔۔ آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔

تو آپ کو احتیاط کرنی چاہیے مس کاظمی۔۔ پاؤں بھی زخمی کیا ہوا ہے ہاتھ بھی جلایا ہوا ہے۔۔ ڈاکٹر اچھی خاصی بھرکی تھی اس پر بھلا ایسی بے پرواہی کون کرتا ہے۔۔۔

تھوڑی بے پرواہی ہوں تو لگ گئی۔۔ آئندہ خیال رکھوں گی۔۔ نظریں ابھی تک جھکی ہوئی تھیں جیسے کچھ ڈھونڈ رہی ہوں۔۔۔۔

پٹی کر دی ہے میں نے آپ کی۔۔ کچھ دوائیاں لکھ رہی ہوں لے لینا آپ۔۔ پریسکریپشن ڈاکٹر نے سومو کی طرف بڑھایا۔۔ جسے سومو نے ہاتھ بڑھا کر پکڑ لیا۔۔۔۔

خدیجہ آپنی اور تو کوئی مسئلہ نہیں ہے نا۔۔۔ سومو پریشان تھی۔ کتنے کیسز ایسے دیکھے تھے اس نے جب چوٹیں بگڑ کر ناسور بن جاتی ہیں۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

نہیں یہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔ ڈاکٹر خدیجہ نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

ٹھیک ہے ہم چلتے ہیں ڈاکٹر۔۔ خدا حافظ کہتیں وہ دونوں دروازے تک پہنچیں۔۔ جب ڈاکٹر کی آواز سنائی دی۔۔۔

سومو۔۔۔

جی خدیجہ آپنی۔۔۔ سومو پلٹی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب تک ان کے زخم ٹھیک نہیں ہو جاتے ان کو گھر کا کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ڈاکٹر نے ہدایات دیں۔۔۔

شیور۔۔۔ سو مونے کہا اور دانیل کو لے کر ہسپتال سے نکل آئی۔۔۔

رات ہونے کو تھی اور دانیل اور سو مو کا کچھ اتا پتہ نہیں تھا۔۔۔
کہاں ہوتی ہیں آپ بھابھی اور تم سائرہ روک نہیں سکتی تھی سو مو کو۔۔۔ اساور غصے میں ادھر ادھر چکر کاٹتا پھر رہا تھا۔۔۔

میں کمرے میں تھی چاچو اور سو مو کا پتہ ہے آپ کو کتنی ضدی ہے کسی کی نہیں سنتی۔۔۔ سائرہ نے اپنی صفائی پیش کی۔۔۔ اساور کے سامنے اس کی بھی بولتی بند ہو جاتی تھی۔۔۔

اور بھابھی آپ.... اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی.. نظر دروازے پر پڑی۔۔۔ جہاں سے سو مونگڑا کر چلتی دانیل کو سہارا دے کر لارہی تھی۔۔۔ ان کے ساتھ اک درمیانی عمر کی عورت بھی تھی جو اماں بی کی بیٹی تھی۔۔۔۔۔

سو مو کیا طریقہ ہے یہ بیٹا ہم یہاں پریشان ہو رہے ہیں اور آپ نے بتانا بھی گوارا نہیں کیا۔۔۔ اک نظر دانیل پر ڈال کر وہ سو مو کی طرف مڑا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دائین آپنی کو ہسپتال لے کر گئی تھی۔۔۔ اس نے چچی کی جگہ آپنی کہا جو وہ پہلے کہا کرتی تھی۔۔۔ پھر اساور سے شادی کے بعد چچی کہنے لگی تھی۔۔۔

کیوں اس ماہرانی کو کیا ہوا ہے۔۔۔ سائرہ نے سر تا پیر اس کا جائزہ لیا۔۔۔ وہ سہم گئی۔۔۔

کل آپ کو بھی لے چلوں گی آنکھوں کے ڈاکٹر کے پاس سائرہ آپنی۔۔۔ دکھ نہیں رہا کتنی چوٹیں آئی ہیں۔۔۔ سو مو نے دو بدو جواب دیا۔۔۔ اس کی بات پر اساور نے دائین کو دیکھا۔۔۔ جس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔ پاؤں کا زخم لنگڑا کر چلنے کی وجہ تھی۔۔۔ جلے ہوئے ہاتھ پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔ اس کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔ دائین نے جھکی پلکیں اٹھا کر بھری آنکھوں کے ساتھ پر شکوہ انداز میں اسے دیکھا۔۔۔ اساور نے نظریں پھیر لیں۔۔۔ پھر بھی بیٹا تمہیں بتانا چاہیے تھا۔۔۔ اساور تھوڑا نرم پڑا۔۔۔

اساور چچا بتاتی تو تب جب آپ نے ان کے گھر سے باہر جانے پر پابندی نہ لگائی ہوتی۔۔۔ سو مو کے لہجے سے ناراضگی عیاں تھی۔۔۔ وہ جب بہت زیادہ ناراض ہوتی اسے چچا کہتی تھی۔۔۔

یہ کون ہے۔۔۔ رخشندہ بھابھی نے پیچھے کھڑی درمیانی عمر کی عورت کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

یہ اماں بی کی بیٹی ہیں۔۔۔ گی تو میں اماں بی کو لینے تھی مگر ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔ تو ان کو لے آئی۔۔۔ سو مو نے کہا۔۔۔

کیوں۔۔۔ سائرہ نے اپنے اذلی بد تمیز انداز میں سوال کیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں کہ دانیں آپنی کو چوٹ آئی ہے ڈاکٹر نے آرام کا کہا ہے۔۔ تو یہ اب سے کوئی کام نہیں کریں گی گھر کا جو کام ہو فقیراں بی کو بتا دینا۔۔۔۔۔ سو مونے کہا تو سائرہ اور رخشندہ کا مارے غصے کے برا خال ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ اتنی بڑی ہوگی ہو کہ اپنی ماں سے پوچھے بغیر فیصلے لو۔۔۔۔۔ رخشندہ بھا بھی نے آگے بڑھ کر ایک زوردار تھپڑ سو مونے کو رسید کیا۔۔۔

کیا کر رہی ہیں بھا بھی بچی ہے۔۔۔۔۔ اساور نے سو مونے کو کھینچ کر ان کے آگے سے ہٹایا۔ ورنہ دوسرا تھپڑ بھی تیار تھا۔۔۔

بچی ہے تو بچی بنے میری ماں نہ بنے۔ اس گھر کے فیصلے میں لیتی تھی اور میں ہی لوں گی۔۔۔۔۔ رخشندہ بھا بھی کا غصہ ساتویں آسمان پر تھا۔۔۔۔۔ سائرہ مسکرائی۔۔۔

ٹھیک ہے آپ چلائیں حکم جس پر چلانا ہے میں چلی جاتی ہوں۔۔۔۔۔ سو مونے دانیں کا ہاتھ پکڑا اور دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔

رکھو کو سو مونے فقیراں بی یہیں رہیں گی آپ کہیں مت جاؤ۔۔۔۔۔ اساور نے سو مونے کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔۔ رخشندہ اور سائرہ تو خیر ان تھیں سو مونے کی خود سرکب سے ہوگی تھی۔۔۔

آپ سب سن لیں دانیں پر مزید ظلم نہیں ہونے دوں گی میں۔۔۔۔۔ سو مونے تقریباً چیخی ہی تھی۔۔۔

کتنی چلتی لڑکی ہو تم میرا بیٹا تمہارا بھائی کھا گیا اور اب میری بیٹی کو تم نے میرے ہی خلاف کر دیا۔۔۔۔۔ رخشندہ بھگم پھپھری ہوئی دانیں کی طرف بڑھیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماماپلیز۔۔۔ سومو دانین کے آگے کھڑی ہو گی۔۔۔ رخشندہ وہی رک گی۔۔۔ نہیں مار اسعدی نے امان بھیا کو اگر مارا ہوا ہے پھر بھی دانین کو سزا دینے کی کیا تنگ بنتی ہے۔۔۔ سومو غرائی۔۔۔ دانین تو رخشندہ سے سہم کر سومو کے پیچھے چھپ گی تھی۔۔۔

سومو۔ اب آپ بد تمیزی کر رہی ہیں۔ اساور کو اس کے لہجے سے زیادہ سعدی کو بے گناہ کہنا برا لگا تھا۔۔۔۔۔

اولیٰز بد تمیزی کی بات مت کریں آپ۔ وہ کیا ہوتی ہے دانیں کا جلا ہاتھ اور پھٹا سر بتا رہا ہے۔۔۔ سو مونے سارا لحاظ آج بلائے طاق رکھ دیا تھا۔ اساور کی نظریں جھک گئیں۔۔۔۔۔

فقیراں بی دانیں آتی کوروم میں لے جائیں۔۔ سو مونے فقیراں بی کو کہا جو دانیں کا ہاتھ پکڑ کر لنگڑاتی ہوئی دانیں کو لیے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔

چچا آپ سے یہ امید نہیں تھی مجھے۔۔۔ اساور سے شکوہ کرتی وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

تم نے دیکھا اس اور کیسے سو مو میرے بیٹے کے قاتلوں کی سائیڈ لے رہی ہے۔۔ میرا امان تو مر گیا نا۔ میرا منتوں مانگا بیٹا۔ میرا جگر کا ٹکڑا۔۔۔ رخشندہ بھیکم کی آہ و پکار شروع ہو چکی تھی۔۔ سائرہ اور اس اور کے لیے پھر ان کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا تھا۔۔۔

یہاں ہر طرف ہے عجب سماں سب ہی خود پسند سبھی خود نماد لے سکوں کونہ مل سکا کوئی چارہ گر بڑی دیر تک مجھے زندگی ہے عزیز تر اسی واسطے میرے ہمسفر مجھے قطرہ قطرہ پلازہر جو کرے اثر بڑی دیر تک

Posted On Kitab Nagri

سومو کیا تھا یہ سب۔۔ سائرہ دھڑام سے اس کے کمرے کا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔۔۔ سومو نے جلدی سے تکیہ کے نیچے کچھ چھپایا۔۔ سائرہ کے اس طرح آنے سے وہ سٹیٹنگی تھی جیسے کوئی چوری پکڑی گی ہو۔۔ مگر سائرہ کا دیہان اس طرف نہ گیا۔۔

کیا کر دیا ہے اب میں نے آپیا۔۔ سائرہ کے چہرے کے تاثرات جانچتی وہ الماری کھول کر کھڑی ہو گئی جیسے چہرے پر چھائی سرخی کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔

امان چلا گیا اب تم بھی چھوڑ جانے کی بات کر رہی ہو تو ماما ڈر گی ہیں تم سے۔۔ سائرہ کا لہجہ تیز تھا۔

ماما کو کہنا مجھ سے مت ڈریں میں تو بول کر دل کی بھر اس نکال لیتی ہوں۔ ڈرودانین سے وہ چپ رہ کر سہ جاتی ہے یاد رکھو آپیا مظلوم کے چپ کا حساب اللہ لے لیتا ہے وہ نا انصافیوں کو بخشتا نہیں ہے۔ سومو کا لہجہ نرم مگر مضبوط تھا جو سیدھا دل پر اثر کرتا مگر سامنے سائرہ کا ظمی تھی جذبات کو جوتی کی نوک تلے مسل دینے والی۔۔

تم کیوں اتنی طرف داری کرتی ہو اس کی۔۔ سائرہ کے غصے کا میٹر بڑھ رہا تھا۔۔

اپیار حم کریں اس پر یار اور یقین جانیں رحم کرنے والوں پر ہی رحم کیا جاتا ہے۔۔ سائرہ کے لہجے میں بے بسی اور اکتاہٹ ایک ساتھ در آئی۔ وہ اس وقت اکیلے رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اس کے بھائی نے رحم کیا تھا ہمارے بھائی کو مار ڈالا اس بھائی کو جو چلنے لگا تو میں نے اس کے پاؤں کے نیچے اپنی ہتھیلیاں رکھی کہ اسے چوٹ نہ لگے وہ بھائی جس کو میں نے خود سے زیادہ چاہا۔۔ سائرہ پھٹ پڑی تھی آنسو تو اتر

Posted On Kitab Nagri

سے اس کے گالوں پر بہہ رہے تھے۔۔۔ کچھ اپنوں کے دکھ انسان کو اتنا کھاتے ہیں اندر سے کہ وہ بے رحم اور
سفاک ہو جاتا ہے۔۔۔

اپیاری پر سعدی نہیں مار سکتا اسے الزام ہے اس پر۔۔۔ وہ دونوں تو بیسٹ بڈیز تھے۔۔۔ سائرہ کے کندھے پر تسلی
کے لیے ہاتھ رکھا جسے سائرہ نے جھٹکا۔۔۔

نہیں تھا وہ دوست آستین سا سانپ نکلا وہ تو۔۔۔ سائرہ سمجھنے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔۔

اچھا اپیاری آپ جائیں ماما کے پاس مجھے آرام کرنا ہے تھک گئی ہوں۔۔۔ سو مونے بات ختم کی۔۔۔ وہ مزید یہ سب
نہیں سننا چاہتی تھی جو اس کا دل مانتا نہ تھا۔۔۔

سو مونے میں بتا رہی ہوں آئندہ تمہاری وجہ سے ماما کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ سائرہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے وارن
کیا۔۔۔

اک میں ہی ہوں ساری مصیبت کی جڑ خود جو شادی شدہ ہونے کے باوجود یہاں بیٹھی ہمارے سینوں پر مونگ
ڈال رہی ہیں ماما کو چابیاں لگا کر وہ سب ماما کو پریشان نہیں کرتا وہ رے واہ ہم ڈالیں تو سیا پا آپ ڈالیں تو کچھ نہیں
اچھا ہے اچھا ہے۔۔۔ وہ فقط دل میں ہی سوچ سکی اس وقت وہ اتنا تھکی ہوئی تھی کہ سائرہ سے پنگا فورڈ نہیں کر
سکتی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے اپیاری۔۔۔ وہ مصنوعی سا مسکرائی۔۔۔ سائرہ بھیگی آنکھیں پونجی کرے سے نکل گئی۔۔۔

مجھے ہنسنے نہیں دیتا

Posted On Kitab Nagri

کسی کے یاد کا موسم دل اویراں کی بیتابی
سلگتی شام کا منظر سہانی صبح کی بکھری ہوئی
کرنوں کا اجلاپان جلاتا ہے۔ مجھے ہر پل کسی کے درد کا موسم
مجھے ہسنے نہیں دیتا

جہاں میں پھیلتا نفرت کا یہ پسر اسنا سنا کس کی آنکھ کا دریا میرے اطراف میں ٹھہرا ہوا وحشت کا سونا پین
مجھے ہسنے نہیں دیتا بکھرتا ٹوٹا منظر
مجھے ہسنے نہیں دیتا
- تکیہ کے نیچے چھپایا لہم نکالا۔۔۔ ایک اداس سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر پھیل گئی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تمنائیں

جذبوں سے بھری دل کے قبرستان میں دفن
سسکتی سلگتی منتظر کا مرانی کی

Posted On Kitab Nagri

زندگی کی تلاش میں
رخص کرتی

حالات سے جو جھتی مسکراتی اپنی بے بسی پر

خاموشی سے امید کا دامن تھامے

بھینٹ چڑھ جاتی ہیں وقت اور حالات کے تقاضوں پر

مگر پھر بھی زندہ رہتی ہیں دل کے کسی گوشے میں

منتظر منتظر سی

دائین بیڈ پر لیٹی آرام کر رہی تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے کمرے کے دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔ وہ

اساور تھا جو آج بہت خاموشی سے بغیر اس کی طرف دیکھے لیپ ٹاپ لے کر بیڈ پر اس کے برابر ترچھا سا بیٹھ

گیا۔۔۔ وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔ وہ کمرے میں داخل ہوتا تو طنز بڑھی نظروں سے اسے دیکھتا باتوں کے نشتر

اس کی روح میں مارتا تھا۔۔۔ بیڈ سے اٹھا کر کارپٹ پر بیٹھ دیتا تھا۔۔۔ مگر آج وہ چپ تھا۔۔۔ شاید اس کی طبیعت کا خیال

کر رہا تھا یا واقعی شرمندہ تھا وہ۔۔۔

دائین دھیرے سے بیڈ سے اٹھنے لگی۔۔

کہاں جا رہی ہو۔۔۔ لیپ ٹاپ پر نظریں ٹکائے عام سے لہجے میں پوچھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نیچے آپ بے عزت کر کے اتاریں خود ہی اتر جاتی ہوں۔۔۔ لحاف ٹانگوں سے ہٹایا کمزوری کی وجہ سے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

لیٹ جاؤادھر ہی سردی ہے بہت طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے تمہاری۔۔ لہجہ وہی عام ساتھانہ شرمندگی تھی لہجے میں نہ غصہ تھانہ محبت تھی بس عام سا لہجہ تھا۔۔۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔ دانیل دوبارہ سے لحاف ٹھیک کرتے لیٹ گئی جیسے منتظر ہو بس اس کے چند الفاظ کی۔۔۔ لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔۔۔ کروٹ کے بل لیٹے اس کی نظریں اساور پر تھیں جس کی نظریں لیپ ٹاپ کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور انگلیا تیزی سے لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پر چل رہی تھیں۔۔۔ اس کی نظروں کی تپش وہ اپنے چہرے پر محسوس کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ لیپ ٹاپ پر چلتی انگلیاں رکیں رخ پھیر کر دانیل کو دیکھا جو بہت لگن اور دلچسپی سے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو حفظ کر رہی تھی۔۔۔ اساور کے دیکھنے پر وہ سٹیٹائی اور نظریں جھکا لیں۔۔۔ اساور نے کچھ پل اسے دیکھا اور پھر سے لیپ ٹاپ پر نظریں مرکوز کر دیں۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم جو تم سے ملے ہیں اتفاق تھوڑی ہے ♥♥ مل کر تم کو چھوڑ دیں مزاق تھوڑی ہے ❖❖❖

اگر ہوتی تم سے دوستی اک حد تک تو چھوڑ دیتے ♥♥ پر ہماری تم سے دوستی کا حساب تھوڑی ہے ♥♥

اب تم ڈھونڈو گے میری اس غزل کا جواب ♡♡ یہ میرے دل کی آواز ہے کتاب تھوڑی ہے ♡♡

Posted On Kitab Nagri

مری لارنس کالج میں رات اتری تھی سب سٹوڈنٹس کمروں میں دبکے ہوئے تھے۔ کچھ سردی ہڈیوں میں اتر رہی تھی کچھ وارڈن جہاں داد کا خوف بھاری تھا۔۔۔ رات کے کھانے کے بعد کوئی سٹوڈنٹس کمروں سے باہر نہیں ملنا چاہیے ورنہ شامت پکی ہوتی تھی اس کی۔۔۔۔ ایسے میں کوئی بھی لڑکا ہمت نہ کر سکتا تھا کالج سے کیا کمرے سے بھی نکلنے کی۔۔۔۔ لیکن وہ کیا ہے ڈھیٹوں کو کیا لینا دینا اس سب سے۔۔۔ اور وہ دو ڈھیٹ تھے امان کاظمی اور سعدی رانا۔ جو ابھی تک جاگ رہے تھے جب باقی سب سٹوڈنٹس وارڈن کے خوف سے سو گئے تھے۔۔۔

اے سعدی میرا بھائی نہیں ہے چل نا۔۔۔ امان نے مصنوعی منت بھرا ہجہ اختیار کیا۔۔۔

نہیں نہیں میں نہیں جاؤں گا جہاں داد صاحب کچا کھا جائیں گے۔۔۔ سعدی نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تو ڈر گیا ان سے تو مطلب سعدی رانا ڈر گیا انف خدایا یہ دن دیکھنے سے پہلے سعدی رانا کو اٹھا کیوں نہیں لیا تو نے۔۔۔ امان نے اوپر کی طرف دیکھتے ہوئے ایکٹنگ سٹارٹ کر دی تھی۔۔۔ مصنوعی آہیں جاری تھیں۔۔۔۔۔ تیری تو مجھے کیوں اٹھالیتا تجھے اٹھالے سو شیطان مرے ہوں گے تو تم پیدا ہوا ہو گا۔۔۔ سعدی نے جمپ لگا کر اسے سنگل بیڈ پر پھینکا اور اس کی گردن دبوچ لی۔۔۔۔

او میرے باپ اوپر سے تو ہٹ۔۔۔ امان نے دہائی دی۔۔۔

چل بخشا تجھے کیا یاد کرے گا تو۔۔۔ سعدی نے احسان جتاتے ہوئے اسے پرے دھکیلا۔۔۔

سعدی کسی کو نہیں پتہ چلے گا میرا چل نا۔۔۔ امان پھر سے منتوں ترلوں پر آ گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تیری عاشقی معشوقی مروائے گی کسی دن ہم دونوں کو آئی سوئیر۔۔۔۔ سعدی ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر اپنے سنگل
بیزپر آڑا تر چھالیٹ گیا۔۔۔۔۔

جب عشق کیا تو ڈرنا کیا۔۔۔۔۔ امان نے فلمی انداز میں ڈائلاگ مارا۔۔

افسار میں بتا رہا ہوں تیری عاشقی تیرا سر کھائے گی ایک دن۔۔۔۔۔ سعدی نے اسے تنبیہ کیا۔۔۔

دیکھیں گے ابھی تو چل وہ ویٹ کر رہی ہو گی پلیز میرا دوست میرا یار میرا بھائی۔۔۔۔۔ امان نے اسے لاڈ سے
پچکارا۔۔۔

چل ہٹ پڑے ڈرامے باز امان نہ بن میری چلتا ہوں ساتھ اٹھ۔۔۔۔۔ سعدی نے اس کی منت بھری شکل دیکھ کر
کہا۔۔۔

یا ہو یہ ہوئی نابات میرا بچہ۔۔۔۔۔ امان خوشی سے اچھلتے ہوئے اک کی طرف بڑھا۔۔۔

میرے باپ وہیں رک مجھ سے دور یہ عشق موذی مرض ہے پھیل بھی سکتا ہے۔۔۔۔۔ سعدی نے ہاتھ اونچے کر
کے اسے اپنی طرف بڑھنے سے روکا۔۔۔۔۔

او کے ابھی چل۔۔۔۔۔ دونوں آپر کی ہڈی سر پر چڑھائے سردی سے بچاؤ کے تمام انتظامات کرتے پچھلے دروازے
سے گارڈ کو چکما دے کر کالج سے نکل چکے تھے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آئی کم ان سر۔۔ اک لڑکی کی آواز گونجی تو اس نے روم ڈور کی طرف دیکھا۔۔

یس کم ان۔۔ وہ دوبارہ سے کسی فائل پر جھک چکا تھا۔۔

سر آپ نے حیانٹر پرائزر والوں کے ساتھ میٹنگ فکس کی تھی۔۔ وہاں کی سی۔ ای او حیا سدوانی آپ سے ملنے آ چکی ہیں۔۔۔ لڑکی جو کی اس کی سیکٹری تھی پروفیشنل انداز میں بولی۔۔

اوکے کہاں ہے وہ۔۔ اس نے فائل بند کرتے محضر سوال کیا۔۔

میٹنگ روم میں ہیں آپ کاویٹ کر رہی ہیں۔۔۔

اوکے۔۔ سیکٹری چلی گی تو وہ بھی اٹھا اور میٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔۔ حیانٹر پرائزر سے اس کی پہلی ڈیل تھی۔۔ اسے لگا تھا شاید وہ کوئی عمر رسیدہ خاتون ہو گی۔۔ مگر اس کا اندازہ غلط ثابت ہوا۔۔ وہ ساڑھے پانچ فٹ کی اونچی لمبی ددھیار نگت اور کالے چمکدار بالوں والی ایک جوان لڑکی تھی۔۔ بلیو پیٹ کے ساتھ بلیو شرٹ پہنے، کانوں میں ڈائمنڈ ایر رنگ ڈالے ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھی بے شک وہ اپسر معلوم ہوتی تھی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اس نے ایک نظر حیا پر ڈالی اور سربراہی کر سی کی طرف بڑھ گیا۔ جس کے ساتھ حیا بیٹھی تھی۔۔

ہائے آئی ایم حیا سدوانی۔۔ لڑکی پر وقار انداز سے کھڑی پر اعتماد لہجے میں بولی۔ ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔۔

آئی ایم اے۔۔ کے۔۔ اس کے بڑھے ہاتھ کو تھاما۔۔ حیا نے دلچسپی سے اسے دیکھا۔۔ بلیک تھری پیس سوٹ میں بالوں کو جیل سے جمائے گھنی مونچھوں سے ڈھکے ہونٹوں کے ساتھ وہ بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مس حیا آپ ہاتھ چھوڑیں گی میرا۔۔ اس کا اس طرح خود کو تکنا اور ہاتھ نہ چھوڑنا عجیب لگا تھا اسے۔۔

اوسوری۔۔ حیا سدوانی نے اک کا ہاتھ چھوڑا۔۔

آپ کی کمپنی کا بہت نام سنا ہے بہت کم عرصے میں آپ نے کمپنی کو ترقی دی۔۔ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے وہ بھی سربراہی کر سی پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

جی صیح سنا ہے آپ نے۔ میرے باپا سدوانی صاحب کی طبیعت خرابی کی وجہ سے کمپنی loss میں تھی اب میری سٹڈیز کمپلیٹ ہیں اور ترقی دوں گی اپنی کمپنی کو۔۔۔ حیا سدوانی پر غرور سی مسکرائی۔۔۔

اچھا لگا مجھے آپ ہمارے ساتھ ڈیل کرنے میں انٹر سٹڈ ہیں۔۔۔ اے۔ کے کالجہ حال صتا کاروباری تھا۔۔ وہ لڑکی کا کردار اس کی بھٹکتی نظروں کے جان جاتا تھا۔

آف کورس اے۔ کے آئی مین مسٹر اے۔ کے۔۔ حیا کے لہجے میں کچھ ایسا تھا جو اسے چونکا رہا تھا۔۔

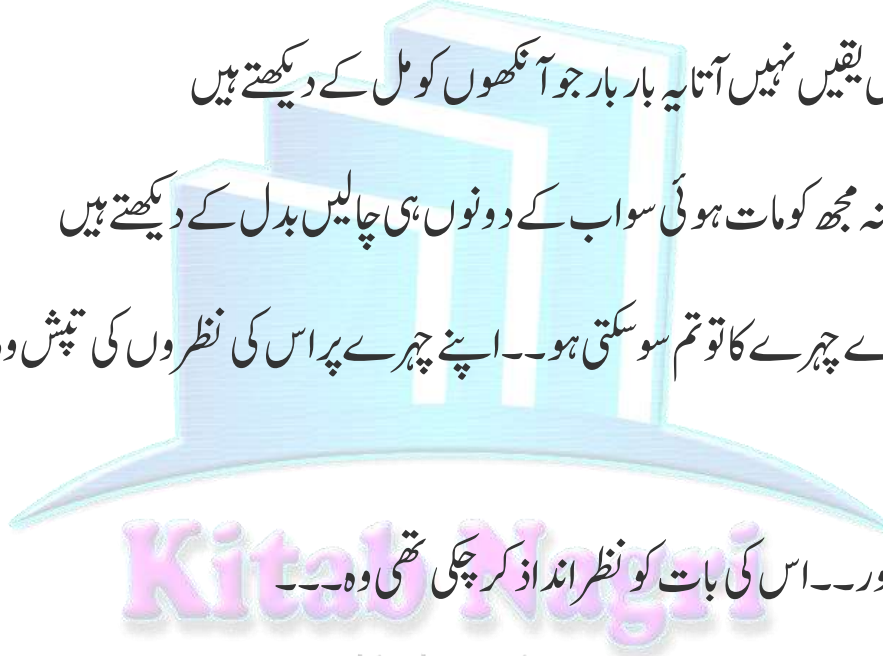
او کے پھر آپ اپنے پرپوزل لے کر آئیے گا میٹنگ ٹائم میری سیکٹری بتا دے گی آپ کو۔ مجھے ابھی ضروری کام ہے تو میں چلتا ہوں۔۔ گھڑی دیکھتے ہوئے وہ اٹھا۔۔ پروفیشنل مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے وہ میٹنگ روم سے نکل گیا۔۔۔

اے۔ کے۔۔ حیا زیر لب نام دہراتے ہوئے مسکرائی۔۔ موبائل اور بیگ اٹھایا اور باہر کی طرف قدم بڑھا

دیئے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی کچھ اور کرشمے غزل کے دیکھتے ہیں فراز آب ذرا لہجہ بدل کے دیکھتے ہیں
جدائیاں تو مقدر ہیں پھر بھی جان سفر کچھ اور دور ذرا ساتھ چل کے دیکھتے ہیں
تو سامنے ہے تو پھر کیوں یقین نہیں آتا یہ بار بار جو آنکھوں کو مل کے دیکھتے ہیں
نہ تجھ کو مات ہوئی ہے نہ مجھ کو مات ہوئی سواب کے دونوں ہی چالیں بدل کے دیکھتے ہیں
ایکسرے ہو گیا ہو میرے چہرے کا تو تم سو سکتی ہو۔۔ اپنے چہرے پر اس کی نظروں کی تپش وہ حاصی دیر سے
محسوس کر رہا تھا۔۔



ایک بات پوچھوں اساور۔۔ اس کی بات کو نظر انداز کر چکی تھی وہ۔۔۔
ہاں پوچھو۔۔ لہجہ سپاٹ تھا نظریں لیپ ٹاپ کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔۔
اتنی نفرت کیسے کر لی تم نے مجھ سے۔۔ اساور کی کی بورڈ پر چلتی انگلیاں تھیں۔۔ کمرے میں کچھ پل کو سکوت چھا
گیا۔۔ اور پھر کی بورڈ پر اس کی انگلیاں چلنے لگیں۔۔۔

اساور۔۔ کمرے کے سکوت میں دانیں کی نرم سی آواز گونجی۔۔ کانپتے وجود کے ساتھ وہ اٹھی اور سر اساور کے
کندھے پر ٹکا دیا۔ اساور نے چونک کر اسے دیکھا مانو وقت چند پل کے لیے ٹھہر گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں کرتے ہوا تنی نفرت تم نے کہا تھا ہمیشہ محبت کرو گے۔۔۔ دانیل کے آنسو تو اتر سے بہتے ہوئے اساور کے کندھے کو بھگور رہے تھے۔ اساور کی نفرت جواب دے گی آخر کب تک وہ خود سے لڑتا۔ اس کی آنکھ سے بھی ایک آنسو نکل کر گال پر آگیا۔ اپنی انگلی کی پوروں سے اس کے آنسو بھرا چہرہ صاف کیا۔ دانیل نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔ اساور کی آنکھوں میں کتنے عرصے بعد اس نے اپنے لیے محبت دیکھی تھی۔ آنسو بھری آنکھوں اور مسکراتے ہونٹوں کے ساتھ دوبارہ سے سر اس کے کندھے پر ٹکا دیا۔ گال پر بہتے آنسو کو صاف کرتے اساور نے مسکراتے ہوئے اپنا سر دانیل کے سر پر ہلکے سے ٹکا دیا۔ اسے اپنے دونوں بازوؤں کے گھیرے میں لیا۔۔۔۔۔ دونوں کے آنسو تو اتر سے بہہ رہے تھے۔۔۔ دانیل کے لیے تو یہ سب خواب و خیال ہو گیا تھا جو آج ہو گیا تھا۔ مگر یہ اختتام تھوڑی تھا یہ تو اذیتوں بھرے ایک اور راستے کا آغاز تھا۔ محبت اور نفرت ہر گزرتے دن کے ساتھ شروع ہوتی ہے اور ان دو جذبوں کے اختتام کے مراحل وقوع پذیر نہیں ہوتے۔۔۔

ہاں یاد ہے وہ دوستی کا ہر مزہ محبتیں وہ روئیں وہ مستیاں لگا کے شرط وہ زندگی کی پھر کوئی جو وعدے کر لیے نہ ہوں گے ہم جدا کبھی او میرے یار اتیری یاریاں دل کی صدا میری خوشیاں تو ساریاں ہونگے نہ جدا دل کا دل سے ہوا ہے "عہد وفا"

اوئے خبیث کدھر ہے تیری سنڈریلا۔۔۔ وہ چلتے چلتے ریسٹورینٹ کے پاس پہنچ گئے۔۔۔ سردی کی شدت بڑھ رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہیں ہوگی یار دیکھتے ہیں نا۔ امان اسے ہاتھ سے پکڑ کر کھینچنے لگا۔۔۔۔

کوئی بہت ہی نکما انسان ہے تو۔۔

وہ رہی عینا وہ دیکھ۔۔ تھوڑے فاصلے پر کھڑی لڑکی کی طرف امان نے اشارہ کیا۔ لہجہ خوشی کا غماز تھا۔۔

چل مجنوں مل آلیا سے تب تک میں پیٹ پوجا کر لوں۔۔ اسے دھکیل کر وہ ریسٹوران کے اندر چلا

گیا۔۔۔۔۔

ہائے۔ امان بھاگ کر عینا کے پاس پہنچا جو ہاتھ میں برگر پکڑے کھاتے ہوئے اپنی دوست سے مسکرا کر باتیں کر رہی تھی۔۔

ہائے۔۔ عینا نے ایک نظر اس پر ڈال کر کہا۔۔ کیسے ہو۔۔

ایک دم پر فیکٹ۔۔ امان بلش کر رہا تھا ہوٹل کی گلاس ونڈو سے دیکھ کر سعدی مسکرا دیا۔۔

برگر کھاؤ گے۔۔ عینا نے آدھا کھایا برگر اس کی طرف بڑھایا جسے اس نے مسکراتے ہوئے پکڑ لیا۔ اور آنکھ کے

اشارے سے عینا کو کچھ کہا۔ اس کا مطلب سمجھ کر عینا نے پاس کھڑی اپنی دوست کے کان میں کچھ کہا تو وہ

مسکراتے ہوئے ہوٹل کی طرف بڑھ گئی۔۔

کیا تھا یہاں کب سے کھڑی ہوں میں تم اب آرہے پتہ نہیں ہے کتنی ٹھنڈ ہے جم گئی ہوں میں۔۔ عینا اب اپنی

جون میں لوٹ آئی تھی تیزی سے ہاتھ اٹھا کر امان کی طرف بڑھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

آئی ایم سو سوری یا وارڈن بہت کڑکدار انسان ہے اس لیے دیر ہوگی۔۔ اس کے حملے سے بچنے کے لیے وہ تھوڑا جھک کر سائیڈ پر ہو گیا۔۔

سوری مائی فٹ۔۔ وہ غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی۔۔

عینا میری پیاری عینا معاف کر دو پلیز.. امان نے معصوم سی شکل بنائی تو عینا کی ہنسی نکل گئی۔۔

اچھا بس کرو اب ڈرامہ کنگ وہ میں کل اسلام آباد واپس جا رہی ہوں شفٹ ہو رہے ہیں ہم لاہور تو بہت کام ہے پینگ وغیرہ۔۔۔

واؤ مطلب ہمارے لاہور یا ہومز آگیا فاصلے ختم ہوئے۔۔ امان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔۔

ہاں نہ میں بھی تبھی بہت خوش ہوں اور لاہور شفٹ ہو جائیں پھر آپ کو تمہارے بارے میں بتاؤں گی۔۔ عینا کے چہرے سے خوشی اور امان کے لیے محبت صاف دکھ رہی تھی۔۔۔

ہاں اور وہ... اوئے مانی۔۔ سعدی کی آواز پر اسے اپنی بات پیچ میں چھوڑنی پڑی۔۔

کیا ہے۔۔ وہ کھا جانے والے لہجے میں بولا۔۔

مسٹر عاشق باقی کا ادھار رکھو قسطوں میں کر لینا ابھی چلو وارڈن کو لگ گیا پتہ تو ساری عاشقی ناک کے ذریعے بہہ جانی ہے۔۔۔۔ سعدی چبا چبا کر بولا۔۔

آتا ہوں کباب میں ہڈی۔۔ امان نے آنکھیں نکال کر اسے غصے سے دیکھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے عینا چلتا ہوں۔۔۔ بجھے چہرے کے ساتھ عینا کو اللہ حافظ کہہ کر سعدی کی طرف بڑھا۔۔

ویسے کسی بہت ہی نکمے عاشق کی روح گھس گئی ہے تیرے اندر یا پھر رانجھے کا دوسرا جنم ہے تو۔۔۔ سعدی نے منہ پھلا کر چلتے سعدی کو مزید چھیڑا۔۔۔

عشق کے دشمن خود تجھے کوئی پسند نہیں آتی میری دال بھی نہیں گلنے دیتا۔۔۔ امان نے اسے ایک زوردار مکہ مارا۔۔

افف کتنا بھاری ہاتھ ہے تیرا۔ اور بائے دب وے کس نے کہا مجھے کوئی پسند نہیں ہے۔۔۔ اپنا کندھا سہلاتے ہوئے وہ مسکرایا۔۔

ہیں یہ معجزہ کب ہوا اور وہ خوش قسمت ہے کون جو اس عشق بیزار انسان کو پسند آگئی۔۔۔ امان حیران ہوا تھا۔۔۔ ہر چیز کا ایک مقررہ وقت ہوتا ہے اور مقررہ وقت پر ہی ہر شے اچھی لگتی ہے دل کو دل کی طرح ٹریٹ کر کنٹرول بٹن نہ بنا۔۔۔ اس کی بات کو ادھر کرنے کی کوشش کی اس نے۔۔۔

www.kitabnagri.com

بات مت گھما فلاطون کی اولاد کس کی بات کر رہا ہے وہ بتا۔۔۔ امان کو تجسس ہو رہا تھا۔

کہا نہ ہر شے اپنے وقت پر بتائی جائے تو ہی اچھی لگتی ہے۔۔۔ وقت آنے پر بتادوں گا۔۔۔

چل دفعہ ہو سسپینس پیدا کر رہا ہے۔۔۔ امان کو غصہ چڑھ گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

سپینس کو چھوڑ جلدی چل جہاں داد صاحب کو پتہ لگ گیا نہ تو پھر وہ مار ماریں گے کہ ہم دوبارہ پیدا نہ ہو پائیں گے۔۔ سعدی نے اسے وقت کی نزاکت کا احساس دلایا اور خوف بھی۔۔

سہی کہہ رہا ہے جلدی کر۔۔۔ امان کو بات سمجھ آگئی تھی۔ ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے وہ تیز تیز چلنے لگے تاکہ جلد سے جلد پہنچ جائیں۔۔

کہانی گر! بتاوناں، تمہیں کچھ ربط میں بخشوں؟؟ خرابان محبت کی غم ہجراں سے نسبت کا گردوں آگہی تم کو کہیں کچھ پھول کانٹے، سیپ موتی، اشک میں سوپوں دریدہ دل کی وحشت تک رسائی تم کو باہم دوں کہو تم مان تو لو گے جو میرے روگ ہیں کاری فراق یار میں الفاظ میں جو کہہ نہیں سکتا میرے کچھ زخم ایسے ہیں جنہیں میں سہ نہیں سکتا میرے حرف عقیدت کو کوئی پھلوار ی بخشو گے۔؟؟ میرے اس درد و درماں کو کہیں دل داری بخشو گے۔؟؟ یہ تانے بانے لفظوں کے میرے بس میں نہیں آتے مجھے لکھنا نہیں آتا، مجھے لکھنا اگر آتا اسے میں قید کر لیتا، غزل کہتا، نظم کہتا میں کچھ بھی بحر چنتا مقطع و مطلع بنا لیتا اسے دیتا غزل کا روپ ٹھمری سجا لیتا نظم کہتا کوئی جس میں وصل جز لازمی ہوتا سطور حد میں جذبوں ک تلاطم بیکراں ہوتا سنو پیارے! سنو محرم! میرے پیارے کہانی گر تم اب کی باریوں کر نا کہانی کچھ بھی لکھ دینا قبل کچھ پل ختم شد سے اسے میرا بنا دینا!!

آپ ویٹ کریں میں آتا ہوں۔ آ رہا ہوں ناپیٹا۔۔۔ اے۔۔ کے نے مسکراتے ہوئے کال منقطع کر کے موبائل پاکٹ میں ڈالا کہ گاڑی ایک جھٹکے سے بند ہو گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا سعید..!!! اس نے ڈرائیور سے پوچھا جو گاڑی سٹارٹ کرنے کی بھرپور کوشش میں تھا۔۔

پتہ نہیں صاحب لگتا ہے انجن بند ہو گیا ہے میں دیکھتا ہوں۔ ڈرائیور گاڑی سے نکل کر انجن چیک کرنے لگا۔۔ گلاسز پہنتے وہ بھی گاڑی سے نکلا اور سڑک پر اکادکا جاتی گاڑیوں کو دیکھنے لگا۔۔

صاحب انجن بند ہو گیا ہے مینک کے پاس لے جانا پڑے گا۔۔ ڈرائیور نے گاڑی چیک کر لی تھی۔۔

ہم میں کیب منگو لیتا ہوں تم ورکشاپ لے جانا گاڑی کو۔۔ اے۔۔ کے نے کیب منگو لانے کے لیے موبائل پاکٹ سے نکالا۔ ابھی وہ کال ملانے کی لگا تھا کہ اک گاڑی زن سے پاس سے گزری پھر ریورس لے کر پاس آکر رُک گئی۔۔ اے۔۔ کے نے حیرانگی سے گاڑی کی طرف دیکھا۔۔

ہائے مسٹر اے۔۔ کے۔۔ کھڑکی کا شیشہ نیچے ہوا تو سامنے حیا سداوانی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی۔۔

ہائے مس حیا۔۔

Can I help you..?? حیا سداوانی اپنے محسوس پر غرور انداز میں مسکرا کر بولی۔۔

No thanks, اے۔۔ کے نے مسکرا کر کہا اور کیب کمپنی کو کال کرنے لگا۔۔

یقیناً آپ کی گاڑی خراب ہو گئی ہے میں آپ کو چھوڑ دیتی ہوں پلیز منع مت کیجئے گا۔۔

نہیں مس حیا شکریہ آپ زحمت مت کریں۔۔۔

زحمت کیسی ہم بزنس پارٹنر بننے والے ہیں اتنا تو کر سکتی ہوں پلیز۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے۔۔ اے۔ کے ڈرائیور کو کچھ ضروری ہدایات دیتا ہوا فرنٹ ڈور اوپن کر کے بیٹھ گیا۔۔ اس کے بیٹھتے ہی حیا گاڑی زن سے آگے بڑھائی۔۔

آپ کو out of the way تو نہیں پڑے گا ناں۔۔

نہیں اے۔ کے آپ کے گھر سے تین چار گھر چھوڑ کر ہی میرا گھر ہے۔۔ حیا سدوانی مسکرائی تھی اے۔ کے نے اس وقت اقرار کیا بے شک حیا سدوانی مسکراتے ہوئے بہت دلکش لگتی ہے۔۔۔

اچھا پچھلے ماہ آپ لوگ شفٹ ہوئے ہیں صدیقی صاحب کے گھر۔

یس باس۔۔

ہممم گڈ۔۔ کون کون ہے فیملی میں۔۔

ڈیڈ موم چھوٹی بہن اور میں بس مختصر سی فیملی ہے۔۔

www.kitabnagri.com

اوکے۔۔

اور آپ کی فیملی میں کون کون ہے۔۔

میری... اسی وقت اے۔ کے کا فون رینگ کرنے لگا۔۔ اے۔ کے نے بات ادھوری چھوڑ کر کال پک کی۔۔

ہیلو آفت کی پُریا۔۔ وہ مسکرایا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں ناؤں گاہر بار تو آتا ہوں پھر بھی بھروسہ نہیں کرتی ہو۔۔۔ حیا نے دیکھا کال پر بات کرتے ہوئے وہ ہمیشہ سنجیدہ رہنے والا شخص کھلے دل سے مسکرا رہا تھا۔ اس کی خوشی بتا رہی تھی کسی بہت اپنے کافون ہے۔۔ حیا کی دھڑکن ایک دم سے تیز ہوئی۔ اسے شدید گرمی محسوس ہونے لگی دل حسد کی آنچ پر پک رہا تھا اس سا۔۔ اس نے گاڑی کی سپیڈ بڑھادی مگر مقابل کے پھیلتی مسکراہٹ میں کوئی فرق نہ آیا۔ وہ ابھی بھی مسکرا مسکرا کر بات کر رہا جو حیا سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ میں اتنے سال سے اپنے دل میں پینتی اس محبت کو اتنی آسانی سے کسی کو نہیں دے دوں گی کبھی نہیں۔۔ وہ ضبط کرتی ہوئی سوچ رہی تھی۔۔

تم میرے ہواے۔ کے ازل سے ابد تک۔۔ حیا نے فصے کی شدت سے موڑ کاٹتے ہوئے گاڑی کو اک زوردار جھٹکا دیا۔ گاڑی بے قابو ہوتی ہوئی درخت سے جا ٹکرائی۔ اک زوردار آواز گونجی اور پھر سکوت چھا گیا۔ موبائل اے۔ کے کے ہاتھ سے دور جا گرا تھا سر وندو کے شیشے سے ٹکرایا۔ حیا اسٹیرنگ پر سر سے بہتے حون کے ساتھ بے ہوش ہو گئی تھی۔ ایکسیڈنٹ اتنا زوردار تھا کہ اے۔ کے بھی توازن قائم نہ رکھ پایا تھا۔ سر شیشے سے اتنے زور سے ٹکرایا کہ کانچ اس کے سر میں لگے۔۔ بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس نے دیکھا گاڑی سے اتر کر کچھ لوگ پریشانی سے ان کی مدد کو پہنچے۔۔۔

تمہارے پاس ہونے سے

Posted On Kitab Nagri

تمہارے پاس ہونے سے میری دھڑکن میں یہ کیسی عجب سی انتشاری ہے

عجب سی روح میں بیچینیاں ہیں جانے کیوں ہر دم

تمہارے پاس ہونے سے

میرے لب مسکراتے ہیں

یہ آنکھیں بولتی ہیں کیوں صدا دھڑکن کی مجھ کو کیوں عجب بے ربط لگتی ہے

تمہارے پاس ہونے سے محبت جاگ اٹھتی ہے

رات کا اندھیرا غائب ہوا تو سورج نے اپنی کرنیں پھیلانیں۔ صبح کی روشنی چار سو پھیل گئی۔۔ سائیڈ ٹیبل پر پڑا الارم بجاتا تو اس اور آنکھیں ملتے ہوئے اٹھنے لگا تھا کہ نظر بازو پر سر رکھ کر سوئی دانیں پر پڑی۔ ہونٹوں پر بے اختیار ایک مسکراہٹ دور گئی۔ نرمی سے دانیں کے پٹی ہوئے سر کو اپنے بازو سے ہٹا کر تکیہ پر رکھا۔ نظریں ٹھہر گئی تھیں اس پر وہ سوتے ہوئے بہت اچھی لگتی ہے اتنے عرصے میں اس نے غور ہی نہیں کیا تھا۔ ٹائم دیکھتا وہ مسکراتا ہوا واش روم میں گھس گیا۔ تھوڑی دیر نہا کر نکلا۔ گیلے بالوں کو ٹاول سے سکھاتا وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا تھا۔ شادی کے بعد آج پہلی بار وہ ہلکا پھلکا ہوا تھا آج اس کے دل میں نفرت بدلہ بغض کچھ بھی نہ تھا۔۔ اور شادی کے بعد آج پہلی بار تھا اس نے دانیں کو خوشیانہ انداز میں نہیں اٹھایا تھا۔ آفس کے لیے وہ تیار ہو چکا تھا۔ جاتے جاتے وہ واپس پلٹا اور سوئی ہوئی دانیں کے سائیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ شرمندہ تھا اس نے کیوں اتنا برا سلوک کیا اس کے ساتھ۔ قصور اس کا تو کچھ بھی نہ تھا۔ ہاتھ بڑھا کر چہرے پر پڑی اس کے بالوں کی لٹ کو پیچھے کیا۔ نظریں دانی پر ٹکی ہوئی تھیں۔ کمرے کا سکوت موبائل کی رنگ ٹون نے توڑا۔ اساور نے دانی سے نظریں ہٹا کر پاکٹ سے موبائل نکالا مگر اس کے موبائل پر کوئی کال نہیں تھی۔ اس نے خیرانی سے ادھر ادھر دیکھا تو آواز ڈریسنگ کے دراز سے آرہی تھی۔ وہ خیرانی سے ڈریسنگ کی طرف بڑھا۔ دراز کھول کر موبائل نکالا۔ موبائل کی سکرین پر سعدی کا لنگ لکھا آرہا تھا۔ اساور کے چہرے کے تاثرات پتھر ہوئے۔ لب بھینچتے ہوئے اس نے کال پک کر کے موبائل کان سے لگایا۔ ہیلو دانی میری بات سنو بہت ضروری بات کرنی ہے مجھے تم سے۔ فوراً پی سی ہوٹل پہنچو جہاں ہم پچھلی بار ملے تھے۔ کال پک ہوتے سعدی بغیر یہ جانے کے سامنے کون ہے تیزی سے بولتا چلا گیا۔ سعدی کی آخری بات پر اساور نے غصے بھری نظروں سے سوئی ہوئی دانی کو دیکھا۔ تھوڑے دیر پہلے کی مسکراہٹ محبت سب کا فور ہوئی۔ ہاتھ میں پکڑا دانی کا موبائل زور سے دیوار پر دے مارا۔ آواز سن کر دانی ڈر کر اٹھ بیٹھی تھی اور نا سمجھی سے غصے سے لال پیلے ہوتے اساور کو دیکھ رہی تھی۔ تمہیں پتہ تھا کہ سعدی کہاں ہے۔ اساور غرایا۔ نن نہیں مم مجھے تہ تو نہیں پتہ۔ دانی اٹک اٹک کر بولی۔ تمہیں پتہ تھا وہ کہاں ہے پھر بھی میں نے سارے جہاں کی خاک چھانی ہے اسے ڈھونڈنے کو۔ اب کی بار اساور زور سے چلایا تھا۔ کھینچ کر گلے سے ٹائی کو نکال کر صوفے پر اچھال دیا۔ تو کیا کرتی تمہیں بتاتی کہ جاؤ مار دو میرے بھائی کو۔ دانی سہمی سہمی سی بولی۔ تم میری آنکھوں میں دھول جھونکتی رہی تم مل کر بھی آئی ہو اسے پی سی ہوٹل میں۔ وہ غصے سے دانی کی طرف بڑھا۔ دانی کے کھلے بالوں کو اپنے ہاتھ کی مٹھی میں جھکڑا۔ دانی کے سر میں درد کی شدید ٹیس اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

اساور بخش دواسے وہ بے چار اپنی بے گناہی کے ثبوت ڈھونڈنے کو درد بھٹک رہا ہے میرا بھائی ہے وہ بخش دو اسے۔۔ بے بسی سے کہتے ہوئے دانیں کی ہلکی سی سسکی نکلی مگر سامنے والے کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔ نہیں ہے وہ بے گناہ اور اسے بخش دیا جائے اس لیے کہ وہ تمہارا بھائی ہے جسے اس کمینے نے مارا تھا وہ نہیں تھا بھائی کسی کا اس سے کوئی پیار نہیں کرتا تھا کیا۔؟ ہمارا امان تھا وہ دل کا ٹکڑا تھا وہ ہمارے۔۔ اساور نے اس کے بالوں پر گرفت بڑھا دی۔ دانیں درد کے مارے بے خال ہو رہی تھی۔۔ دانیں کو زخم دے کر پھر انہیں زخموں کو ناسور کرنے والا اساور کاظمی تھا وہ۔۔

اساور مجھے درد ہو رہا ہے۔۔ درد سے بے خال وہ ہچکیوں کے درمیان بولی۔۔

درد تمہارا درد مائی فٹ۔۔ بے دردی سے اسے دھکیل کر وہ الماری کی طرف بڑھا۔ آج امان کا قاتل مرے گا جس پی سی ہوٹل میں اپنی زندگی بچانے کی پلاننگ کرتا ہے اسی ہوٹل سے اس کی لاش نکلے گی۔ الماری سے پسٹل نکالے وہ دروازے کی طرف بڑھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نن نہیں اساور نہیں۔۔ دانیں نے بھاگ کر اس کا راستہ روکا۔

دانیں ہٹو میرے راستے سے۔۔ وہ چلا یا۔

میں آئی ہوں ناقصا میں۔ بدلے میں لائے ہو مجھے تم ناجو کرنا ہے مجھے کرو۔ مم مجھے مار دو۔۔ دانیں نے اس کے ہاتھ میں پکڑی پسٹل کا رخ اپنی طرف کیا۔۔ جسے اساور نے کھینچ کر پیچھے کر دیا۔۔ مجھے مارو اپنے اندر جلتے اس بدلے کے الاؤ کو ٹھنڈا کرو مگر تمہیں رب کا واسطہ ہے سعدی کو بخش دو۔۔ وہ اس کے قدموں میں بیٹھتی چلی

Posted On Kitab Nagri

گی۔۔ مجھ پر اب نہ واسطے اثر کرتے ہیں نا تمہارے یہ آنسو۔ مجھے فرق پڑتا ہے تو اس چیز سے کہ میرے امان کا قاتل ابھی تک زندہ کیوں ہے۔۔ پاؤں کی ٹھوک سے اساورنے اسے دھکیلا۔ اور ہاں آنسو بچاؤ بھائی کی میت پر کام آئیں گے تمہارے۔۔ جلادینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہتا وہ باہر نکل گیا۔ دانیل کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے کیسے بچائے وہ اپنے بھائی کو۔۔ وہ خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی۔۔ اسے کچھ نہیں سوچ رہا تھا۔ گھٹنوں پر سر رکھ کر وہ بے بسی سے روتی چلی گی۔۔

زلفیں وہ نرم رات سی بکھری ہیں ناز سے اور رات میں ستارے نگہ دلنواز کے تاروں کے آس پاس ہیں چند اسے گال دو چندا کے درمیان وہ نقطے سے خال دو اور گال کے کنارے گلابی گلاب سے دو ہونٹ تو نہیں ہیں، یہ پیالے شراب کے اور ہونٹ یوں پیوستہ، زمین و فلک ملے ہونٹوں کے بیچ گویا ہیں چمپا کے گل کھلے مسکان سے چمن میں بھی پھولوں کے رس پڑے چھو لے اگر یہ ہونٹ تو شبنم بھی ہنس پڑے

تعریف کیا بیان ہو قامت کی چال کی موسم بہار چلتی ہوا ہے شمال کی کیسی کلائی اس کی، چنبیلی کی ڈال سی کیسی تپش ہے سانس میں، سردی میں شمال سی پیکر کارنگ ایسا کہ ابٹن میں دودھ ہے اور اس کی ہر طرف میں سلگتا سا عود ہے

Posted On Kitab Nagri

نازک کمر کے خم سے ہواؤں میں بل پڑے پاؤں کے چومنے کو تو پتھر بھی چل پڑے

سینے کی دھڑکنوں سے طلاطم فضا میں ہے صندل مثال مہکا تنفس ہوا میں ہے

پلکوں کے زیر و بم سے نظاروں میں نور ہے دیکھیں اگر وہ آنکھیں تو بڑھتا سرور ہے

ہر پرت کھل چکی ہے یوں پیکر جمال کی تجسیم ہو رہی ہے وہ صورت خیال کی

اماں کیوں نہیں بتا رہیں آپ مجھے میرا دل بیٹھا جا رہا ہے اماں۔۔ ڈی۔۔ جے ہو سٹل میں تھی جب بسے اے۔۔ کے
کے ایکسیڈنٹ کی خبر ملی۔ تب سے وہ روئے چلی جا رہی تھی۔۔

بیٹا وہ ٹھیک ہے تھوڑی سی چوٹ آئی ہے اسے بس۔۔ راشدہ بھگیم نے اسے تسلی دی۔۔

اماں ٹھیک ہے تو بات کروائیں میری اس سے۔۔ ڈی۔۔ جے بضد تھی جب تک اس سے بات نہیں ہوتی وہ روئے
چلی جائے گی۔

ڈی۔۔ جے پتر ہر بات میں ضد نہیں کرتے وہ دوائیوں کے زیر اثر ہے۔ آپ کی بچکانہ بات مان کر میں اس کی
طبیعت خراب کر دوں کیا۔۔؟؟ اس بار راشدہ بھگیم نے ذرا غصے سے کہا۔۔

اماں غصہ کیوں کر رہی ہیں۔۔

غصہ نہیں کر رہی میرا بچہ بس کچھ باتیں آپ سمجھتے ہوئے بھی نہیں سمجھتیں۔ آپ بڑی ہوگی ہوا بڑوں کی
طرح ری ایکٹ کرنا سیکھو۔۔ راشدہ بھگیم نے محبت سے اسے سمجھایا اب۔۔

Posted On Kitab Nagri

اماں وہ جاگے تو میری بات کروائیں گی نا۔۔ ڈی۔۔ جے نے بچوں کی طرح منہ بنا کر کہا۔۔

ہاں میرا بیٹا بھی آپ پڑھو وہ جاگتا ہے تو بات کرواتی ہوں۔۔ اس کے بچکانہ لہجے پر راشدہ بھگیگم مسکرا کر رہ گئیں۔۔

اللہ حافظ اماں۔۔ ڈی۔۔ جے نے موبائل ٹیبل پر رکھا اور پھر سے زور زور سے رونے لگ گئی۔ اب جب تک وہ اے۔۔ کے سے مل نہ لیتی بات نہ کر لیتی اسے سکون نہیں ملتا تھا۔۔

ایکسیڈنٹ کے بعد وہاں کے مقامی لوگوں نے انہیں ہسپتال پہنچایا۔۔ ایکسیڈنٹ شدید تھا مگر معجزاتی طور پر حیا اور اے۔۔ کے کو زیادہ چوٹیں نہیں آئیں تھیں۔۔

سر پر چوٹ کے باعث وہ دونوں بے ہوش ہو گئے تھے۔۔

حیاسدوانی کو ڈسچارج کیا جا چکا تھا جبکہ اے۔۔ کے ابھی تک ہسپتال میں ہی تھا۔ معمولی سا ہاتھ کافریکچر تھا۔ جس کا علاج ہو رہا تھا۔۔ شام تک اسے بھی ڈسچارج کیا جا چکا تھا۔

آپی دھیان سے گاڑی ڈرائیو کرنی چاہیے تھی آپ کو دیکھیں کتنی چوٹیں لگوا لیں آپ نے۔۔ حیا کی چھوٹی بہن فکر مندی سے بولی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اوپلیز تم چھوٹی ہو تو چھوٹی رہو ماں مت بنو میں ہر شے کو سمجھتی ہوں تم مت سمجھاؤ مجھے۔۔ حیا بیڈ پر لیٹتے ہوئے
نخوت سے بولی۔۔

آپی مجھے فکر تھی آپ کی۔۔ اس کا لہجہ بھرا گیا تھا۔۔

مجھے ضرورت نہیں ہے تمہاری فکر کی اور تنگ مت کرو دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔ حیا نے تیز لہجے میں کہا تو وہ
بے چاری آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو صاف کرتی کمرے سے نکل گئی۔۔ وہ حیا سدوانی تھی اپنے سامنے کسی کو
ٹکٹنے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔ تکبر فخر کا ملاپ تھی وہ۔۔ خود سے ہر شخص کو کمتر سمجھا اس نے۔ صرف ایک
اے۔ کے تھا جس کے سامنے وہ اپنی سیلف ریسپیکٹ تک کو داؤ پر لگا سکتی تھی۔ اے۔ کے بقول اس کے محبت تھا
اس کی شدید جنوں دیوانگی سے بھی بڑھتی ہوئی محبت۔ مگر وہ کسی اور کو چاہے یہ وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی
تبھی تو خود کو اور اس کو زخمی کر پیٹھی تھی۔

تم میرے ہو اے۔ کے صرف میرے تمہیں حاصل کرنے کے لیے سب کچھ کروں گی سب کچھ۔ چاہے مر
جاؤں یا مار دوں۔۔ وہ خطرناک ارداؤں کے ساتھ مسکرائی۔۔

www.kitabnagri.com

جس سے بات کرتے تمہارے چہرے سے مسکراہٹ غائب نہیں ہوتی اسے ذھونڈوں گی اور پھر تمہاری زندگی
سے بہت دور بھیج دوں گی۔۔ وہ خود کلامی کرنے لگی۔۔ آنکھوں میں اے۔ کے کے لیے شدت اور دیوانگی صاف
دکھ رہی تھی وہ دیوانگی جو خطرناک سے بھی خطرناک ہوتی ہے۔۔ مسکراتے ہوئے اس نے سر بیڈ سے ٹکا کر
آنکھیں موند لیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

سومو سومو۔۔ وہ گرتے پڑتے سومو کے روم تک پہنچی۔۔ رات بھر کی جاگی سومو اس کے اس طرح ہلانے پر
ہر بڑا کراٹھ بیٹھی۔۔

چچی کیا ہوا آپ اتنا گبھرائی ہوئی کیوں ہیں۔۔ دانیل کو اس حال میں دیکھ کر وہ بھی ڈر گئی تھی۔۔

سومو وہ اسے مار دے گا۔۔ دانیل خوا اس باختہ سی بولی۔۔

کون کسے مار دے گا۔۔ سومو نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

مجھے اسے بتانا ہو گا۔۔

چچی آپ پہلے پانی پیئیں ریلیکس ہوں پھر بتائیں۔۔ سومو نے پانی کا گلاس بے پکڑایا جسے وہ ایک ہی سانس میں پی
گئی۔۔

اب بتائیں کیا ہوا۔ شب خوابی کے لباس میں ملبوس سومو نے گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور دانیل کے برابر میں بیٹھ
گئی۔۔

سعدی پی سی ہوٹل میں ہے۔ اس نے مجھے بلایا تھا ملنے شاید۔ فون اس اور نے اٹھایا ہے۔۔ آنسو پونجی وہ
بولی۔ ہچکیاں اب بھی جاری تھیں۔۔

پھر۔

Posted On Kitab Nagri

اساور کو پتہ چل گیا سعدی وہاں ہے۔۔

اوہ میرے خدایا پھر۔۔ سو مو کو لگا اس کا دل بند ہو جائے گا۔۔ سر ہاتھوں میں گرا کر بے بسی سے وہ دانیں کو سننے لگی۔۔

اساور پستل لے کر گیا ہے۔ کہہ رہا تھا آج پی سی ہوٹل سے لاش نکلے گی سعدی کی۔ سعدی زندہ نہیں نکلے گا۔۔

واٹ ہمیں سعدی کو انفارم کرنا ہو گا اس سے پہلے کے چکس پہنچ جائیں وہاں۔۔ سو مونے تیزی سے موبائل نکالا اور سعدی کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔ مگر موبائل بند آ رہا تھا۔۔

دانیں کے آنسوؤں نے گردن تک بسے بھگودیا تھا۔۔ سو مو کے ہاتھ کانپ رہے تھے ماتھے پر گھبراہٹ کے مارے پسینے کے ننھے قطرے چمک رہے تھے۔۔

کیا ہوا سو مو۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فون بند آ رہا ہے اس کا۔۔

کہیں اساور پہنچ تو نہیں گیا۔۔ دانیں نے اپنا ڈر ظاہر کیا۔۔

ننن نہیں چچی اچھا اچھا بولیں۔۔ میں ریسپشن پر کال لگاتی ہوں۔ سو مو جلدی سے ہوٹل کا نمبر ملانے لگی۔۔

دو تین گھنٹیوں کے بعد فون ریسو کر لیا گیا۔۔

اسلام علیکم۔۔!!

Posted On Kitab Nagri

جی وہاں کوئی سعدی رانا آئے ہیں۔۔۔ سو مو پر امید تھی وہ سعدی کو بچالے گی۔۔

کیا۔۔؟؟

سعدی رانا آئے ہیں آپ کے ہوٹل۔۔ سو مو پر امید تھی وہ سعدی کو بچالے گی۔۔

کیا۔۔؟؟

اچھا میری بات کروائیں۔۔ سو مو تھوڑی پر سکون ہوئی تھی۔۔

چچی وہ وہیں ہے ابھی چکس نہیں پہنچے۔۔ سو م نے روتی ہوئی دانیں کو بتایا۔ دانیں نے سکون کا سانس لیا۔

مم میری بات کروائیں پلیز۔ سو مو کے ہاتھ سے فون لے کر دانیں نے کان سے لگایا۔

www.kitabnagri.com

جی آپ سانا م۔۔ ریسپشن پر کھڑی لڑکی بولی۔۔

مسٹر سعدی آپ کے لیے کسی مس دانیں کا فون ہے۔۔ سعدی ریسپشن پر پہنچا تو لڑکی نے دانیں کا خوالہ دے کر

ریسیور اسے پکڑا یا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا دانی تم ابھی تک آئی کیوں نہیں۔ اور کال کیوں کاٹ دی تھی۔ تم ٹھیک تو ہونا۔ سعدی نے ایک ہی سانس میں دو سوال کر ڈالے۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں سعدی تم جلدی سے نکلو وہاں سے۔

کیوں کیا ہوا ہے دانی۔ ابھی تفصیل نہیں بتا سکتی بس اتنا ہی کہ اساور کو پتہ چل گیا ہے تم وہاں ہو وہ تمہیں مارنے آیا ہے۔۔ پلیر سعدی میری جان بھاگو وہاں سے۔۔ دانی کی آنکھوں سے مارے بے بسی کے آنسو جاری تھے۔۔

ہاں ہاں نکلتا ہوں۔۔ سعدی کی نظر سامنے پڑی جہاں سے اساور تیز تیز چلتے آ رہا تھا۔ اس نے سعدی کو نہیں دیکھا تھا۔ موقع کا فائدہ اٹھاتے سعدی تیزی سے ریسپشن کے پیچھے سے گزرتا ہوا خفیہ دروازے سے باہر نکل گیا۔۔ اساور اسے پورے ہوٹل میں ڈھونڈ رہا تھا مگر وہ ہوتا تو ملتا نا۔۔

اسکیوزمی۔۔!! اساور ریسپن پر کھڑی لڑکی سے مخاطب ہوا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یس سر۔۔!!

آپ کے ہاں کوئی سعدی رانا نام کا لڑکا آیا ہے۔۔

ہم یس سر وہ یہاں کے مستقل کسٹمر ہیں۔ ابھی ابھی ہی یہاں سے گئے ہیں۔ لڑکی خالص پروفیشنل انداز میں مسکرائی۔۔

چلے گئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی سر انہیں فون آیا تھا تو وہ جلدی میں نکل گئے۔۔۔

کس کا فون آیا تھا آپ بتا سکتی ہیں۔۔

یس سر کوئی دانیں کاظمی کا فون تھا۔۔ لڑکی کے بتاتے ہی اساور کے چہرے کے تاثرات مزید پتھر ہوئے۔۔ سر کی رگیں غصے سے تن گئیں۔۔ اس وقت سامنے دانیں ہوتی تو وہ اس کا قتل ضرور کر دیتا۔۔ غصے سے مٹھیاں بھینچتے وہ ہوٹل سے باہر نکلا۔۔ زیادہ دور نہیں گیا ہوا گا میں آج اسے ڈھونڈ لوں گا۔۔ خود کلامی کرتا وہ پارکنگ کی طرف بڑھا۔۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی کو فل اسپید پر سڑک پر ڈال دیا۔۔

اما۔۔!! سائرہ رخشندہ بھگیم کو آوازیں دیتی لاؤنج میں پہنچی جہاں رخشندہ بھگیم بیٹھیں کوئی سیریل دیکھ رہی تھیں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

کیا ہو گیا ہے ساثرہ کیوں ایک ہی سانس میں شروع ہوگی ہو۔۔ رخشنده بھیکیم یوں ڈرامہ میں ڈسٹرب ہونے پر تنک کر بولیں۔۔

اماں میری ساس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے ہسپتال میں ہیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔۔ سائرہ بے زاری سے بولتی ریمورڈ لے کر چینل تبدیل کرنے لگی۔۔

کیا میری بہن کا ایکسیڈنٹ یہ کیسے چلو چلو چلیں۔۔ بہن کے ایکسیڈنٹ کی خبر سنتے ہی وہ پریشان ہو گئیں تھیں۔

اماں رہنے دیں میں نہیں جا رہی ان کنگلوں کی طرف۔۔ ساڑھ نے نخوت سے کہا۔۔

بہن ہے وہ میری ساس نہیں مانتی تو خالہ کی طرح ہی خیال کر لیا کرو۔۔ اپنی بہن کے متعلق بیٹی کے فرمودات سن کر انہیں ہائی وولٹیج کا غصہ چڑھتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اماں میں ایک شرط پر چلوں گی مجھے ان غریبوں کی بستی میں نہیں چھوڑ آئیں گی آپ آنا ہوا تو اپنے داماد سے کہیے گا یہیں آجائے ورنہ بھول جائے کہ ایک بیوی بھی تھی اس کی۔۔ سائرہ کے تو مزاج ہی نہیں ملتے تھے۔

کون سی غریب بستی کی بات ہو رہی ہے۔۔ کچن سے چائے کا کپ لے کر نکلتی سو مونے پوچھا۔۔

تم بھی جلدی سے تیار ہو جاؤ سو مو تمہاری فرخندہ خالہ کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے ہسپتال میں ہے جانا ہو گا۔۔

جی ماما چلوں گی میں۔۔ سو مو جلد ہی مان گی کہ فرخندہ اس کی فیورٹ تھی۔۔

تم بھی اٹھ جاؤ سائرہ۔۔ رخشنہ بھگیم اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔ سو مو بھی تیار ہونے کمرے کو چل پڑی۔۔ سائرہ چار و ناچار پیڑ پٹختے ہوئے جانے کو تیار ہو گئی تھی۔۔

تھوڑی دیر میں وہ تینوں شہر سے دور ہسپتال کی طرف روانہ ہو گئیں۔ جو بقول سائرہ کے تھرڈ کلاس لوگوں کا علاقہ اور ہسپتال تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مم مجھے جانے دو پلیز۔ بکھرے بالوں ملگجے خلیے والی لڑکی چلا رہی تھی مگر اس کی سننے والا وہاں کوئی نہ تھا۔۔

پلیز میرے بیٹے کا دم گھٹ جائے گا ہم دونوں مرجائیں گے۔۔ خود کو گھسیٹتی وہ دروازے پر پہنچ کر بند دروازے کو زور زور سے پیٹنے لگی۔۔۔

کیا ہے لڑکی کیوں نیند خراب کر رہی ہو۔۔ اک موٹی خزانٹ سی عورت آنکھیں ملتی کمرے میں داخل ہوئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھو میرا بیٹا بھوکا ہے کچھ کھانے کو دے دو مجھے بے شک نہ سہی میرے بیٹے کو کچھ دے دو۔۔ اس نے تھوڑے دور بیٹھے دو سالہ بچے کی طرف اشارہ کیا جو بھوک کی شدت سے رو رہا تھا۔

میم صاحبہ کا حکم نہیں ہے مجھے اور اب دروازہ مپ کھٹکھٹانا میری نیند خراب ہوئی تو میں تمہاری زندگی عذاب کر دوں گی۔۔ موٹی عورت غصہ کرتی دروازہ زور سے پٹخ کر لاک لگاتی ہوئی چلی گی۔۔

پلیز پلیز خدا کا واسطہ ہے میرا بچہ بھوکا ہے کچھ تو دو۔۔ پیچھے وہ دروازہ پیٹتی رہ گی۔ خوراک کی عدم موجودگی نے لڑکی کی صحت کو حراب کر دیا تھا۔

میم صاحب وہ کچھ کھانے کو مانگتی ہے اس کا بیٹا اذان رو رہا ہے۔۔ موٹی عورت نے باہر آ کر فوراً اپنی میڈم کو کال ملائی تھی۔

ٹھیک ہے میم صاحب۔۔ کال بند کرتے وہ موٹی عورت کچن کی طرف بڑھی فریج سے ڈبل روٹی اور دودھ کا پیکیٹ نکالتی وہ اس بندھ کمرے کی طرف آئی جہاں ایک بدنصیب لڑکی کو اس کے بیٹے سمیت قید کیا گیا تھا۔

یہ لو اور کھاؤ۔۔ ڈبل روٹی اور دودھ کا پیکیٹ اس کی جھولی میں پھینکتی وہ پھر سے دروازہ لاک کر کے چلی گی۔۔

اس بکھری لڑکی کو جیسے امید ملی ہو۔۔ جلدی سے اپنے بیٹے کے پاس پہنچی اور اسے ڈبل روٹی دودھ میں ڈبو کر کھلانے لگی۔۔ بہت سارے آنسو اس کی آنکھوں سے نکلتے اس کی گردن پر جذب ہو گئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بیڈ پر آنکھیں موند کر لیٹا تھا۔۔ سائیڈ ٹیبل پر پڑا اس کا موبائل بہت دیر سے رینگ کر رہا تھا۔۔ وہ جو نیند کی وادیوں میں تھا۔ ہر بڑا کراٹھ بیٹھا۔۔ موبائل اٹھا کر دیکھا تو سکرین پر خیاسدوانی کالنگ لکھا آ رہا تھا۔۔ آنکھیں ملتے اس نے کال پک کر کے کان سے فون لگایا۔

ہیلو میں نے آپکو ڈسٹرب تو نہیں کیا۔۔ خیاسدوانی کی سریلی آواز موبائل سے گونجی جو اس وقت اسے شدید بری لگی تھی۔۔

رات کے اس وقت فون کرنا اور پھر پوچھنا کہ ڈسٹرب تو نہیں کیا۔۔ کیا کہلاتا ہے۔؟؟ وہ بغیر کسی لحاظ کے تیز لہجے میں بولا۔۔

آم سوڑی مجھے لگا آپ جاگ رہے ہوں گے۔۔ حیا کے توقع کے برعکس جواب پر حیا تھوڑی دیر کو شرمندہ ہوئی مگر پھر ڈھیٹوں کی طرح مسکرانے لگی۔۔

کیوں میں آپ کو ویسپائرز کی فیملی سے لگتا ہوں۔۔ جمائی کو ہاتھ سے روکتے وہ طنز سے اپنے لہجے کو پاک نہ کر پایا۔۔

آپ ٹھیک ہیں اب یہی پوچھنا چاہتی تھی میں۔۔۔ حیا نے بات کو طول دینی چاہی۔

میں ٹھیک ہوں مس حیا آئندہ کوئی ضروری کام ہو تب بھی مجھے کال مت کیجیئے گا میری سیکٹری سے بات کر لیجئے گا۔ دوسری بات رات گئے مجھے پھر کبھی بھول کر بھی کال مت کیجیئے گا اللہ حافظ۔۔ بیزاری سے کہتے ہی اس نے کال کاٹ کر موبائل سائیڈ ٹیبل پر پٹھا اور زوردار جمائی لیتے ہوئے دوبارہ سو گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

دوسری طرف حیا حیرانی سے موبائل کو دیکھ رہی تھی۔۔ پھر وہ اٹھی اور آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔ رخ بدل بدل کر خود کو غور سے دیکھنے لگی۔

آخر کس چیز کی کمی ہے مجھ میں جوائے۔ کے اتنی بری طرح نظر انداز کرتا ہے مجھے۔۔ لوگ میری ایک جھلک کو ترستے ہیں اور اسے کوئی قدر نہیں۔۔ لیکن میں پھر بھی تمہیں پا کر رہوں گی۔۔ وہ مغرور سا مسکرائی۔ بالوں کو اک ادا سے جھٹکتے وہ ٹیرس کی طرف بڑھ گئی۔۔

مری لارنس کالج۔۔ ایک مہینے بعد پیپرز شروع ہونے والے تھے جس کی وجہ سے سٹوڈنٹس کو ایک ہفتے کی چھٹیاں دی گئیں تھیں تاکہ سٹوڈنٹس تھوڑا ری۔ لیکس کر کے پوری انرجی سے پیپرز کی تیاریاں کر سکیں۔ ہاسٹل میں گہما گہمی تھی کچھ سٹوڈنٹس جارہے تھے کچھ پیکنگ میں مصروف تھے۔ سب کے چہروں سے خوشی جھلک رہی تھی۔۔ جن سٹوڈنٹس کو سال بھر گھونگھا سمجھا جاتا تھا آج ان کے لاؤڈ سپیکر آسمان سے کو پہنچ رہے تھے۔ جن سٹوڈنٹس سے سوالات کے جواب میں صرف شرمیلی سے مسکراہٹ دیکھنے کو ملتی تھی ان کے قہقہے آج ہاسٹل کی دیواریں گرا رہے تھے۔ سب خوش تھے ایک ہفتے پڑھائی سے جان چھوٹ جانے پر اور کچھ فیملی سے ملنے پر۔

ایسے میں امان اللہ کاظمی اور سعدی رانا بھی پیکنگ میں مصروف تھے۔ ہنستے مسکراتے باتیں کرتے وہ بھی گھر جانے کے لیے خوش تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ہاسٹل کا کاٹ کبار بھی تو نے اپنے بیگ میں ساتھ لے جانا ہے۔ سعدی نے اپنا بیگ پیک کر کے سائیڈ پر رکھا جبکہ امان کی پیکنگ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

تو کالی بلی کی طرح میرا ہر راستہ ہر بات ہر کام کیوں ٹوکتا ہے آج اپنا مسئلہ بتا ہی دو مسٹر سعدی رانا صاحب۔!!
امان ہاتھ میں پکڑی شرٹ کو بیڈ پر پٹخ کر پنچے جھاڑ کر اس کی طرف بڑھا۔

مسئلہ یہ ہے کہ میں ایک انتہائی چست بندہ ہوں اور تم پر میری صحبت کا بھی کوئی اثر ہوتا نظر نہیں آتا۔ انتہائی سست انسان ہو۔ مجھے لیٹ ہو رہا ہے پہنچنے میں دیر ہوگی تو فلائیٹ مس ہو جانی ہے۔ امان کا رخ زبردستی دوبارہ بیگ کی طرف موڑتے سعدی کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا۔

ہیلی کاپٹر بک کر والیں گے پھر یہ کون سی بڑی بات ہے۔ امان نے بے پرواہی سے جواب دیا۔ اور آخری شرٹ بیگ میں ڈال کر بیگ بند کرنے لگا۔

او بلیکس کی اولاد میں تیرے جتنا امیر نہیں ہوں کہ ہیلی کاپٹر منگواؤں غریب سا بندہ ہوں سکالر شپ نہ ملتی تو میں نے جاہل مر جانا تھا۔ سعدی کی نظریں ہنوز کھڑکی سے باہر تھیں جہاں چمکتے چہروں کے ساتھ سٹوڈنٹس جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

ہا ہا ہا۔ اتنا ہی کوئی فقیر پیدا ہوا ہے تو۔ امان کی ہنسی چھوٹ گئی تھی اس کی آخری بات پر۔ سعدی اور امان دوست تھے کزن تھے مگر سٹیٹس میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ امان اللہ کاظمی ایک کامیاب بزنس مین کا بیٹا تھا۔ شہر کے امیر ترین لوگوں میں ان کا نام شامل ہوتا تھا۔ جبکہ سعدی اور دانیل کے والد سرکاری ملازم تھے۔ سیلری کم مگر

Posted On Kitab Nagri

خوشیاں زیادہ تھیں۔ پھر ان کے والد کی ڈیبتہ ہو گئی۔ پنشن پر گزارا تھا ان کا۔ سعدی اور دانیل تھے بھی بہت ذہین تھے۔ سکالر شپ پر دونوں کی تعلیم جاری تھی۔ جبکہ امان بہت ہی لاپرواہ سا تھا پڑھائی میں انٹر سٹ زیر و تھا سعدی جدھر تھا وہ ادھر ہی تھا۔ بچپن کے دوست اور ہم عمر جو ٹھہرے۔۔

ویسے سعدی اک بات تو بتا۔!! امان بیگ کو سائیڈ پر رکھتا سعدی کے بیڈ کے اوپر سے چھلانگ لگا کر کھڑکی کے پاس کھڑے سعدی کو پہنچا۔۔

جی فرمائیں۔ سعدی نے اسے تیز نظروں سے دیکھا اور جا کر اپنے سنگل بیڈ کی چادر جھاڑنے لگا۔۔

اماں سے اس بار بات کرنی ہے میں نے مان تو جائیں گی نا وہ میری شادی کروانے کے لیے۔۔

دیکھ دوست جتنا میں جانتا ہوں تیری اماں اس بات پر قتل بھی کر سکتی ہیں۔ چادر ڈال وہ اپنے بیگ کی طرف بڑھا۔ لیکن تو لاڈلا ہے ان کا تیری بات شاید مان لیں۔ اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے وہ دروازے کی طرف بڑھا۔۔

یا ہو یہ کی نا تو نے یاروں والی بات۔۔ امان اپنا بیگ پکڑے سعدی کے پیچھے بھاگا جو کمرے سے نکل چکا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

ویسے میرا ایک مشورہ ہے۔۔ سعدی نے چلتے چلتے گردن موڑ کر پیچھے آتے امان کو کہا۔ امان نے آنکھ کی ابراٹھا کر

سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔۔ ابھی کچھ وقت کے لیے اس سب کو چھوڑ دے میرے بھائی اپنی تعلیم پر دھیان

دے۔ اپنی عمر کا بھی جائزہ لے ابھی زمین سے اگا بھی نہیں ہے تو۔۔ سعدی کی بات پر پیچھے پیچھے چلتے امان نے

راستے میں پڑے پتھر کو پاؤں سے زور کے ٹھوکرماری جو سیدھا آکر سعدی کی ٹانگ میں لگا۔ سعدی نے کراہتے

ہوئے تیز نظروں سے مڑ کر اسے دیکھا۔ جواب دانت نکال رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فلائٹ مس ہونے کا ڈرنہ ہوتا تو میں نے تیرا کباب و دچنی یہیں بنانا تھا۔۔ سعدی نے غصے سے کہا جس کا امان پر
حاضر خواہ اثر نہ ہوا۔

ویسے تیرے انتظار میں کون پھول اور ملائیں لے کر کھڑا ہے جو تو اتنا اتلا ہوا جا رہا ہے۔۔

کیوں میری ماں بہن نہیں ہے۔۔ سعدی تنگ آگیا تھا اس کی فضول کی باتوں سے تبھی تنگ کر بولا۔۔ وہ تو ہیں کسی
دوسرے کی بہن بیٹی کو بھی تو پھول چڑھانے والی لائن میں نہیں کھڑا کیا ہوا۔۔ امان نے پھر سے اسے چھیڑا۔

اب تیری آواز میں نے سن لی تو پھول چڑھیں گے تیری قبر پر۔۔ سعدی غصے سے بولا۔۔ دونوں چلتے ہوئے کالج
کے گیٹ سے نکل آئے تھے۔ اکاڈکاسٹوڈنٹس گاڑیوں کے انتظار میں کھڑے تھے۔ کچھ اسلام آباد کی طرف روانہ
ہو گئے تھے۔ امان کی سستی کی وجہ سے وہ دونوں لیٹ ہو گئے ورنہ ابھی وہ اسلام آباد ایئر پورٹ پر
ہوتے۔

بتادے یار کب تک چھپائے گا۔ امان کون سا باز آنے والا تھا۔ تھوڑی خاموشی کے بعد وہ پھر شروع ہو چکا تھا۔۔
سعدی اسے نظر دندا کرتا ایک ٹیکسی کی طرف بڑھا تھوڑی بات چیت کے بعد معاملہ طے پایا تو دونوں ٹیکسی میں
بیٹھ گئے۔ ٹیکسی اسلام آباد کی طرف جا رہی تھی جہاں سے جہاز کے ذریعے انہیں اپنی منزل کی طرف جانا
تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے پیپر زکی تیاری پر دھیان دو۔ میں ٹھیک ہوں۔۔ لیپ ٹاپ پر نظریں گاڑھے ایک ہاتھ سے کچھ ٹائپ کرتا وہ دوسرے ہاتھ سے موبائل کان کے ساتھ لگائے بولا۔۔

میں کیسے یقین کر لوں تم ٹھیک ہو۔۔ دوسری طرف ڈی۔ بے منہ بنائے بیٹھی تھی۔۔

میری آواز سے۔۔ مجھے نہیں آتیں یہ سکلز۔ ڈی۔ بے معصومیت سے بولی تو کی۔ بورڈ پر چلتے اس کے ہاتھ رکے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

دل پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں بند کر کے مجھے سوچو۔ پھر دل سے پوچھو وہ جو جواب دے وہ مان لینا۔ لیپ ٹاپ کو ہاتھ سے سائیڈ پر کرتا وہ چیئر پر پیچھے کو ہو کر بیٹھ گیا۔ حیا کا دروازہ ناک کرتا ہاتھ رکھا۔۔ اے۔ کے کاہر لفظ خرف بہ خرف اس نے سنا۔۔

مجھے نہیں پتہ یہ سب بس ملو مجھے تمہیں دیکھوں گی تو یقین آئے گا دل کو۔۔ وہ بچوں کے سے انداز میں ضد کرنے لگی۔۔ اے۔ کے سے بات کرتے وہ نیچی ہی تو بن جایا کرتی تھی۔

او کے میری جان میں ہارا تم جیتی شام میں آتا ہوں تمہارے ہاسٹل اب خوش۔۔

ایک دم خوش... ڈی۔ بے کھکھلا اٹھی۔۔

آئی۔ لو۔ یو ڈی۔ بے.... چیئر کو گھماتے اے۔ کے شدت سے بولا۔ دوسری طرف ڈی۔ بے لال ٹماٹر ہو گئی تھی۔۔ بعد مہم میں بب بات کرتی ہوں... سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ ڈی۔ بے نے فوراً کال کاٹ دی.. اے۔ کے مسکرا کر رہ گیا اس کے گریز پر۔۔ باہر کھڑی حیا کو لگا اس کا دم گھٹ رہا ہے وہ اب سانس نہیں لے پائے

Posted On Kitab Nagri

گی۔۔ تھوڑی دیر پہلے جو چہرے پر مسکراہٹ تھی وہ غائب ہو گئی تھی اس کی جگہ پہلے اذیت اور پھر سختی نے لے لی۔۔ ٹک ٹک کرتی ہیل کے ساتھ وہ جیسے آئی تھی ویسے ہی واپس مڑ گئی۔۔

ور کر ز نے خیرانی سے اس پری پیکر کو دیکھا جو ہنستے ہوئے آئی اور شدتِ ضبط کے باعث لال چہرہ لیئے واپس چلی گئی۔۔

کیسے بتاؤں آپ کی کو۔۔ آخر کیسے... وہ کمرے میں ٹھلتی دماغ پر زور ڈالے سوچنے میں مصروف تھی۔۔
رات کو چائے دیتے ہوئے بتاؤں گی گڈ۔۔ وہ سوچتے ہوئے خوش ہوئی۔۔ نن نہیں چائے وہ ٹیرس پر پیتی ہیں کہیں مجھے وہیں سے دھکا مار دیا تو۔۔ سوچتے ہی اس نے جھر جھری لے۔۔۔۔۔۔
کینسل یہ پلان۔۔ ہاتھ سے ہوا میں کر اس کا نشان بناتے وہ پھر سے کمرے کے چکر کاٹنے لگی۔۔
کھانے کی ٹیبل پر بتادوں گی۔۔ موم ڈیڈ بھی ہوں گے انہیں الگ سے بتانا نہیں پڑے گا۔ ویسے بھی موم ڈیڈ کو بتانا نہ بتانا ایک ہی بات ہے مرضی تو آپ کی چلے گی۔۔ نہیں ٹیبل پر نہیں بتاتی کہیں پلیٹ سے میرا سر پھوڑ دیا تو۔۔ سوچتے ہوئے اس نے ایک بار پھر جھر جھری لی۔۔

پھر کیسے بتاؤں۔۔ آپ کی ہیں کوئی جلا د تو نہیں۔۔ ویسے کسی جلا د سے کم بھی نہیں۔۔ وہ خود کلامی میں ہی سوال و جواب میں مصروف تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اوہ یہ میرے ذہن میں پہلے کیوں نہیں آیا۔ تو بھی کتنی بدوہے عینا۔ اس نے آئینے میں دیکھتے ہوئے اپنے سر پر چپٹ لگائی۔

ہاں یہ ٹھیک ہے ٹیکسٹ کرتی ہوں آپ کی کو۔ اس نے مسکراتے ہوئے جلدی سے فون اٹھایا۔

Hi, appi.. I am in love..

لکھ کر اس نے سینڈ پر کلک کیا۔ اوہ ہو گیا آپ کی مان جائیں بس۔ وہ خوش تھی بہت خوش۔ کمرے میں گھول گھول گھومتے دوپٹے کو لہراتے خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔

اس نے لاہور کی سڑکوں کی حاک چھان ماری مگر سعدی اسے نہ ملا۔ وہ ایسا غائب ہوا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے اساور کو صبح سے دوپہر، دوپہر سے شام، شام سے رات ہو گئی مگر وہ نہ ملا۔ اساور بہت تھک گیا تھا۔ صبح کے غصے پر تکھن غالب آگئی تھی۔ دماغ پھٹ رہا تھا۔ وہ گھر نہیں جانا چاہتا تھا اس وقت وہ دانیل کی شکل دیکھنے کا روادار بھی نہ تھا۔ دانیل کی سعدی کو بچانے والی حرکت پر اس کا دماغ ابھی بھی گرم تھا۔ وہ اب بے مقصد گاڑی کو دوڑا رہا تھا۔ تبھی اس کی نظر وہاں سے جاتے کچھ لڑکوں کی ٹولی پر پڑی۔ سڑک سنسنان تھی ایسے میں وہ لڑکے ہاتھ میں پیپسی کی بوتل پکڑے ناچتے گاتے ہوئے جارہے تھے۔ دماغ کی گرمی دور کرنے کی خاطر اس نے سوچا کیوں نہ کولڈ ڈرنک پی لی جائے۔ گاڑی کی سپیڈ سلو کرتے اس نے لڑکوں کے گروپ کے سامنے گاڑی کھڑی کر دی۔ لڑکوں کی ٹولی نے اسے عجیب سی نظروں سے دیکھا۔ اساور

Posted On Kitab Nagri

نے ہاتھ سے ایک کو پاس آنے کا اشارہ کیا تو وہ منہ میں کچھ بڑبڑاتا لڑکھڑاتا ہوا گاڑی کے پاس آیا۔ اساور نے حیرانی سے اسے دیکھا۔ اس لڑکے کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں ایسے لگ رہا تھا وہ نیند میں ہے۔

ایک بوتل چاہیئے مجھے۔ اساور نے لڑکے کے ہاتھ میں پکڑی بوتل کی طرف اشارہ کیا۔ لڑکے نے حیرانی سے اسے دیکھا اور پھر اپنے دوستوں کی طرف مڑ کر فلق شگاف قہقہہ لگایا۔ اوصاحب کو بوتل دو چلو جی چلو۔ گاڑی کے پاس کھڑا لڑکا اپنے پیچھے کھڑے لڑکوں کو اشارہ کرتا جھومتا ہوا گاڑی کے آگے سے گزر گیا۔ پیچھے آتے ایک لڑکھڑاتے ہوئے لڑکے نے بوتل اس کی طرف بڑھائی اور گاڑی کے آگے سے گزر گیا۔۔۔۔۔

اساور نے بوتل کھول کر منہ سے لگائی پہلا گھونٹ بھرتے ہی اسے ہزار والٹ کا کرنٹ لگا۔ گاڑی کا دروازہ کھول کر اس نے جلدی سے منہ میں موجود ڈرنک کو تھوکا۔

بڑی چالاک ہو گئی ہے آج کل کی جنریشن پیپسی کی بوتل میں شراب۔ اس نے اچنبھے سے لڑکھڑا کر جاتے ہوئے لڑکوں کی ٹولی کو دیکھا۔ اور بوتل بند کر کے سیٹ پر رکھ دی۔ اس کا دل ہر ایک شے سے اچاٹ ہو گیا تھا۔ اسے پے سکونی سی لگی ہوئی تھی۔ اس کی شدت سے خواہش تھی کہ سعدی اس کے سامنے ایک بار آجائے بس ایک بار۔ مگر مارنے والے سے بچانے والا بڑا ہوتا ہے۔ وہ گاڑی سائیڈ پر کھڑی کر کے اسٹیرنگ پر سر رکھ کر بیٹھ گیا۔ رات کا اندھیرا چار سو پھیل چکا تھا۔ سڑک بالکل سنسان تھی ایسے میں کافی دیر بعد کوئی گاڑی گزرتی تو ماحول کے سکون میں ہلچل ہوتی۔ مگر وہ اسی طرح اسٹیرنگ پر سر رکھے بیٹھا تھا۔ سڑک کے سائیڈوں پر لگے درختوں کے پیچھے کھیت تھے جن میں وقفے وقفے سے کتے بھونک رہے تھے۔ اس کا موبائل رنگ کرنے لگا۔ اسٹیرنگ

Posted On Kitab Nagri

سے سراٹھا کر اس نے پاکٹ سے موبائیل نکالا۔ گھر کے لینڈ لائن سے کال آرہی تھی۔۔ سیٹ پر پیچھے کو ہو کر بیٹھتے اس نے خود کو ریلیکس کیا اور پھر کال پک کی۔

اساور کہاں ہیں آپ۔ دوسری طرف سے سہمی سہمی سی دانیں کی آواز گونجی۔۔ کیوں۔۔؟؟ اس کا لہجہ تیز ہوا۔ وہ جو ریلیکس ہو کر بیٹھا تھا پھر سے آگ بھگولا ہو گیا۔۔

گھر نہیں آئے آپ ابھی تک۔۔ تمہیں یہ فکر ستا رہی ہو گی کہ تمہارا بھائی زندہ ہے کہ نہیں تو میں بتا دوں بچ گیا ہے کمینہ مجھ سے۔ تم نے بھگادیا سے ورنہ وہ... اساور نے خود کو بڑی گالی دینے سے روکا۔۔

اساور گھر پر کوئی نہیں ہے مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔ وہ اس کی بات نظر انداز کر کے خوف سے بولی۔۔

کیوں باقی سب کہاں ہے۔۔ اب کے اساور کا لہجہ تھوڑا نرم پڑا تھا۔۔ وہ بھابھی کی بہن کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے سب وہیں گئے ہیں۔ ابھی سو مو کی کال آئی تھی کہ وہ کل آئیں گے۔۔ ٹھیک ہے آتا ہوں میں۔ اساور نے گاڑی

سٹارٹ کر کے سڑک پر ڈالی۔ ماخول کے خاموشی میں گاڑی کی آواز نے ارتعاش پیدا کیا۔۔ پلینز اساور کال مت کاٹیں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔ اساور کا فون کان سے ہٹانا ہاتھ رکال دانیں واقعی ڈری ہوئی تھی۔ اساور کا تھوڑے دیر

پہلے کا سارا غصہ ہوا ہو گیا تھا۔۔ سعدی، امان بدلہ کچھ وقت کے لیے سب اس کے دماغ سے محو ہو گیا تھا یاد تھا تو صرف یہ کہ دانیں اکیلی ہے ڈری ہوئی ہے۔ اسے جلد سے جلد اس کے پاس پہنچنا ہے۔۔ فون کان سے ہی لگا ایک ہاتھ سے ریش ڈرائیو کرتا وہ گھر کی طرف جا رہا تھا۔ گاڑی دوڑاتا وہ گھر پہنچا۔ ہارن پر چوکیدار نے جلدی سے

Posted On Kitab Nagri

گیٹ کھولا۔ گاڑی اندر لا کر پورچ میں کھڑا کر تا وہ گاڑی سے اتر کر وہ گاڑی لاک کرنے لگا۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے سیٹ پر پڑی بوتل اٹھالی۔ دکنے میں ایک دم کولڈ ڈرنک کی بوتل لگتی تھی وہ۔ بوتل پکڑے وہ اندر کی طرف بڑھا۔

صاحب صاحب۔۔ چوکیدار کی آواز پر اس کے بڑھتے قدم رکے۔ اس نے مڑ کر سوالیہ انداز میں چوکیدار کی طرف دیکھا۔ جو ہاتھ میں پیکٹ پکڑے اس کی طرف آرہا تھا۔ صاحب یہ کوریر والا دے گیا تھا۔ گھر پر کوئی نہیں تھا تو میں اندر نہیں گیا۔ آپ لے لو یہ۔۔ چوکیدار پیکٹ اسے پکڑا کر واپس گیٹ کی طرف چلا گیا۔

اسا ورنے نا سمجھی سے لفافے کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔ وہ کوریر دانین کا نظمی کے لیے آیا تھا۔ کچھ سوچتے ہوئے اس نے پیکٹ کو کھولا۔ اندر ایک فائل تھی۔ پیکٹ سے فائل نکالی تو ایک چھوٹا سا کاغذ کا ٹکڑا نیچے گرا۔ فائل کو کو غور سے دیکھتے ہوئے اس نے کاغذ کا ٹکڑا نیچے سے اٹھایا۔ فائل میں دانین کے ڈاکو مینٹس تھے۔ ساتھ رول نمبر بھی تھا۔ اس کے فوراً سمیسٹر کے پیپرز سٹارٹ ہونے والے تھے۔

فائل کو بند کرتے اس نے کاغذ کے ٹکڑے کو دیکھا۔ جو فولڈ ہوا تھا۔ اسے کھول کر وہ پڑھنے لگا۔ جیسے جیسے وہ پڑھ رہا تھا۔ اس کی سر کی رگیں تن گئیں تھیں۔ چہرے پر سختی در آئی تھی۔ وہ پیل میں تو لاپیل میں ماشا شخص تھا۔ ہونٹوں کو سختی سے بھیچے وہ اندر بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

فائل کو بند کرتے اس نے کاغذ کے ٹکڑے کو دیکھا۔ جو فولڈ ہوا تھا۔ اسے کھول کر وہ پڑھنے لگا۔ جیسے جیسے وہ پڑھ رہا تھا۔ اس کی سر کی رگیں تن گئیں تھیں۔ چہرے پر سختی در آئی تھی۔ وہ پیل میں تو لاپیل میں ماشا شخص تھا۔ ہونٹوں کو سختی سے بھیچے وہ اندر بڑھا۔ سامنے صوفے پر ڈری سہمی سی دانیں بیٹھی تھی۔ اساور کو دیکھ کر اس کا ڈر ختم ہوا تھا۔ وہ دوڑ کر اساور کے چوڑے سینے سے آگئی۔

اگر اساور کو یہ انویلیپ نہ ملا ہوتا تو وہ خود سے لگی دانیں کو خود میں سیٹ لیتا۔ مگر اس وقت اس بد دماغ شخص کا دماغ غصے کی آگ میں جل رہا تھا۔

اس نے جھٹکے سے دانیں کو خود سے الگ کیا۔ یوں ایک دم دھکا دینے پر وہ اپنا توازن قائم نہ رکھ پائی تھی اور لڑکھڑاتے ہوئے صوفے کے پاس گری تھی۔ آنسوؤں بھری آنکھیں اٹھا کر دانیں نے اس شخص کو دیکھا جو تکلیف نہ دینے کا وعدہ کر کے اسے تکلیفوں کے سمندر میں پھینک دیتا تھا۔ سامنے کھڑا شخص پتھر تھا پر وہ محبت بھی نہیں تھا۔ محبت نرم مزاج لوگوں کا شیوہ ہے پتھر دلوں کو زیب دیتی ہے نہ اس آتی ہے۔

یہ یہ کیا ہے۔۔ ہاتھ میں پکڑی بوتل کو صوفے پر پھینکتا وہ فائل لے کر اس کی طرف بڑھا۔ دانی جو اس کے آنے پر اپنے اندر سے ہر خوف کو مٹتا ہوا پارہی تھی اب اس سے ہی شدید خوف محسوس کر رہی تھی۔

کک کیا ہے۔۔ دانیں دھیرے دھیرے پیچھے کو کھسکنے لگی مگر آج کوئی ایسی زمین نہ تھی جو اساور کاظمی سے بچاقتی ہوئی دانیں جمشید علی کے لیے پھٹ پڑتی۔ کوئی آسمان آج ایسا نہ تھا جو اساور کے عتاب سے دانیں کو بچا پاتا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ پڑھو۔۔ غصے سے کانپتی آواز کے ساتھ اساور نے کاغذ کا ٹکڑا اس کے ہاتھ میں تھمایا۔۔ دانی نے جلدی سے اسے تھاما۔ جیسے جیسے وہ تخریر پڑھ رہی تھی خوف کے مارے اس کی سانسیں بھی ختم ہو رہیں تھیں۔۔

وہ تم سے رابطے میں رہتا ہے ہر پل ہر گھڑی پھر کیوں تم مجھ سے جھوٹ بولتی ہو۔۔ اساور کا شدید غصہ اس کے اونچے لہجے سے ظاہر ہو رہا تھا۔۔

وہ مم میں نے کہا تھا میرے ڈاکو مینٹس لادے وہ پیپرز ہونے والے ہیں۔۔

ا وہ تو پیپرز کی تیاری کر رہے ہیں دونوں بہن بھائی۔ کرئیر بنانا ہے کٹر کے کیڑوں نے۔۔ اساور کا لہجہ انتہائی گھٹیا ہوتا جا رہا تھا۔ دانی بس خیریت سے اسے دیکھ رہی تھی ہر پل اس پر اساور کا نیا و خشیانہ روپ آشکار ہوتا تھا جس سے وہ پہلے انجان رہی تھی۔۔

ہماری زندگیوں سے سکون ختم کر کے اپنا کرئیر بنانا ہے تم خود غرضوں نے۔۔ وہ دانی کے پاس ہوتے ہوئے بولا تو وہ ڈر کر ایک دم پیچھے ہوئی تھی۔۔

صبح صبح بنے گا اب کرئیر تمہارا دانی جمشید علی۔۔ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے دانی کے ڈاکو مینٹس اٹھائے وہ کچن کی طرف بڑھا۔۔ دانی نا سمجھی سے اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔۔ تھوڑی دیر بعد جب بات اس کی سمجھ میں آئی وہ دوڑتے ہوئے کچن کی طرف بھاگی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر یہ کیا۔۔؟! اس کی زندگی کے بیس سال اساور نے چولہے میں جھونک دیئے تھے۔ جن سے آگ بھڑک رہی تھی۔ دانیل کو لگا کسی نے اس کے دل کو جلادیا ہو۔ وہ بھاگ کر چولہے کے پاس پہنچی لیکن تب تک اس کی محنت اس کا کریر اس کے خواب جل کر راکھ ہو چکے تھے۔۔

دانیل کی سانسیں تھم گئیں تھیں۔ اس نے صدمے سے اساور کو دیکھا جو ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے اس کی بے بسی اور اذیت کو انجوائے کر رہا تھا۔ اس پل دانیل کو اساور سے شدید نفرت محسوس ہوئی اتنی نفرت کہ اس کا دل چاہا اساور کا قتل کر دے جو محنت کا قاتل تھا۔ جو اس کے خوابوں کے ڈھیڑ کو جلا کر راکھ کر چکا تھا۔۔

خواب کریر زندگی کے اتنے سال سب برباد چچ بہت افسوس ہوا۔ اساور نے اس کی بہتی آنکھوں کو اور بہنے کے نئے جواز دینے چاہے۔۔ دانیل نے ایک نظر راکھ پر ڈالی اور پھر دونوں مٹھیوں میں بھر کر اساور کے چہرے پر مل دی۔ اساور کا میٹر مزید گھوما۔ وہ حیران ہوا تھا اس کی ہمت پر۔۔

یہ یہ ڈیزر وکرتے ہو تم مسٹر اساور کا نظم یہ راکھ۔ اور تم جیسے دو غلے انسان کی اوقات نہیں ہے خوابوں کو جلا دینے کی۔۔ وہ پوری شدت سے چیخی تھی۔ غصے سے اسکا پورا وجود کانپ رہا تھا۔ اساور نے اسے کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔ جب خواب بے کسوں کی آنکھوں کے سامنے جلائے جائیں تو ہمت خود پیدا ہو جاتی ہے۔

میں محبت ڈیزر و نہیں کرتا تو تم کرتی ہو کبھی اپنے گریبان میں جھانکا ہے۔۔ چہرے کو ایک ہاتھ سے صاف کرتے دوسرے ہاتھ سے زور سے اس کا بازو پکڑا۔۔

Posted On Kitab Nagri

جھانکتی ہوں اور حیران ہوتی ہوں غلطیاں تو سب سے ہوتی ہیں مجھ سے ایسی کون سا گناہ ہو گیا تھا جس کی سزا میں تم ملے۔ وہ بھی اسی کے انداز میں بولی تھی۔ آنکھوں میں خوابوں کی راکھ آنسو لارہی تھی۔۔

جان لے لوں گا میں تمہاری جو ایک لفظ بھی کہا تو۔۔ دانیل کے دوسرے بازو کو بھی اپنی گرفت میں لیتے وہ غرایا۔ دانیل کی تکلیف کے مارے سسکی نکلی۔۔

قصاص کے لیے تیار رہنا۔۔ آج دانی بے خوف تھی۔ اس کے لہجے سے ڈر غائب تھا۔۔

شٹاپ۔۔ یوشٹاپ مسٹر اساور کاظمی۔۔

بہت زبان چل رہی ہے آج۔۔ دونوں بازو ایک ہاتھ سے زور سے مڑوڑتے اس نے ایک ہاتھ سے دانیل کا منہ دبوج لیا۔۔ بہت پٹر پٹر کرنے لگی ہو آج۔۔ ایک جھٹکے سے اسے دھکا دیتا وہ کچن سے نکل گیا۔۔ وہ شیلف سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی۔ البتہ ہاتھ شیلف پر رکھے کٹر پر لگ گیا جسکی وجہ سے ہاتھ زخمی ہو گیا تھا۔۔

اساور غصے سے مٹھیاں بند کرتے لاؤنج میں صوفے پر آ بیٹھا تھا۔ غصے کے مارے برا حال تھا اس کا۔ ایک دم وہ اٹھ کر ادھر ادھر کے چکر کاٹنے لگتا۔ پھر ایک دم سے بیٹھ جاتا۔۔

ابھی اس کی نظر صوفے پر پڑی بوتل پر گئی۔ اس نے ایک دم بوتل اٹھائی۔ جسے کچھ منٹ پہلے حرام جان کر چھوڑ دیا تھا اب اسے ہی ہاتھ میں پکڑے کچھ سوچ رہا تھا۔۔ بوتل کو ہاتھ میں لیتے اسے اپنے ٹیچر کے کہے الفاظ یاد آئے۔۔ تو آج ہم بات کریں گے جگر اور اس کی بیماریوں پر اور یہ بیماریاں کیسے جنم لیتی ہیں وہ بھی جانیں گے۔۔ ٹیچر نے سلام کے جواب کے بعد سبکو ٹاپک کا نام بتایا۔۔ سب دلچسپی سے سر کو دیکھ رہے تھے۔ جگر کا سکڑنا یا اپنے قدرتی

Posted On Kitab Nagri

سائز سے چھوٹا ہو جانا یہ ایک نہایت خطرناک اور مہلک مرض ہے جو زیادہ تر شراب نوشی کے باعث پھیلتا ہے۔ زیادہ تر یہ دوسرے ممالک کی بنسبت امریکہ اور یورپ میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔ شراب نوشی کی وجہ سے جگر میں ریشہ دار مادہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے جگر کے اصلی خلیے تباہ ہو جاتے ہیں اس کے ساتھ جگر میں چھوٹی چھوٹی یا بڑی بڑی گانٹھیں بننے لگتی ہیں یہ عمل جگر کی تمام حصوں میں پھیلا ہوا ہوتا ہے اور متواتر بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ جگر میں خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اور جگر کی چربی گلنے لگتی ہے شروع میں تو جگر بڑھ جاتا ہے لیکن جب جگر کی چربی ختم ہو جاتی ہے اور گانٹھیں بڑھ جاتی ہیں تو وہ سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے اور کام کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

مریض نقاہت اور کمزوری کے باعث موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے اس بیماری کے دوران اور بھی پیچیدگیاں اور عارضے لاحق ہو جاتے ہیں مثلاً پلورسی جریان خون جلند ہر اور نمونیا وغیرہ۔ ہاتھ میں پکڑی بوتل کو اس کے استاد کی آواز کھولنے سے روک رہی تھی۔ مگر اس نے سر جھٹکا اور بوتل کھول دی۔ قرآن پاک میں اللہ کی طرف سے شراب نوشی کے بارے میں تین آیات کریمہ کا نزول فرمایا گیا ہے۔ (تجھے پوچھتے ہیں شراب اور جوئے کے متعلق انہیں فرما دو کہ ان دونوں میں ہی بڑا گناہ ہے اور فائدے ہیں خلق کے واسطے)۔۔ کہیں سے اس کے قاری کی آواز گونجی جن سے وہ قرآن پڑھتا تھا۔ اس اور نے چونک کر ارد گرد دیکھا کوئی نہیں تھا۔ یہ اس کے اندر کی آوازیں تھیں علم تھا جو اسے اسلام کے دائرے سے نہ نکلنے کی تلقین کر رہا تھا۔۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اور بندہ جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔ شراب حرام ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی ماں کی آواز گونجی۔ منہ تک بوتل لے جاتے اس کے ہاتھ رکے مگر دوسرے ہی پل اس نے بوتل منہ سے لگالی تھی۔ ذہن میں استاد، ماں، قاری سب کے پڑھائے جملے گردش کر رہے تھے مگر اس پل وہ سب کچھ فراموش کر دینا تھا۔ کیونکہ وہ شدید غصے میں تھا۔

اسی لئے تو غصے کو حرام کہا گیا ہے۔ غصے میں انسان گرجاتا اپنے معیار سے ذات سے اور اسلام سے۔۔ غصہ نہایت خطرناک ہے اور اصل سمجھدار اور راسخ مسلمان وہی ہے جو بروقت اس پر قابو پالیتا ہے۔۔ جبکہ غصے میں اپنا آپا کھو دینے والا اکثر سب کچھ کھو دیتا ہے۔۔

اس نے پہلے کبھی ڈرنک نہیں کی تھی اس لیے اس پر نشہ جلدی اور بہت زیادہ چڑھ گیا تھا۔۔

اپنے ہاتھ پر پٹی باندھتے آنسو پونختے وہ کچن سے باہر آئی۔ سامنے اس اور لال آنکھوں، طنزیہ مسکراتے ہونٹوں، اور لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔ وہ حیرانی سے اس کی چال دیکھ رہی تھی۔ ایسے لگ رہا تھا ٹانگوں میں چوٹ کے باعث ایسے چل رہا ہے۔۔ دانیل کے پاس پہنچ کر اس اور لڑکھڑایا۔ دانیل نے ایک دم دونوں ہاتھوں سے تھام کر اسے گرنے سے بچایا مگر اس کے پاس سے آتی بو پر دانیل کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔ وہ ایک دم اس اور سے دور ہوئی۔ وہ توازن قائم نہ رکھ پایا اور اوندھے منہ زمین پر گر گیا۔۔

مم میں گر گیا مم مجھ اٹھاؤ۔ اس اور کا لہجہ بھی اس کے قدموں کی طرح کانپ رہا تھا۔۔

گر تو تم گئے ہو اور کتنا گرو گے اس اور۔۔ دانیل حیرت اور بے یقینی سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔

ہا ہا یہی میں تمہیں کہنا چاہتا ہوں۔۔ وہ طنز بھڑے انداز میں ہنستا ہوا خود ہی اٹھ کھڑا ہوا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج تم نے ساری حدیں پار کر دیں تم سے نفرت کرنے کا اک نیا جواز دے دیا تم نے مجھے۔۔

اور میں تم سے انتہائی نفرت کرتا ہوں سنا انتہائی نفرت۔۔ وہ بھی بند ہوتی لال آنکھوں کے ساتھ غرایا۔۔ اور ایک بات تو بتاؤ سعدی کی اتنی طرف داری کیوں کرتی ہو۔ لگتا کیا ہے وہ تمہارا۔۔ اساور نے شکی انداز میں اسے دیکھا۔۔

بھائی لگتا ہے وہ میرا۔۔

مجھے تو عاشق لگتا ہے۔۔ شٹ اپ اساور جسٹ شٹ اپ۔ تم مینٹلی کتنے گرے ہوئے انسان ہو۔۔ اساور کی بات پر داین کا غصہ بڑھ گیا تھا۔۔

تمہاری ماں نے تو جنم نہیں دیا اسے نہ خون کا رشتہ ہے پھر بھائی نو نو مجھے دال میں کچھ کالا لگتا ہے۔۔

تم مر جاؤ اساور ایک گھٹیا انسان ہو تم رشتوں کو ان کی پاکیزگی کو نہیں سمجھتے تم کیونکہ تم انسان نہیں ہو تم وحشی درندے ہو تم۔۔ ضبط سے مٹھیاں بھینچتی وہ بھاگ کر سو مو کے کمرے میں آگئی۔ دروازہ لاک کرتے وہ دروازے کے سہارے بیٹھتی چلی گئی۔ آنسو اس کی آنکھوں سے تیز بارش کی طرح برس رہے تھے۔۔ گھٹنوں پر سر رکھ کر وہ ہچکیوں کے ساتھ رو پڑی تھی۔۔ آج ساری حدیں تمام ہوئیں تھیں۔ اس کے خواب اس کا کردار سب ملیا میٹ کر دیا تھا اساور نے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

موم یہ ڈیڈ کو پاس کریں انہیں پسند ہے نا۔ عینا اپنے والدین کے ساتھ ڈنر کر رہی تھی۔ اس کی ماں نے مسکراتے ہوئے ڈونگا تھام کر سالن اپنے شوہر کی پلیٹ میں ڈالا۔

جیتی رہو میری بچی۔ اس کے ڈیڈ مسکرائے اور کھانا کھانے لگے۔ تبھی باہر زور زور سے ہارن کی آواز آئی پھر تیزی سے گاڑی پارک کی گی جس کی وجہ سے گاڑی کے ٹائر چرچرائے۔ عینا کی دھڑکن ہوا ہونے لگی۔ یہ سب طوفان آنے کے پہلے کے چھوٹے موٹے ڈیمو تھے۔ دروازہ کھلا اور بینسل ہیل کی ٹک ٹک پورے لاؤنج میں گونجی۔ وہ تیز تیز چلتے ڈائینگ روم میں پہنچی۔ عینا بہت گھبرا گئی تھی۔ اس کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے تھے۔ عینا نے مدد طلب نظروں سے ماں اور باپ کو دیکھا۔ جب جب وہ اس تیزی سے گھر میں داخل ہوتی تھی عینا کی شامت آتی تھی۔

ڈائینگ ٹیبل کے سامنے کھڑی وہ کھا جانے والی نظروں سے عینا کو دیکھ رہی تھی۔ اور عینا بے بسی سے ماں باپ کو تنکے جارہی تھی جنہوں نے اپنی بڑی بیٹی کو اتنا سرچڑھا دیا تھا کہ اب وہ اس کے غصے سے ڈر جاتے تھے۔

مینو بیٹا کیا ہوا ہے۔ اس کی ماں نے بے چارگی سے اس کا ہاتھ پکڑا۔

یہ آپ اپنی اس لاڈلی ماہرانی سے پوچھیں۔ ماں کا ہاتھ جھٹکتے مینو نے زور سے عینا کی چیئر گھمائی عینا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے اونڈھی منہ مینو کے قدموں میں گری تھی۔

مینا بس کرو جان لوگی اس کی۔ عینا کے بابا وہیل چیئر کو دھکیلتے عینا کے پاس پہنچے۔ عینا جلدی سے اٹھ کر ان کے پیچھے چھپ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ مت بولیں بیچ میں ڈیڈ میں آج کوئی لحاظ کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔

ہمارا لحاظ تم کرتی کب ہو۔ اس کی ماں بھی عینا کے پاس جا کھڑی ہوئی۔۔

لو بن گی ٹولی۔ واہ مجھے پر ایا کر کے اس چھٹانک بھر کی لڑکی کو خود میں سیٹ لیتے ہیں واہ واہ بہت خوب۔۔ مینو نے طنزیہ انداز میں زوردار تالی ماری تھی۔

بہن ہے تمہاری کیوں اس کے پیچھے پڑی رہتی ہو ہر وقت بخش دوا سے۔۔ اسے کے باپ نے اپنے کانپتے ہاتھ مینو کے سامنے جوڑے تھے۔۔

اپنی اس لاڈلی کے کرتوت پتا ہیں آپ کو زمین سے پوری طرح اگی نہیں اور میڈم صاحبہ محبت کر رہی ہیں۔ مینا کے لہجے میں حقارت ہی حقارت تھی۔۔

یہ اس کی زندگی ہے اپنی مرضی سے جینے کا حق رکھتی ہے وہ تم کون ہوتی ہو انٹر فیسر کرنے والی۔۔ اس کے باپ کا لہجہ بھی اونچا ہو گیا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

پھر تو میری زندگی بھی میری اپنی تھی مجھے محبت کرنے کا حق کیوں نہیں دیا گیا۔ میں کیوں محبت سے محروم ہوں۔۔ مینا بھی چلائی تھی۔ ڈائینگ ٹیبل پر ہاتھ مار سارے برتن ادھر ادھر پھینک دیئے تھے۔ ٹوٹی کالنج کے ٹکڑے لاؤنج میں بکھرے پڑے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

محبت خود عرض لوگوں پر کبھی مہربان نہیں ہوتی۔ اپنے اندر سے تکبر، حقارت، خود غرضی کو نکالو تب تم جانو محبت کیا ہے۔۔ اس کی ماں نے آگے بڑھ کر اسے دونوں ہاتھوں سے تھام کر سمجھانے کی کوشش کی۔۔ مگر اسنے ایک جھٹکے سے اپنے ہاتھ ان کے ہاتھوں سے چھڑائے تھے۔۔

میں خنق نہیں رکھتی محبت پر تو کسی انسان کو محبت کرنے کا حق بھی نہیں دوں گی۔ یہ بات سا سمجھ لو تو بہتر ہے۔۔ انگلی اٹھا کر وارن کرتی وہ باپ کے پیچھے کھڑی عینا کی طرف بڑھی۔ اسے بازو سے کھینچتی وہ کمرے کی طرف لے جانے لگی۔۔ ماں باپ کی لاکھ مزاحمت پر بھی اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔ عینا کو کھینچ کر اس نے کمرے میں پھینک کر دروازہ لاک کر دیا۔۔

کسی نے اس عشق زادی کو یہاں کے نکالا تو نتائج کا ذمہ دار خود ہوگا۔۔ چبا چبا کر کہتے دروازے کی چابی بیگ میں ڈالتی ٹک ٹک کرتی ہیل کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف چلی گی۔۔

Kitab Nagri

اسلام علیکم۔ اماں!! وہ گھر میں داخل ہوا تو اس کی اماں کچن میں کچھ بنانے میں مصروف تھی۔ وہ آہستہ سے چلتا ہوا آیا اور پیچھے سے ان کی کمر میں ہاتھ ڈالا۔۔

سعدی میرا بچہ۔۔ وہ خوشی سے پیچھے مڑیں۔ سعدی کے ماتھے پر بھوسہ دیتے ان کے آنسو بہہ نکلے۔۔

اماں رو کیوں رہی ہیں جہاد سے تو آیا نہیں۔ ان کے رونے پر پریشانی نے سعدی نے ان کے آنسو پونجے۔۔

سعدی کتنے مہینوں بعد دیکھا ہے تجھے میرا بچہ خوشی کے آنسو ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

افس اماں یہ اُنسو آخر ہیں کیا چیز غم اور خوشی دونوں میں نکل پڑتے ہیں۔ آئی ڈونٹ انڈر سٹینڈرز
تھیوری۔۔ شرارت سے کہتا وہ انہیں ساتھ لیئے کچن سے باہر نکلا۔۔

یہ دانی نظر نہیں آرہی۔۔

ہاسٹل میں ہے نا۔ چھٹی نہیں ہوتی اسے اور تم بھی چلے جاتے ہو پیچھے مجھے اکیلا چھوڑ کر۔۔ انہوں نے اپنا دکھڑا
رویا۔۔

اماں کچھ پانے کے لیئے یہ سب تو سہنا پڑتا ہے جس دن میں اور دانی مشہور شخصیت بن جائیں گے تب آپ فخر
کریں گی اس وقت پر۔۔

چل شودے۔ اللہ تم دونوں کے خواب پورے کرے یہی دعا کرتی ہوں میں۔۔

اچھا یہ اماں بی کہاں ہے۔۔ نظریں ادھر ادھر دوڑاتے اس نے انہیں ڈھونڈنے کی کوشش کی۔۔

طبیعت خراب رہنے لگی ہے ان کی آرام کر رہی ہیں کمرے میں۔۔

www.kitabnagri.com

اواچھا آپ جلدی سے کھانا بنائیں میں اماں بی سے مل کر دانی کو لینے جاؤں گا جتنے دن میں یہاں ہوں چھٹی تو کرنی
پڑے گی اسے۔۔۔۔۔

نہیں کرے گی بیٹا اپنی پڑھائی اور کریئر کے لیئے بہت سیر نہیں ہے وہ بھلے اور باتوں میں سیر نہیں ہے۔۔۔

..

Posted On Kitab Nagri

میں لے آؤں گا اماں میری صلاحیتوں سے بھی آپ واقف نہیں۔۔ انگلی سے ان کی ناک چھوتا وہ مسکراتا ہوا اماں بی کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

اسے جاتا دیکھ کر وہ سرشاری سے مسکرا اٹھیں۔ وہ خدا کا شکر ادا کرتی تھیں کہ اتنی اچھی اولادیں ملی ہیں انہیں۔۔ مسکراتے ہوئے وہ کچن میں چلی گئیں ابھی انہیں دانیں اور سعدی دونوں کی پسند کے کھانے بنانے تھے۔۔

۔ محبت وہ پنجرہ ہے جس میں ایک محبت زدہ کو دنیا قید کر کے رکھتی ہے جن شکاریوں کی فہرست میں سر فہرست سنو جاناں۔!! ہمارے کچھ اپنے آتے ہیں

مجھے کوئی نکالو یہاں سے موم ڈیڈ پلیز۔۔ وہ تین دن سے کمرے میں قید تھی اس کی ماں میں اتنی ہمت نہیں تھی بڑی بیٹی کے خلاف جا کر چھوٹی کی محافظ بنی۔۔ وہ رو رہی تھی چلا رہی تھی۔ مگر سب بے سود تھا۔ اس کی فریادیں سننے اس کے ماں باپ بھی ہلکان ہو رہے تھے۔۔ مجھے نکالو میں مر جاؤں گی یہاں۔۔ دروازہ پیٹتے پیٹتے وہ تھک گئی تھی دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

مجھے یہاں سے نکلنا کچھ بھی کر کے۔ اماں سے کیسے کانٹیکٹ کروں میں۔۔ وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔۔

کہاں جا رہی ہو مینا۔۔ سوٹ کیس دھکیلتی وہ ایک ہاتھ سے ہینڈ بیگ پکڑے جینز کے ساتھ سیلو لیس بازوؤں والی شرٹ پہنے ٹک ٹک کرتی ہیلوں کے ساتھ کہیں جانے کو تیار تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

بزنس میٹنگ ہے موم سنگاپور جا رہی ہوں تین دن کے لیے۔۔ رک کر ماں پر ایک نظر ڈال کر وہ باہر کی طرف بڑھی۔۔

مینا سنو۔!! ماں کی آواز پر بے زاری سے منہ بناتی پلٹی۔۔ کتنی بار کہا ہے موم مت جاتے ہوئے پیچھے سے آواز دیا کریں۔۔

اتنے دور جا رہی ہو تو دل ڈر گیا تھا۔۔ وہ ماں تھیں اور اولاد جیسی بھی ہو ماں کا پریشان ہونا اولاد کے لیے فکر مند ہونا فطری ہے۔۔

پہلی بار نہیں جا رہی میں موم اور ڈیڈ اس سب کو سنبھالنے کے قابل ہوتے تو میں نہ جاتی۔۔ اور تیسری بات عینا کو باہر کسی نے نکالا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔ انتہائی بد تمیزی سے کہتی وہ ٹک ٹک کرتی باہر نکل گئی۔۔ کچھ دیر بعد مینا کی گاڑی کی آواز آئی گیٹ کھلنے پر زن سے گاڑی باہر نکلی۔۔

اس کی ماں نے اسے جاتے ہوئے دیکھا اور بھاگ کر عینا کے روم کے پاس پہنچی۔ ڈوبلیکیٹ چابی سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئیں۔۔ سامنے عینا بکھرے بالوں اور ملگجے حلیے کے ساتھ بیڈ کے پاس نیچے گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی۔ دروازے کی آواز پر سر اٹھا کر اس نے دیکھا۔ اس کی آنکھیں شدتِ گریہ زاری کی وجہ سے سرخ ہو کر سوجھ گئی تھیں۔ اس کی ماں کا دل کٹ کر رہ گیا تھا اپنی لاڈلی کی حالت پر۔۔

عینا میرا بچہ۔۔ وہ روتی ہوئی اس کی طرف بڑھیں عینا بھی ماں کی آغوش پا کر ان میں سمٹ گئی تھی۔۔ ماں مجھے نکالیں یہاں سے۔ میرا دم گھٹ رہا ہے۔۔ ماں کے سینے سے لگی وہ سسکیاں لے رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیسے بیٹا مینا کو جانتی ہوں کہرام مچا دے گی۔۔ وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہیں تھیں۔۔ ماں پھر مار دیں مجھے اس کے ڈر سے۔۔ ماں سے دور ہوتی وہ پھٹ پڑی تھی۔ میری کوئی زندگی نہیں ہے ماما۔۔؟؟ ہر فیصلے پر میں نے آپ کی طرف دیکھا مگر اب بس ہو گیا میری زندگی میں اپنی مرضی سے جینا چاہتی ہوں۔۔

جاؤ جی لو اپنی مرضی سے میرا بچہ۔۔ وہیل چیئر دھکیلتے اس کے ڈیڈ روم میں داخل ہوئے۔۔

ڈیڈ۔۔ وہ بھاگ ان کے گھٹنوں سے لگ کر بیٹھ گئی۔۔ جاؤ بیٹا مینا لوٹ آئی تو تم نہیں جاسکو گی وہ قیامت ہے تمہیں برباد کر دے گی تمہیں آباد نہیں ہونے دے گی۔۔ تم چلی جاؤ اس کا کہرام ہم دیکھ لیں گے۔۔ ڈیڈ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ عینا نے حیرانی سے ماں کی طرف دیکھا جنہوں نے مسکرا کر سر کو خم دیا۔۔

تھینکس موم ڈیڈ یو آر بیسٹ پیرنٹس ان ورلڈ۔۔ ماں کے گلے لگ کر باپ کے سر پر بھوسہ دیتی وہ واش روم کی طرف بڑھی۔۔ منہ ہاتھ دو کر وہ باہر نکلی بالوں میں برش کر کے کبچر میں جھکڑا جوتے پہنے اور دروازے کی طرف بڑھی۔۔ عینا۔۔ باپ کی آواز پر وہ پلٹی۔۔ جی ڈیڈ۔۔ وہ ان کے پاس زمین پر آ بیٹھی۔۔ یہ فون اور پیسے رکھو ضرورت پڑیں گے اور کہیں سیف جگہ پر پہنچ کر ہمیں انفارم کرنا۔۔ انہوں نے عینا کا گال تھپتھپایا۔۔ آئی لو یو موم اینڈ ڈیڈ۔۔ مسکرا کر کہتے وہ فون اور پیسے اٹھا کر جینز کی جیب میں رکھتی باہر نکل گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کی تاریکی ختم ہوئی تو صبح کے سورج نے چاروں طرف روشنیاں پھیلا دیں۔۔ اساور کی آنکھ کھلی تو وہ لاؤنچ کے صوفے پر ہی سویا ہوا تھا۔ آنکھیں ملتا وہ اٹھا ٹیبل سے موبائل اٹھا کر ٹائم دیکھا۔۔ آفس کے لیے بہت دیر ہو گئی

Posted On Kitab Nagri

اتنی دیر میں کیسے سوتا رہ گیا۔ منہ پر ہاتھ ملتے وہ اٹھتا تب ہی اس کی گود سے بوتل نیچے گری تب اسے اپنے اتنی دیر تک سونے کی وجہ سمجھ آئی۔۔

یہ کیا کر دیا میں نے ڈرنک اوہ گاڈ۔۔ ماتھے پر آئے پسینے کے ننھے کو صاف کرتا وہ پشیمان لگ رہا تھا۔ فرش پر پڑی بوتل کو اٹھا کر دیوار کے ساتھ پڑے ڈسٹ بن میں پھینکا۔ گھر کافی خاموش تھا سو مو لوگ ابھی واپس نہیں آئے تھے۔ آفس جانے کے لیے تیار ہونے کے ارادے سے وہ کمرے میں آیا۔ مگر چاروں طرف پھیلی خاموشی کو دیکھ کر چونکا دانی کمرے میں نہیں تھی۔ کندھے اچکاتے وہ باتھ روم میں گھس گیا فریش ہو کر باہر نکلتا تب بھی دانی کو نہ پا کر پر ن ہوا۔۔

دانی دانی۔۔!!! وہ پورے گھر میں اسے پکار رہا تھا مگر جواب نہ آتا تھا۔ کہاں چلی گئی۔ کہاں ڈھونڈوں۔ شاید سو مو کے کمرے میں ہو۔ وہ سو مو کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ سامنے بیڈ پر سوئی دانی پر نظر پڑی تو اس نے سکون کا سانس لیا۔۔

دانی دانی اٹھو۔ اساور نے بازو سے پکڑ کر دانی کو جھنجھورا۔ وہ ذرا سا کسمسائی۔ ایک آنکھ کھول کر اساور کو دیکھا اور کروٹ بدل کر پھر سے آنکھیں بند کر دیں۔۔

دانی تم سے کہہ رہا ہوں اٹھو ناشتہ بنا کر دو۔ اساور نے اب کی بار ذرا زور سے اس کا بازو کھینچا۔ کیا تکلیف ہے تمہیں۔ وہ اٹھتے ہی زور سے چیخی۔ اساور نے حیرانی سے اسے دیکھا۔ مینرز نہیں ہیں تمہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

ناشتہ بنا کر دو آفس جا رہا ہوں میں۔۔ یہاں سے سیدھے جاؤ دروازہ کھولو آگے سیڑھیاں ہیں انہیں پھلانگ کر جاؤ تو نیچے دروازہ ہے اسے کھولو دائیں ہاتھ پر فقیراں بی کا کواٹر ہے وہ جھاگ گی ہوں گی ان کو بولو بنادیں گی۔۔ کہہ کر وہ کمبل سر تک تان کر پھر سے سو گئی۔ جبکہ اساور حیران پریشان کھڑا تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ دانیں ہی ہے۔۔ اسے آفس سے دیر ہو رہی تھی اس لیے ضبط سے مٹھیاں بھینچتا وہاں سے نکل گیا۔ دروازہ بند ہونے کی آواز پر دانیں سے کمبل سے چہرہ نکال کر دروازے کی طرف دیکھا۔۔ بہت ہو گیا مسٹر اساور اور نہیں اب تم نے حد حتم کر دی ہے۔ میں سب کچھ سہتی گی کیونکہ تم سے محبت کرتی تھی۔۔

ایک لڑکی اپنے سپنوں کے قاتل سے کبھی محبت نہیں کرتی۔ میں تم سے نفرت نہیں کر سکتی مگر اب محبت بھی نہیں۔۔ بدلے کے قاتل ہو تم لوگ اب میں بھی یہی کروں گی۔۔ مظلوم نہیں ہوں میں ظلم نہیں سہوں گی بس۔۔ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے وہ دوبارہ سے آنکھیں موند گئی۔۔

میں نے تو صرف یہ چاہا تھا کہ کوئی لمبی مسافت ہم دونوں ایک دوسرے کے سنگ ہنستے کھیلتے طے کریں راستے میں کہیں مجھے ٹھوکر لگے تو تم آگے بڑھ کر مجھے نہ تھا مواور وہیں پاس بیٹھ کر ہنستے چلے جاؤ اور میں تم سے روٹھ جاؤں تو تم گلاب میرے بالوں میں لگا کر میرا ہاتھ تھامے مجھے کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لے چلو اور پھر ایک لمبی مسافت یوں ہی ہنستے کھیلتے طے کر لیں میں نے تو صرف یہ چاہا تھا تم اور میں ایک دوسرے پر ہنسیں راستے کے کانٹے میرے بالوں کو خراب کر کے رکھ دیں تو تم میرا مذاق اڑاؤ میں نے یہ تو نہیں چاہا تھا کہ تم یوں سرعام میرا مذاق اڑاؤ مجھے اذیت کے سمندر میں دھکیل دو میں نے صرف یہی تو نہیں چاہا تھا تم ہاتھ تھامتے میرا میرے آنسوؤں کو اپنی انگلیوں کی پوروں پر نرمی سے چن لیتے میں نے تو صرف یہ چاہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اماں میری پیاری اماں۔۔ اماں رخشندہ بھگیم کے گلے میں بانہیں ڈالتا ہوا پیار سے بولا۔۔

کیوں اتنا پیار آرہا ہے ماں پر دال میں کچھ کالا ہے۔۔ رخشندہ بھگیم نے مسکرا کر اس کے سر پر بھوسہ دیا۔۔ وہ ان کا لاڈلا بیٹا تھا جس کے لیے انہوں نے ہزاروں منتوں کے بعد پایا تھا۔

اماں شادی کروادیں میری۔۔ وہ کان کجھاتا بولا تو رخشندہ بھگیم ہنستی چلی گئیں۔۔ کیوں ہنس رہی ہیں ماما۔۔ وہ برا مان گیا تھا۔۔

عمر دیکھی ہے تم نے شادی کے خواب دیکھ رہے ہو۔۔۔۔ انیس کا ہو گیا ہوں اماں پڑھائی میں پیچھے ہوں اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ شادی کے قابل نہیں ہوں۔۔۔

پڑھائی میں پیچھے تو دوستی کے چکر میں رہ گئے تم۔۔ ہلکی سی چپت اس کے سر میں لگاتے انہوں نے کہا۔۔ اب دوست دو سال چھوٹا ہے اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے سعدی کے بابا کا قصور ہے جلدی شادی کرتے تو وہ میرا ہم عمر ہوتا۔۔ شرارت سے کہتے اس نے سر رخشندہ بھگیم کی گود میں رکھ دیا۔۔

جو بھی ہے شادی کا خیال دل سے نکال دو سائرہ کی شادی طے کر دی ہے اس پر دھیان دو۔۔۔

اماں۔۔ وہ شکوہ کناں تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

بس امان اور کوئی بحث نہیں۔۔ وہ سختی سے بولیں تھی۔ وہ جتنا اس سے پیار کرتی تھیں اتنی ہی سختی بھی وہ اسے بگاڑنا نہیں چاہتی تھیں۔ اور وہ بھی ڈر جاتا تھا ان کی سختی سے جیسے اب ڈر گیا تھا۔

جی ماما۔۔ مایوس چہرے کے ساتھ وہ ان کے کمرے سے باہر نکلا۔ اس کے فون نے رینگ کیا۔ ان نون نمبر تھا۔ وہ انگور کرتا ہوا گھر سے نکل آیا۔ گاڑی میں بیٹھا تھا کہ موبائل دوبارہ رینگ کرنے لگا۔

کون ہے۔۔؟؟؟ فون کان سے لگاتے وہ بیزاری سے بولا تھا۔

اچھا کہاں ہو تم۔۔ پہنچتا ہوں میں۔ کال منقطع کرتے اس نے گاڑی فل سپیڈ سے گیٹ سے باہر نکالی۔۔

گاڑی ایئر پورٹ کے باہر کی تھی۔ ڈرائیور نے دوڑ کر اس کی طرف کا دروازہ کھولا۔ سینسل ہیل پہنے ایک پاؤں اور پھر دوسرا پاؤں گاڑی سے باہر رکھتی بالوں کو اک ادا سے جھٹکتی وہ گاڑی سے باہر نکلی۔ ارد گرد پر ایک سرسری نگاہ ڈالتے بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں پر سن گلاسز لگائے وہ تکبر سے چلتی ایئر پورٹ کی طرف بڑھی۔

اسلام علیکم میم۔۔!! اس کی سیکٹری اس سے پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔ اب کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

مسٹر اے۔۔ کے نہیں پہنچے ابھی تک۔۔ وہ پر غرور انداز میں بولی۔

میڈم ان کو انفارم کیا تھا ان کی سیکٹری کہہ رہی تھی ان کو تھوڑی دیر ہو جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

ہم رانٹ۔۔ وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گئی۔ سیکٹری اس کے رویے پر حیران ہوئی۔ حیا سددوانی نے کبھی کسی کا انتظار کیا ہو بغیر ہنگامہ کیئے۔۔

میم میں انہیں بتادوں آپ کو انتظار کرنا بالکل پسند نہیں۔۔

تم سے جتنا کہا جائے اتنا کرو ورنہ فارغ ہو تم۔ گلاسز اتار کر ہاتھ میں پکڑتے تیز نظروں سے سیکٹری کو دیکھا جو گھبرا کر اب چپ چاپ کھڑی تھی۔۔

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد اے۔ کے آتا ہوا دکھائی دیا۔ حیا بے خود سی اسے دیکھے گی۔۔ بلیک تھری پیس سوٹ میں بالوں کو ہمیشہ کی طرح خوبصورت سٹائل سے موڑے بلیک سن گلاسز پہنے ہمیشہ کی طرح کلائی میں پڑی رسٹ وایچ کو دوسرے ہاتھ سے گھماتا وہ بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا۔ حیا تو کھو گئی تھی اس میں۔۔

اسکیوز می مس حیا۔۔ اے۔ کے نے اس کے چٹکی بجائی تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔۔

اوہ سوری مسٹر اے۔ کے ہائے۔۔ معذرت کرنے کے بعد اس نے جلدی سے ہاتھ مصافحے کے لیے بڑھایا۔۔

www.kitabnagri.com

ہائے۔۔ !! ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اے۔ کے نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ سرسری سا تھام کر چھوڑ دیا۔۔ تھوڑا

لیٹ ہو گیا میں سوری۔ فلائیٹ کا اعلان ہوا تو وہ سوٹ کیس ٹرالی میں ڈالے آگے بڑھ گئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گاڑی بھگاتا ہوا عینا کے بتائے ایڈرس پر پہنچا تھا۔ گاڑی پارک کرتے وہ ریستوران کی طرف بھاگا۔ عینا کے آنسوؤں نے اسے پریشان کر دیا تھا فون پر وہ بہت رورہی تھی۔ وہ ریستوران کا ڈور اوپن کر کے اندر داخل ہوا۔ نظریں گھما کر عینا کو ڈھونڈنا چاہا۔ کونے میں پڑی ٹیبل کے پاس اسے عینا نظر آئی۔ وہ دور تھی مگر اتنے دور سے بھی اس نے دیکھ لیا تھا اس کے آنکھوں کے پوٹے بہت سو جھے ہوئے تھے۔ آنکھوں کے نیچے حلکے بھی پڑ چکے تھے۔ وہ انتہائی کمزور نظر آرہی تھی۔

وہ پریشانی سے تیز تیز قدم اٹھاتا اس کے پاس پہنچا۔ عینا۔۔ وہ جو خیالوں میں کھوی ہوئی تھی اس آواز کو سن کر فوراً ہوش کی دنیا میں آئی۔ امان۔ امان کو دیکھ کر ر کے آنسو پھر سے بہہ نکلے تھے۔ عینا میری جان کیا ہوا ہے اتنا رو کیوں رہی ہو اور اتنی ایمر جنسی میں کیوں ہو۔۔۔ ٹیبل کے گرد ترتیب سے چار کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ امان نے ایک کرسی گھسیٹی تو پر سکون ماحول میں تھوڑی ہلچل ہوئی۔ سب نے مڑ کر اسے دیکھا۔ مگر وہ سب سے بے پرواہ کرسی عینا کے پاس رکھ کر بیٹھ گیا۔

سب ختم ہو گیا امان۔ وہ روئے چلی جا رہی تھی۔ پھر بھی پتہ تو چلے کیا ہوا ہے۔ اور یہ خلیہ کیا بنایا ہوا ہے۔ امان کا اشارہ اس کے رف سے کپڑوں کی طرف تھا جو تین دن سے اس نے نہیں بدلے تھے۔ شادی کرو گے مجھ سے۔ اس کے سوال کو نظر انداز کرتی بولی۔ آف کورس کروں گا یا اور تم سے ہی کروں گا اس میں رونے والی کیا بات ہے۔ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیئے وہ اسے بچوں کی طرح پچکارنے لگا۔

آج ہی کرو گے مجھ سے شادی۔ واٹ۔ اسے شک لگا۔ امان ہاں یانا۔ عینا نے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر آج کیوں یار ہم میں ڈیسا نیڈ ہوا تھا کہ

وہ تب کی بات تھی میں آج کی بات کر رہی ہوں۔۔ عینا نے اس کی بات کاٹی۔۔

ہاں بابا کروں گا آج ہی کروں گا پتہ تو لگے ہوا کیا ہے۔۔ امان نے پھر سے اس کے ہاتھوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیا ۔۔ عینا کے ہاتھ ہولے ہولے کانپ رہے تھے۔۔ ایک ہاتھ سے عینا نے آنسو پونجے ساری بات اس کے گوش گزار کر دی۔۔

یار تمہاری بہن کیا چیز ہے ایک مرتبہ بات سننے میں کیا خرچ ہے۔۔ عینا کے آنسو بہتے جارہے تھے۔۔ امان نے اپنی انگلیوں کی پوروں پر اس کے آنسو چنے۔۔

میرے پاس واپسی کا راستہ ہے نارادہ تم مجھ سے شادی کرو گے یا نہیں بس یہ بتاؤ ورنہ لاسٹ اوپشن پر سو سائیڈ ہے میرے پاس۔۔

شٹ اپ یار۔۔ امان کا تودل دہل گیا تھا اس کی بات پر۔ امان نے شاکی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

www.kitabnagri.com

میں سعدی کو بلاتا ہوں تم آنسو صاف کرو اپنے رونا نہیں ہے اب تم نے۔۔ ویٹر جو س لے کر آیا تو امان نے گلاس اٹھا کر عینا کو پکڑا یا اس کا گال تھپتھپاتے وہ موبائل لیے ریستوران سے باہر نکل گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کاظمی حویلی کا بڑا گیٹ کھلا تو ایک سفید گاڑی تیزی سے اندر داخل ہوئی۔ گاڑی آکر پورج میں رکی تو سو موساؔرہ اور رخشندہ بھگیم گاڑی سے نکلیں۔ کل دن کی گئیں وہ آج دن میں لوٹیں تھیں۔ اماں آپ نے خالہ کو جو آسرا دیا ہے مجھے سمجھا بجھا کر بیجھ دیں گی تو میں بتا رہی ہوں میں اس غربت میں نہیں جاؤں گی۔ گٹر سے بھی بدتر جگہ ہے وہ۔ گاڑی سے اترتے ہی ساؔرہ شروع ہو گئی تھی وہ کسی حال میں واپس نہیں جانا چاہتی تھی۔

تو وہ شوہر ہے تمہارا بہلا پھسلا کر یہی لے آؤ۔ اتنا بھی نہیں ہو سکتا تم سے۔ رخشندہ بھگیم نے ایک چپت اس کے ہاتھ پر لگاتے ہوئے کہا۔

اماں ایسے مت بولیں آپ کی کو جانا چاہیئے اپنے سسرال۔ بیاہی لڑکیاں اپنے سسرال میں ہی اچھی لگتی ہیں۔ ویسے بھی عروج اور زوال ساتھ ساتھ چلتے ہیں آج طیب بھائی کے مالی حالات ٹھیک نہیں کل ہو سکتا ہے بہتر ہو جائیں۔ سو مونے نرم لہجے میں بہت پیار سے انہیں سمجھانا چاہا۔ اماں اس کو بولیں میرے معاملات میں مت بولا کرے۔ ساؔرہ نخوت سے بولی۔ سو مو اور اس کی سمجھداری اسے زہر لگتی تھی ہمیشہ۔ سو مو اس کی بات کو نظر انداز کرتی ان کے آگے چلتی ہوئی لاؤنچ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔

www.kitabnagri.com

تمہیں پا کر کہاں خوش تھے تمہیں کھو کر کہاں روئے ہیں زندہ ہم اگر تم میں دیا دکھ تو تم نے نہیں تھوڑا بہت خوش ہیں تیرے بارے میں جب سے سوچنا چھوڑا۔

Posted On Kitab Nagri

لاؤنج میں اونچی آواز میں گانا گونج رہا تھا سامنے صوفے پر ہاتھ میں گاجر کا حلوہ کھاتے ہوئے دانیل بہت غور سے ٹی۔وی کو دیکھ رہی تھی۔ سومو کو خوشگوار سی حیرت ہوئی۔ دانیل کا چہرہ آج باقی دنوں کی نسبت ریلکس لگ رہا تھا۔ سومو کو خوشی ہوئی کہ شاید اس اور دانیل کے تعلقات بہتر ہو گئے ہوں۔۔

سومو کے پیچھے پیچھے سائرہ اور رخشندہ بھی اندر داخل ہوئیں۔ سامنے کا منظر دیکھ کر سائرہ نے ناگوار سی شکل بنائی۔ رخشندہ بھگیم کا تو غصے سے برا حال ہو رہا تھا دانیل کو اتنا ریلکس دیکھ کر۔۔

یہ میرا گھر ہے کہ کلب۔۔ رخشندہ بھگیم نے آگے بڑھ کر دانیل کے ہاتھ سے ٹی۔وی ریموٹ کھینچ کر زور سے فرش پر پھینکا۔ حلوے کا باؤل سے حلوہ اس کے منہ پر گر آیا۔۔

اسلام علیکم بھابھی۔۔!! دانیل نے مسکرا کر ٹیبل پر پڑے ٹشو بکس سے ٹشو اٹھا کر منہ سے خلوہ صاف کیا۔۔

کیا سمجھ رکھا ہے تم نے میرے گھر کو ہاں۔ حد میں رہو تمہارے باپ کا گھر نہیں ہے۔ اس کی مسکراہٹ نے رخشندہ بھگیم کو اور تپا دیا تھا۔۔

آئی نو بھابھی وہ تو میں بڑے گھر کی فیل لے رہی تھی۔ میرے باپ کا گھر ایسا کہاں۔۔ سومو کے گلے لگتے اس نے ایک آنکھ سومو کی طرف ماری۔ سومو مسکرا کر رہ گئی۔۔

کھانا نکالو ہمارے لیے بحث مت کرو بھوک لگی ہے ہمیں۔۔ سائرہ نخوت سے بولی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کھانا تو نہیں بنایا۔ وہ کیا ہے ناکہ آپ سب تھے نہیں۔ رات کا کھانا رکھا ہوا تھا فقیراں بی نے وہ کھالیا میں نے خلوہ بنالیا تھوڑا سا بچا ہوا ہے سو موکا کام ہو جائے گا۔ ویسے وہ کون سا وقت ہے جب تم بھوکی نہیں ہوتی۔۔ دانیل آج آپ سے تم پر آگئی تھی۔ سائرہ نے حیرت سے اسے دیکھا کہ وہ گھونگھی آج کیسے بول پڑی۔۔

جاؤ کھانا بناؤ اور اوقات میں رہو اپنی۔۔ رخشندہ بھگیم دبے دبے غصے سے بولیں۔۔

آئی۔ ایم۔ سوری۔ میرا موڈ نہیں ہے۔۔ آرام سے کہتی وہ باؤل اٹھا کر کچن کی طرف بڑھنے لگی۔۔ بہت زبان چل رہی ہے تمہاری۔۔ سائرہ نے اسے ہلکا سا دھکا دیا تو وہ لڑکھڑاتے گرنے لگی تھی لیکن سائرہ کا بازو پکڑ کر اس نے گرنے سے بچا یا خود کو۔۔

یہ تشدد وغیرہ آئندہ نہیں چلے گا۔ یونو وائیلنس اس کرائم۔۔ سائرہ کے بازو کو پکڑ کر گھما کر کمر پر موڑ کر اس کے کان میں سرگوشی کے انداز میں کہا۔۔

چھوڑو سائرہ کو۔۔ رخشندہ بھگیم نے تھپڑ کے لیے ہاتھ اٹھایا جسے فوراً سے پہلے دانیل نے گٹھنے سے سائرہ کے ٹانگ پر ٹھوکر مار کر گرایا اور پکڑ لیا۔۔ بس مسز رخشندہ ناظم کاظمی بس۔۔ اور نہیں میں وہ نہیں تھی جو میں یہاں آ کر بن گئی تھی۔ میں یہ ہوں نڈر سی دانیل جمشید علی آئی سمجھ۔ آئندہ آپ میں سے کسی نے چالاکی کی تو دو اور دو کو پانچ کرنا مجھے اچھے سے آتا ہے۔۔ زور سے ان کے ہاتھ کو جھٹکتی وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تو اک پل کو رخشندہ بھگیم کانپ کر رہ گئیں تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

اماں میری ٹانگ۔۔ فرش پر گری سائرہ تکلیف سے چلائی۔۔ چھوٹا سا فریکچر ہوا ہو گا دوبارہ یہ زبان اور ہاتھ زیادہ چلانہ تو پر منٹ و ہیل چیئر پر آ جاؤ گی۔ ویسے ایک لحاظ سے اچھا ہی ہے بے چارے طیب بھائی کی جان چھوٹے گی۔۔ کیوں سو مو۔۔ ایک آنکھ دباتی مسکرا کر کہتے ہاتھ میں پڑے باؤل کو رخشندہ بھگیم کے پاؤں کے پاس زور سے پٹختی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گی۔

باؤل گرنے سے ایک شور پیدا ہوا اور کانچ بکھر گئے۔ رخشندہ بھگیم ڈر کر پیچھے ہوئیں۔۔ سائرہ نے تکلیف سے ماں کی طرف دیکھا۔۔ دانیل کا یہ روپ دیکھ کر وہ دونوں ماں بیٹی صبح معنوں میں ڈر گئیں تھیں۔ رخشندہ بھگیم نے سائرہ کو پکڑ کر اٹھایا اور کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔ جبکہ پیچھے کھڑی سو مو مسکرا کر رہ گئی تھی۔۔

امان کا فون آتے ہی سعدی بانیک لے کر تیزی سے ریسٹوران کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ ریسٹوران کے پاس پہنچ کر اسے امان باہر کھڑا ہی دکھ گیا تھا۔ بانیک سائیڈ پر کھڑی کرتا وہ امان کی طرف بڑھا۔۔

کیا ہوا یادراتنی جلدی میں بلا یا تو نے مجھے۔۔ سعدی امان کی طرف بڑھا۔۔

ہاں یار وہ مسئلہ ہو گیا ہے۔۔ امان نے کان کجھاتے اس کی طرف دیکھا۔۔ بول بھی کیوں سسپینس کر ٹیٹ کر رہا ہے۔۔ سعدی نے مکہ اس کے کندھے میں مارا۔۔

شادی کرنی ہے مجھے۔۔ تیری تان پھر وہیں آ کر ٹوٹتی ہے تھوڑا صبر کر لے میرے باپ۔۔ سعدی نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے۔۔

Posted On Kitab Nagri

یار تو سمجھ نہیں رہا۔۔ تو سمجھانا مجھے۔۔

دیکھ عینا کی بہن یہ محبت وغیرہ کی سخت دشمن ہے۔ اسے عینا اور میرے بارے میں پتہ چل گیا تھا تو اس نے عینا کو کمرے میں بند کر دیا تھا۔ بڑی مشکل سے اس کے موم ڈیڈنے اسے وہاں سے نکالا ہے اب مجھے اس سے شادی کرنی ہے۔ اماں نے صاف انکار کر دیا ہے کہ وہ نہیں کروائیں گی ابھی میری شادی کسی بھی صورت۔۔ تو کچھ کر یار۔۔ اماں اللہ ایک ہی سانس میں بولا۔۔

واٹ عینا گھر چھوڑ کر آگئی ہے۔۔ سعدی اچھلا۔۔

یار کیا کرتی ظالم بہن کے ہاتھوں مر جاتی۔۔ اماں نے برا منایا۔۔

تو اب یہ کہ میری مدد کرو شادی کرو واجب مناسب وقت ملا میں اماں کو بتا دوں گا۔۔

یو مین کورٹ میرج۔۔ ہاں۔۔ اماں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

یار دیکھ لینا کوئی لفرانہ ہو جائے۔۔

www.kitabnagri.com

نہیں ہوتا۔۔ چل پھر عینا نے بات کر لیں پھر کچھ اریج کرتے ہیں۔۔ سعدی نے کہا تو دونوں ریستوران کا گلاس ڈور دھکیلتے اندر داخل ہوئے جہاں گرم صم سی عینا سو جھی آنکھوں کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ جو دل ہے ناجاناں۔!! آؤ اسے دو ٹکروں میں بانٹ لیتے ہیں ایک ٹکڑا تم رکھ لینا ایک ہم خود میں چھپالیں گے
یہ جو محبت ہے ناجاناں۔!! آؤ اسے تقسیم کرتے ہیں کہیں اس کو تم جی لینا کہیں ہم اس کو پالیں گے یہ جو لوگ ہے
ناجاناں۔!! انہیں چھوڑ دیتے ہیں رخ کو موڑ لیتے ہیں وگرنہ تم جان لو جاناں۔!! کہیں یہ تم کو ڈس لیں گے کہیں
مجھ کو نوچ کھائیں گے یہ جو جنگل ہے ناجاناں۔!! یہ عاشقوں کا مسکن ہے کہیں تم ڈیرا لگالینا کہیں ہم ایک دو بے
کے سنگ بسیرا کر لیں گے یہ جو سکون ہے ناجاناں۔!! اسے تم مجھ میں کہیں میں تم میں کہیں ڈھونڈ لوں گی۔
(پریشہ ماہ نور)

عینا تم ایک پھر سوچ لو تم یہ صبح ہو گا تمہارے لیئے۔۔ سعدی نے اعتماد سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔ وہ مقام
بہت پیچھے رہ گیا سعدی جہاں صبح اور غلط کا تعین ہو۔ اب وہ وقت ہے جب صرف ہو جانا معنی رکھتا ہے۔۔ عینا اب
سنجھل چکی تھی۔ اطمینان اس کے چہرے پر پھیل رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے جیسے تم دونوں کی خواہش مگر یارِ خشنودہ بھابھی نے کوئی مسئلہ کر ٹیٹ کیا تو۔۔ سعدی آگے کو ہو کر
بیٹھا۔۔

www.kitabnagri.com

یار ساڑہ آپنی کی شادی ہو جائے پھر میں اماں کو بتا دوں گا۔ لاڈلاہوں ان کا مان جائیں گی آئی نو۔ اماں نے فرضی کالر
جھاڑے۔۔

چل زیادہ خوش فہم نہ ہو۔ سعدی نے اس کے کندھے پر زور کی چپت لگائی تو اماں نے برا سامنہ بنایا۔ عینا خاموشی
سے دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

چلو پھراٹھو جلد سے جلد ختم ہو جائے یہ کام تو بہتر ہے۔۔ تینوں آگے پیچھے ریسٹوران سے نکلے۔ امان کی گاڑی تک پہنچ کر سعدی نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ امان نے عینا کے لیے پچھلا دروازہ کھولا تو وہ خاموش سی بیٹھ گئی۔ امان بھی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ گاڑی عدالت کی طرف رواں دواں تھی۔۔ یاروہ جو سامنے شاپنگ مال ہے اس کے پاس روک دے ذرا۔ امان نے سامنے نظر آتے مال کی طرف اشارہ کیا۔۔ کیوں۔۔ سعدی نے تیز نظروں سے اسے دیکھا۔ تو یہیں بیٹھ کباب میں ہڈی آتا ہوں میں۔۔ دانت پیس کر کہتے وہ عینا کی طرف کا دروازہ کھول کر عینا کا ہاتھ پکڑے مال کی طرف بڑھ گیا۔۔

خود بھی مرے گایہ عاشق مجھے بھی مروائے گا۔۔ سعدی منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ امان اور عینا مال سے باہر نکلے۔ عینا نے وائٹ تنگ ٹراؤزر کے ساتھ پنک شارٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ پہلے سے وہ قدرے بہتر اور پرسکون لگ رہی تھی۔ امان کا بازو جھکڑے وہ سر جھکائے چلی آرہی تھی۔۔

اوہ حلیہ درست کروانے لے کر گیا تھا اس کا بڑا تیز ہو گیا ہے۔۔ ویسے لڑکی کمال کی وفا شعار اور خوبصورت ملی ہے۔۔ کاش مجھے بھی مل جائے وہ۔۔ سعدی کی آنکھوں کے سامنے ایک خوبصورت معصوم سا چہرہ آیا۔ مسکراتے ہوئے سعدی نے سر جھٹکا۔۔

چل اب سٹارٹ بھی کر دے گاڑی۔۔ اس سوچوں کے بھنور میں ڈوبے دیکھ کر امان نے اسے کہنی ماری تو وہ ایک دم ہڑبڑایا جیسے نیند سے جاگا ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں چلتے ہیں یار۔۔ وہ پھیکا سا مسکرایا۔ اسے خبر ہی نہیں ہوئی تھی کہ وہ دونوں کب آکر گاڑی میں بیٹھے تھے۔ وہ تو کسی کے مسکراتے چہرے کے گہرے ڈمپلوں میں کھویا ہوا تھا۔۔

وہ گھر میں داخل ہوا تو غیر معمولی سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ یہ ویرانی اور خاموشی تو امان کی موت کے بعد اس گھر کا اہم فرد بن چکی تھی۔ مگر آج کچھ زیادہ ہی خاموشی محسوس کی تھی اس نے۔ اسے لگا تھا بھابھی، سائرہ اور سومو آگئے ہوں گے مگر یہ خاموشی بتا رہی تھی کہ وہ نہیں ہیں گھر پر۔۔ سر جھٹکتا وہ آگے بڑھا تبھی کچن سے نکلتی فقیراں بی سے ٹکر لگتے لگتے بچا تھا۔۔ یہ ہلدی والا دودھ کس کے لیے ہے۔۔ فقیراں بی کے ہاتھ میں پکڑے گلاس کو دیکھ کر وہ چونکا تھا۔۔

جی یہ سائرہ بیٹا کے لیے ہے ان کو چوٹ لگی ہے۔۔ فقیراں بی گلاس لیے سائرہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔ سائرہ کو چوٹ کیسے لگ گئی۔۔ وہ بڑبڑاتا ہوا پریشانی سے سائرہ کے کمرے کی طرف بڑھا۔ اندر داخل ہوا تو سامنے بیڈ پر ٹانگ پر پٹی باندھے سائرہ کراہ رہی تھی۔ فقیراں بی دودھ کا گلاس رکھ کر فوراً وہاں سے نکلیں۔۔ سائرہ بیٹا یہ کیا ہوا ہے۔ چوٹ کیسے لگ گئی۔ وہ پریشانی سے اس کے پاس بیٹھا۔ وہ اس کی ہم عمر تھی اس کے باوجود وہ اسے بیٹا کہتا تھا۔۔

یہ جا کر اپنی بیوی سے پوچھو۔ غنڈہ بن گئی ہے پوری۔۔ رخشندہ بھگیم پھٹ پڑیں تھیں۔۔

بھابھی دانی ایسا کیسے کر سکتی ہے۔۔ اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اوہ بیٹاجی جا کر خود دیکھ لو آج مخترمہ کے رنگ ڈنگ کی بدلے ہوئے ہیں۔۔ اساور تیزی سے کمرے سے نکلا۔ آج اس کا بدلہ اندازہ صبح ہی محسوس کر چکا تھا۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو کپڑے تہہ کرتی دانیں نے ایک نظر اس پر ڈالی اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔ اساور غصے سے اس کی طرف بڑا۔ اس کا ہاتھ مڑوڑ کر پشت پر کیا۔ دانیں کے پشت اساور کی طرف تھی۔۔

سائرہ کو تم نے گرایا۔۔ وود بے دے غصے سے اس کی کان کے نزدیک غرایا۔ اتنا نزدیک کے دانیں اس کی سانسیں اپنے گال پر محسوس کر سکتی تھی۔ پل بھر کو دانیں کانپی تھی۔ مگر اگلے ہی پل اس نے اپنے خوف پر قابو پا لیا تھا۔۔

ہاں تو۔۔ تکلیف کے باوجود وہ اطمینان سے بولی۔ اس کا اطمینان اساور کو آگ لگا رہا تھا۔۔ کیوں۔۔ اساور نے اس کے بازو پر اپنی گرفت مضبوط کی تو اس کے منہ سے سسکی نکلی۔۔

جو تم سب میرے ساتھ کرتے ہو میں نے پوچھا کبھی کہ وہ کیوں ہے۔۔ دانیں نے زور سے پشت اسے ماڑی جس سے ہاتھ پر گرفت ڈھیلی ہوئی۔ دانیں نے موقع کا فائدہ اٹھاتے اساور کا ہاتھ جھٹک کر خود کو اس کے دور کیا۔۔

تم بدلے میں آئی ہو اس بات کو مت بھولو تم۔۔ اساور نے انگلی اٹھا کر کہا تھا۔۔

اچھا اگر میں بدلے میں نہ آئی ہوتی تو کیا میں پھر بھی اس گھر میں نہ آئی ہوتی۔۔ دانیں نے نڈر انداز میں سوال کیا۔ اساور بس غصے سے دیکھ کر رہ گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم اساور کبھی تم نے سوچا تم محبت کے دعویدار تھے مجھ سے۔ میری چھوٹی سی تکلیف بھی تمہاری راتوں کی نیندیں خرام کرتی تھی۔ اور اب تم میری تمام تکلیفوں کی وجہ ہو۔۔ دانیل چلا رہی تھی اور وہ آنکھوں میں غصے کی چنگاری لیئے خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔۔

تم وہ جو کال پر کہتے تھے سنو دانیل آئی لو یو "تو میں شرماجاتی تھی۔ جب مجھے چوٹ لگتی تھی تو تمہارا ٹپ جانا میری کثیر کرنا مجھے آسمان کی بلندیوں پر لے جاتا تھا۔ تم نے ایسا پٹھا ہے مسٹر اساور کے جڑنا چاہوں تو جڑ نہ پاؤں کی میرا وجود ٹکڑوں میں صورت میں اس کائنات میں بٹ چکا ہے۔۔ تم وہ شخص تھے جس سے میں نے بے انتہا محبت کی، تم وہ شخص تھے جس کا نام میں نے اس دل پر لکھا تھا اور تم جان لو یہ سب تھا اور جہاں تھا ہو وہ ماضی ہوتا ہے۔۔ تمہاری محبت میری لگن سب ماضی تھا۔۔ دانیل بولتی چلی جا رہی تھی مگر کوئی آنسو نہ تھا جو اس کی آنکھ سے نکل کر گال پر آگرت۔ وہ لڑکی کمال ضبط آزمایہ تھی۔۔

اور تم بھی جان لو دانیل جمشید علی تم واحد وہ لڑکی تھی جس کے رہتے میرے لیئے دنیا میں لڑکیوں کا کال تھا۔ تم وہ لڑکے تھے جس کے آگے مجھے دنیا ویران لگتی تھی، تم میری کمزوری تھی اور اسی کمزوری کا تم نے فائدہ اٹھایا تم نے بھروسہ توڑا میرا۔ تم نے سعدی کو بچایا ایک ایسے انسان کو جو مجرم ہے قاتل ہے میرے امان کا۔۔ اساور نے بازوؤں سے پکڑ کر اسے جھنجھوڑ ڈالا۔۔

ایک پل کو سوچو اگر سعدی امان کا قاتل نہ ہوا تو پھر۔۔ اساور کے ہاتھ دانیل کے بازوؤں سے ہٹے۔ وہ اسے دیکھتا رہ گیا اس پر تو اس نے سوچا نہیں تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

جس دن سعدی پے قصور ثابت ہو جائے گا نہ تم اور تمہاری یہ نفرت دونوں خاک ہو جاؤ گے۔ تمہارے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔ اور یہ میرا وعدہ ہے مسٹر اساور کاظمی جس دن سعدی باعزت اس الزام سے بری ہو گا میرا اس گھر میں وہ دن آخری ہو گا اس سے پہلے بے فکر رہنا نہیں جاؤں گی مگر ملازمہ بن کر بھی نہیں رہوں گی۔۔

سعدی ہی قاتل ہے امان کا اور یہ پروف ہو چکا ہے اس لیے فرض کرنے یا وعدے کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔۔ اساور پہاڑ سے پتھر اور چٹان سے نوکیلے لہجے میں بولا۔۔

تم بس یہ سن لو اساور میں اب تم سے محبت نہیں کرتی۔۔ اساور کے اندر کچھ ٹوٹا تھا اس سے زیادہ وہ سامنے کھڑی اس لڑکی کو توڑ چکا تھا۔۔ پر میں تم سے نفرت بھی نہیں کرتی۔۔

نہ تم میری محبت ہو نہ نفرت تم ان دونوں کے بیچ لٹکے ہو تمہیں پتہ ہے یہ جو بیچ میں اٹکا ہوتا ہے زندگی کا عذاب ہوتا ہے۔۔۔۔ دانیل نے تہہ لگائے کپڑے اٹھائے اور الماری کی طرف رکھنے چلی گی جو واشروم کے ساتھ تھی۔۔

اساور کے اندر بدلے کی آگ پل بھر کو ٹھنڈی ہوئی۔ وہ سوچ رہا تھا اگر مگر کو اور آخر وہیں پہنچتا کہ سعدی قاتل ہے۔۔ بدلے کی آگ عقل کو مفلوج کر دیتی ہے۔۔

کیا ہوا ڈرائیور انکل۔۔ سکول یونیفارم پہنے وہ پندرہ سولہ سالہ لڑکی کافی دیر سے گاڑی کا معائنہ کرتے اڑھیر عمر کے آدمی سے بولی۔۔

بٹیا گاڑی خراب ہو گئی ہے ورکشاپ لے جانی پڑے گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

افسوس ہو ایک تو گرمی اوپر سے گاڑی خراب اب کیا ہو گا۔۔ وہ خود کلامی کے سے انداز میں بولی۔۔ سڑک پر بہت سی گاڑیاں آ جا رہی تھیں۔ گاڑیوں کے ہارن اور شور کانوں کے پردے پٹھا رہا تھا۔۔ یہ لاہور کی گنجان آباد سڑک تھی۔۔ وہ شیشے سے باہر جھانکتی آتی جاتی گاڑیوں کو دیکھنے لگی کہ کوئی شاید خراب گاڑی دیکھ کر مدد کو پہنچے مگر انسانیت کے لیے انسانوں کے پاس فراغت کہاں۔۔

تبھی اسے تھوڑے دور سے اسے موٹر سائیکل آتا ہوا دکھائی دیا۔ موٹر سائیکل سوار کچھ جانا پہچانا لگ رہا تھا مگر دور ہونے کی وجہ سے وہ صبح سے دیکھ نہیں پا رہی تھی۔۔ موٹر سائیکل گاڑی کے پاس پہنچا تو موٹر سائیکل سوار نے شیشے میں سے جھانکتی لڑکی کو دیکھا۔ جو بہت غور سے اسے دیکھ رہی تھی شاید پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ اس کی ادھر وہ مسکرایا۔ وہ اسے نہیں پہچانتی تھی مگر وہ اسے کروڑوں کے مجمع میں پہچانتا تھا۔۔ بانیٹ سائیڈ پر کھڑی کرتا وہ گاڑی کی طرف بڑھا۔ لڑکی کے چہرے پر ابھی تک اجنبیت کے تاثرات تھے۔۔

کیا ہو گیا چچا گاڑی کو۔۔ انجن چیک کرتے ڈرائیور نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ سدی بیٹا آپ۔۔ وہ گاڑی کا انجن مسئلہ کر رہا ہے۔۔

www.kitabnagri.com

اوہ سعدی بھائی آپ۔۔ ڈرائیور نے نام لیا تو وہ جو اتنی دیر سے اسے تکتی اسے پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی فوراً بولی۔۔

پہچان لیا چھٹکی۔۔ سعدی نے اس کے شیشے سے باہر نکلے سر پر ہلکی سی چپت لگائی۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کون سا آتے ہیں جو میں پہچان جاؤں اپنی سولہ سالہ زندگی میں مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے کوئی دوسری تیسری بار دیکھ رہی ہوں آپ کو۔۔ سو مونے معصوم سی شکل بنا کر کہا تو سعدی بے اختیار اسے دیکھتا چلا گیا۔۔

وہ چھوٹی سی لڑکی جو اسے پہچان بھی نہ پاتی تھی وہ پورے دل و جان سے اس پر فدا تھا۔

چچا آپ گاڑی مکینک کے پاس لے جانا سو مو کو میں گھر چھوڑ دوں گا۔

سعدی بیٹا موٹر سائیکل پر کیسے جاسکتی ہیں یہ۔۔ ڈرائیور کو اعتراض تھا کیونکہ وہ کاظمی حویلی کی شہزادی تھی اور شہزادیوں کی سواریاں تو شان و شوکت والی ہوتی ہیں۔۔

کوئی نہیں انکل میں چلی جاؤں گی مجھے بہت اچھا لگتا ہے کھلی ہوا میں بادلوں کے سنگ اڑتے چلے جانا۔ چلیں سعدی بھائی۔۔ سعدی کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ اپنا بیگ گاڑی سے نکال کر موٹر سائیکل کے پاس جا کھڑی ہوئی۔۔

چلیں چچا چلتا ہوں۔۔ اس کی عجلت پر مسکراتے ہوئے سعدی موٹر سائیکل کی طرف بڑھا۔ جہاں وہ پہلے سے ہی کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

عدالت میں معمول سے کہیں زیادہ گہما گہمی تھی۔ کالے کوٹ پہنے وکیل لوگوں کے ہجوم سے بچ بچا کر نکل رہے تھے۔ آتے جاتے کیس جیت جانے پر ہنستے کیس ہار جانے پر روتے ہر طرح کے لوگ تھے۔۔ لوگوں کے ہجوم سے راستہ بناتے وہ تینوں ایک کمرے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ کمرے کے پاس وہ پہنچ کر رکے۔ کمرے کا دروازہ ہلکے کالے رنگ کا تھا جس پر ایڈووکیٹ شامین کے نام کا بیچ لگا ہوا تھا۔ سعدی نے دروازے کو ہلکا سا دھکیلا تو وہ

Posted On Kitab Nagri

چڑچڑاہٹ کی آواز کے ساتھ کھلتا چلا گیا۔۔ اُگے پیچھے وہ تینوں اندر داخل ہوئے۔ عینا نے امان کا بازو منطبو طی سے پکڑ رکھا تھا۔۔

اوہ امان اللہ کاظمی اور سعدی رانا یہاں ہمارے تو بھاگ جاگ گئے۔۔ ٹیبل پر پڑے فائلوں کے پلندے میں سر دیئے وہ بیٹھی تھی۔ ان کے آنے پر مسکراتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔۔

یس بڑی ہم تمہاری ہیلپ چاہیے تھی۔۔ امان اور سعدی نے ریسلر کی طرح پنچا ملا یا۔ انداز سے لگ رہا تھا کافی گہرے دوست ہیں۔۔

میری ہیلپ ہم بتاؤ بتاؤ شامین کو غریبوں مسکینوں کی مدد کرنے سے بہت سکون ملتا ہے۔۔ شامین نے انہیں چھیڑا تھا۔۔

تم بد لوگی نہیں وکیل بن گئی ہو لچھن وہی ہیں۔۔ سعدی کرسی گھسیٹتا ہوا بیٹھ گیا۔۔ امان اور عینا پاس پڑے ایک بوسیدہ سے صوفے پر براجمان ہو گئے۔۔

بدل جاؤں تو دھوکے باز کہلاؤ جو نہ بدلوں تو لچھن باز کہلاؤں واہ رے واہ کیسے لوگ ہیں۔۔ ویسے کیا ہیلپ چاہیے تھی اور یہ چھٹکی کون ہے۔۔ شامین نے اتنی دیر سے خاموش بیٹھی عینا کی طرف اشارہ کیا۔۔

عینا میری۔۔۔

وائف ہے تمہاری اوہ گاڈ مانا تم لوگوں سے بہت سینئر ہوں بڑی ہوں مگر ہوں تو دوست مجھے بتایا بھی نہیں شادی

Posted On Kitab Nagri

کایہ امید نہیں تھی تم سے امان۔ اور تم سعدی تم نے بھی کر لی ہوگی۔۔ امان کی بات کاٹے وہ غصے اور تیزی سے بولی۔۔

کیا شامین میں تو ابھی بچہ ہوں۔۔ سعدی نے معصوم سامنہ بنایا۔۔

دکھ رہے ہو مجھے پانچ فٹ کے بچے۔۔ تم بتاؤ امان کیا ہے یہ سب۔۔؟؟ وہ ایک ساتھ دونوں کو لتاڑ رہی تھی۔۔

تتمل نہ آیا تم میں۔ امان نے افسوس سے ہاتھ ملے۔۔ پوری بات نہ سننا آدھی کاٹ کر شروع ہو جاندا۔۔ یہ میری بیوی نہیں ہے مگر تمہارے پاس اسی لیے آیا ہوں کہ بیوی بنادو۔۔ امان نے تھوڑا سا شرمانے کی ایکٹنگ کی۔۔

میں مولویانی لگتی ہوں تمہیں۔۔ وہ اب تھوڑی شانت ہو گئی تھی۔۔

ہاں تو۔۔ امان نے تیز نظروں سے اسے دیکھا جو باتوں میں وقت ضائع کر رہی تھی۔۔

اچھا اب کھاؤ مت مجھے نظروں ہی نظروں سے کرتی ہوں کچھ۔۔ شامین نے زبان کو ہونٹوں سے باہر نکال کر اسے چراتے ہوئے کہا۔۔

www.kitabnagri.com

جلدی۔۔ شامین لینڈ لائن سے کسی کو ضروری ہدایات دینے لگی۔۔ کچھ دیر وہ فون پر مصروف رہی پھر فون بند کر کے ان تینوں کی طرف دیکھا۔۔ تمہارا کام ہو جائے گا تھوڑی دیر تک بس انتظامات ہو رہے ہیں۔۔ شامین ہاتھوں کو ملا کر ٹھوڑی کے پیچھے رکھ کر بیٹھ گئی۔۔

اور ایک بات اور۔۔ امان نے اسے مخاطب کیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی مائے لارڈ فرمائیں۔۔ شامین نے ہاتھ سینے پر رکھ کر کہا تو اس بیٹھی عینا بھی ہنس پڑی۔۔ امان نے بہت غور سے اس دھوپ چھاؤں سی لڑکی کو دیکھا جو اس کی کل متاعِ جاں تھی۔۔

جب تک میں سائرہ آپ کی شادی نہیں ہو جاتی اور میں ان کو منا نہیں لیتا۔ عینا تمہارے پاس تمہارے گھر رہے گی۔۔ میں اسے اکیلا نہیں رکھ سکتا کہیں۔۔۔

یس مائے لارڈ خادمہ ہے آپ فکر کیوں کرتے ہیں۔۔ شامین اچھی خاصی خوش مزاج لڑکی تھی۔۔ تینوں باتیں کرتے ہوئے ہنس رہے تھے جبکہ عینا خانوشی سے امان کے بازو کو زور سے جھکڑے بیٹھی ان کی باتیں سن رہی تھی۔۔

تو مسٹر امان میں کورٹ میرج سے جڑے مسائل پہلے ہی تمہیں بتا دوں بعد میں مت کہنا بتایا نہیں۔ شامین راکنگ چیئر کو گول گول گھمار ہی تھی۔۔

جی مس شامین بتائیے اور اپنی چونچ بند رکھیے پھر۔۔ امان نے برا سامنہ بنایا شامین بات کو طول دیئے جارہی تھی۔۔

پسند کی شادی میں ہوتا یہ ہے کہ لڑکی کے گھر والے لڑکے پر 365 ب کے تخت ایف آئی آر کروا دیتے ہیں۔ اس صورتحال میں لڑکے کو چاہیئے فوراً لڑکی کا 164 کا بیان مجسٹریٹ کے سامنے کروائے جس میں لڑکی لڑکے کے

Posted On Kitab Nagri

خق میں بیان دے۔ اور اس کے ساتھ ہی لڑکی کو چاہیئے ضمانت قبل از گرفتاری کروالے۔ اور ہائی کورٹ میں Quashment of Fir کے لیے رجوع کرے۔۔ شامین بے پرواہ سی بیٹھی اسے تفصیلات سے آگاہ کر رہی تھی۔۔

اوہ میری ماں سب کچھ کر لوں گا پہلے جس کام کے لیے تمہارے پاس آئے ہیں۔۔ امان نے اب کی بار تقریباً ہاتھ جوڑے تھے۔ سعدی اور شامین اس کی عجلت پر مسکرا رہے تھے۔۔

اچھا ولی کون ہے لڑکی کا۔۔ شامین اب کے سیر نہیں ہو کر ایک فائل نکال کر اس میں کچھ لکھنے لگی۔۔

میں ہوں۔۔ سعدی نے جواب دیا۔۔ مجسٹریٹ تھوڑی دیر تک فارغ ہو جائیں گے پھر میرج پیپر ز پر ان کے سگنیچر ہوں گے پھر کچھ فار میلٹیز ہوں گی پھر ہو گیا نکاح۔۔ شامین نے چٹکیوں میں مسئلہ حل کیا۔۔

پھر واقعی تھوڑی دیر میں ضروری کاروائیوں کے بعد عینا امان کی ہو گی۔۔ مینا بعد میں کوئی مسئلہ نہ کرے اس لیے عینا نے 164 کا بیان بھی مجسٹریٹ کو دیا۔۔

عدالت سے نکل کر وہ چاروں دوبارہ شامین کے چیمبر کی طرف بڑھے۔۔ لوگوں کا رش پہلے کی نسبت کافی کم تھا۔۔

اب آگیا سکون مسٹر کاظمی۔۔ چیمبر میں پہنچ کر شامین نے امان سے پوچھا۔۔

آف کورس۔۔ امان نے سر جھکا کر شامین کی ایکٹنگ کی تو شامین کا زوردار قہقہہ چیمبر کی در د دیوار سے ٹکرایا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا سعدی تو امان کو لے کر پیچھے پیچھے میرے گھر پہنچ میں عینا کو لے کر پہلے نکلتی ہوں۔۔ گاڑی کی چابیاں اٹھائے کوٹ کو ٹھیک کرتی وہ اٹھی۔۔

ویسے تمہارے پاس کوئی کیس ویس نہیں آتا جو یہ کنوارہ بو تھا لیئے ہمارے ساتھ چل پڑی ہو۔۔ امان نے اسے چھیڑا۔۔

ہاں میں تو ہوں ہی ویلی مطلبی انسان اینڈ فار یور کائینڈ انفارمیشن مسٹر کاظمی آئی ایم ناٹ کنوارہ بو تھا میرا ایک عدد منگیت رہے ترکی میں سرجن ہے بہت جلد میں نے اڑ جانا ہے اس کے ساتھ۔ پہلے سخت لہجے اور آخر میں مسکراتے ہوئے ہاتھ کو اونچا کر کے بولی۔ اس کے چہرے پر ایک دم سرخی چھا گئی تھی۔۔

اچھا اچھا ٹماٹر مت بنو اور نکلو۔۔ امان نے کہا تو وہ ایک جھانپ اس کے کندھے پر رسید کرتے عینا کا ہاتھ پکڑے باہر نکل گئی۔۔

افسوس میرے نازک مانی کو لگی۔۔ سعدی نے پچکار تے ہوئے اسے چھیڑا۔۔ چل دفعہ ہو پوری فلم ہے تو۔۔ امان نے سعدی کو پکڑ کر دروازے کی طرف دھکا دیا۔ چاروں آگے پیچھے باہر نکلے۔ گاڑی کے پاس پہنچ کر شامین نے ایک مسکراتی معنی خیز نظر سعدی پر ڈالی بدلے میں اس نے بھی مسکرا کر انگوٹھا دکھایا۔۔ شامین نے عینا کے بیٹھتے ہی گاڑی فل سپیڈ سے سڑک پر ڈال دی۔۔ سعدی بھی معنی خیزی سے مسکراتا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔ امان کے بیٹھتے ہی وہ بھی گاڑی زن سے بھگالے گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کوٹ پہن کر اس نے گلے میں ٹائی ڈالی بالوں کو سلیقے سے جیل سے جمائے وہ آئینے کے سامنے کھڑا آفس جانے کے لیے تیار تھا۔ کوٹ کے بٹن بندھ کرتے وہ سرسری سی نظر سوئی ہوئی دانیل پر ڈال دیتا تھا۔ تیاری مکمل کر کے اس نے قد آور آئینے میں اپنا سراپا دیکھا۔ دانیل کو دیکھتا وہ چلتا ہوا اس کے سرہانے پہنچا۔ کچھ دیر کھڑا وہ اسے دیکھتا رہا۔ پھر ہاتھ بڑھا کر بازو سے پکڑ کر اسے زور سے جھنجھوڑا۔۔۔

کیا ہے۔۔ دانیل کی آنکھیں نیند سے بوجھل تھیں وہ کھا جانے والے لہجے میں بولی تھی۔۔

آفس جا رہا ہوں ناشتہ بنا کر دو۔۔ اساور کہہ کر اپنا فون چیک کرنے لگا۔۔

کون سا جہاد پر جا رہے ہو خیر فقیراں بی سے کہہ دو بنادیں گے مجھے مت تنگ کرو نیند آرہی ہے مجھے۔۔ تکیہ بازوؤں کے نیچے رکھتے وہ آڑھی ترچھی پھر سے لیٹ گئی۔۔۔

دانیل اٹھو۔۔!! اس بار اساور نے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اٹھایا اور نیچے کھڑا کر دیا۔۔ کیا بد تمیزی ہے۔۔ دانیل کا توماناودماغ گھوم گیا تھا۔۔ اب تو اٹھ گی ہو ناشتہ بنا دو اب۔۔ اساور نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو دانیل نے کچھ پل اسے دیکھا اور پھر پیر پٹختی کمرے سے ملحق سٹڈی میں گھس گئی۔۔

بھوکے جاؤ میری بلا سے مجھے نیند آرہی ہے۔۔ منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی روکتے ہوئے دانیل نے کہا اور دھرام سے دروازہ بند کر دیا۔۔

دانیل۔!! وہ غصے سے بل کھا کر رہ گیا تھا مٹھیاں بھینچتے وہ سٹڈی کے دروازے کو کھولنے آگے بڑھا مگر دانیل اسے اندر سے لاک کر چکی تھی۔۔ اسے دانیل پر اس کی ہمت پر غصہ آ رہا تھا جبکہ دانیل اسے وہی لوٹا رہی تھی جو

Posted On Kitab Nagri

سوغات وہ اسے دے چکا تھا۔ ایگو اور سیلف ریسپیکٹ ہرٹ ہونا کسے کہتے ہیں دانیل اسے اچھے سے باور کروا رہی تھی۔۔ غصے سے اساور کے سر کی رگیں تن گئی تھیں۔ مٹھیاں بند کرتے سختی سے دروازے کو ٹھوکر مارتا وہ باہر نکل گیا۔۔

سنگاپور میں رات نے اپنے پر پھیلا لیے تھے مگر سنگاپور روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔ رات بھی دن کا سماں پیدا کر رہی تھی۔۔ اے۔ کے کی میٹنگ کامیاب رہی تھی کل کی ان کی واپسی کی فلائیٹس تھیں۔ ان کی رہائش سنگاپور کے ایک بہترین ہوٹل میں تھی جس سے شہر کا یو بہت اچھا دکھتا تھا۔۔

اے۔ کے اور حیا سدوانی اور ان کی سیکریٹریز سب ایک ٹیبل کے ارد گرد بیٹھے کھانے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔ ساتھ میں تھوڑی ہلکی پھلکی گفتگو بھی کر لیتے تھے۔۔

حیا کی نظریں اے۔ کے پر لگی ہوئی تھیں۔ جنہیں اے۔ کے اچھے سے محسوس کر رہا تھا مگر پھر بھی وہ نظر انداز کرتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

سب باتوں میں مشغول تھے۔ اے۔ کے کھانے سے فارغ ہو کر کافی کا کپ اٹھائے گلاس وال کے پاس آکھڑا ہوا جس سے شہر میں جلتی بجتی روشنیاں آتے جاتے لوگ سب نظر آ رہے تھے۔۔ گلاس وال کے عین پیچھے لائٹس لگائی گئی تھیں جو ہریل اپنا رنگ بدل رہی تھیں جس سے گلاس وال پر مختلف رنگ آ جا رہے تھے۔۔ اے۔ کے دلچسپی سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ تبھی اپنے کندھے پر اسے دباؤ محسوس ہوا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو حیا سدوانی اپنی

Posted On Kitab Nagri

ازلی مسکراہٹ کے ساتھ موجود تھی۔ وہ مسکراتے ہوئے اتنی اچھی لگتی تھی کہ سامنے اے۔ کے نہ ہوتا کوئی اور ہوتا تو منٹ نہ لگتا اس کی زلفوں کی گھنی چھاؤں میں کھو جانے سے۔۔

کیا دیکھ رہے ہیں مسٹر اے۔ کے۔۔ وہ سامنے ہاتھ سینے پر باندھ کر کھڑی ہو گئی۔۔

روشن شہر جسے رات کی تاریکی بھی سیاہ نہیں کرتی۔۔ اے۔ کے محویت سے گلاس وال کے اس پار دیکھ رہا تھا جب کے حیا کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔۔

ایک بات کہوں۔۔ حیا کی محویت ٹوٹنے کو نہ آرہی تھی۔۔

ہممم۔۔ کہو۔۔۔۔

حیا کافی دیر چپ رہی تھی پھر ایک جھٹکے سے وہ اے۔ کے کے گلے لگ گئی "آئی لو یو اے۔ کے"۔ اس طرح اچانک خود سے چمٹ جانے پر اے۔ کے حیران ہوا تھا۔ ٹیبل کے پاس بیٹھے سب لوگ ان کی طرف متوجہ تھے۔ سب دبی دبی سی مسکراہٹ ان پر اچھال رہے تھے۔۔

www.kitabnagri.com

حیا۔۔!! اے۔ کے نے ایک جھٹکے سے حیا کے خود سے الگ کیا اور ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر دے مارا۔۔ تھپڑ اتنی شدت سے پڑا تھا کہ حیا کے ہونٹوں کا کنارہ پھٹ گیا جس سے خون کی ایک ہلکی سی لکیر نکلی۔ حیا کے گال پر اے۔ کے کا ہاتھ نشان چھوڑ گیا تھا۔

وہاں بیٹھے سب لوگ منجمد ہو گئے تھے۔ حیا کے اتنے کھلے اور بے باک اظہار پر بھی کسی کو اے۔ کے سے اس چیز کی توقع نہیں تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

حیانے بے یقینی سے سامنے کھڑے وجیہہ مرد کو دیکھا جو آنکھوں میں غصے کی چنگاری لیے اسے بھسم کرنے کو تیار تھا۔۔۔۔

تم نے مجھے تھپڑ مارا۔۔ حیا غصے کی شدت کے چلائی۔۔

ہاں کیونکہ تم ڈیزرو کرتی ہو تھپڑ کو۔ اپنی دوسرے کی عزت ساکھ سیلف ریسپیکٹ کسی شے سے کچھ لینا دینا نہیں ہے تمہارا کیسی لڑکی ہو تم حیا سدوانی۔!! "شیم آن یو"۔۔ اے۔ کے بہت غصے میں تھا۔۔

میں نے محبت کی ہے تم سے۔۔ "حیانے بے بسی سے اس کا ہاتھ تھامنا چاہا۔۔

اور میں تھوکتا ہوں تمہاری تم جیسی تمام لڑکیوں کی محبت پر۔۔ اے۔ کے نے اپنا ہاتھ جھٹکا اسے خود سے پیچھے دھکیلتا وہ وہاں سے نکل آیا تھا۔۔ "مگر اس کی آواز اس کو ابھی بھی سنائی دے رہی تھی۔۔ تم بھگتو کے اے۔ کے تم میری نفرت کی آگ میں تاجر جلو گے میرا انتقام تمہیں جلا کر راکھ کر دے۔۔ "میں تمہیں کہیں کا نہیں چھوڑوں گی۔" مجھے میری محبت کی بھیک کے جواب میں دھتکار ملی ہے تمہیں بھی برباد کر دوں گی میں " وہ ہسٹریائی انداز میں چیخ رہی تھی چلا رہی تھی مگر وہ کان لپیٹے اپنے روم میں چلا گیا۔۔

اٹھ گی ماہرانی صاحبہ!!! "ہو گی نیند پوری آپ کی۔۔ زخمی ٹانگ گھسیٹ کر چلتے ساڑھ کچن میں داخل ہوئی جہاں دانیں کھڑی آلیٹ بنا رہی تھی۔ تھوڑی سی چوٹ کونہ جانے اس نے کتنا بڑا کر دیا تھا۔۔"

Posted On Kitab Nagri

رسی جل گی پربل نہ گیا۔۔ دانیں نے آلیٹ کو پلٹے چبا چبا کر کہا۔۔

زیادہ باتیں مت کرو اور ناشتہ بنا کر دو مجھے۔۔ سائرہ نے ناگواری سے کہا۔۔

ہمم اچھا تو مس سائرہ ناظم کاظمی وہیل چیئر پر بیٹھنا چاہتی ہے رائٹ۔۔ دانیں خطرناک مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف بڑھی تو سائرہ ایک دم ڈر کر پیچھے شلف سے جا لگی بازو کی ٹکڑ سے کپ فرش پر گرا اور چھناکے کے ساتھ ٹوٹ گیا۔۔

کانچ توڑ دیا ماں کہتی تھیں اچھا شگن نہیں ہوتا ہے کہیں تمہاری دوسری ٹانگ بھی نہ ٹوٹ جائے میرے ہاتھوں۔ آلیٹ پلیٹ میں رکھتے دانیں نے خطرناک نظروں سے اسے دیکھا۔ ڈر کے مارے سائرہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔۔

مم میں نے تت تو اتنا ہی کک کہا ہے ناشتہ بنا دو۔۔ وہ ہکلائی تھی دانیں کے تیور ان دنوں اسے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔۔

تت تم نن نے کک کیوں کک کہا مم مجھے نن ناشتہ بنانے کا جج جب کے تت تمہارے ہاتھ فی الحال صبح سلامت ہیں۔۔ دانیں نے اس کی نقل کرتے ہوئے ہکلانے کی ایکٹنگ کی۔۔ سائرہ منہ بناتے جلدی سے کچن سے نکل گئی جو دانیں کا انداز تھا وہ اس کا ہاتھ توڑ دینے سے بھی باز نہ آتی۔۔

سائرہ کے تیزی سے نکلنے پر دانیں ہلکا سا مسکرائی اور چائے کا کپ آلیٹ اور سلائیس لیئے لاؤنج میں چلی آئی۔۔ "پلیٹ ٹیبل پر رکھ کر وہ بیٹھنے کو مڑی ہی تھی کہ اس کا سر چکرایا۔"

Posted On Kitab Nagri

چچی کیا ہوا آپ کو۔۔ "اپنے کمرے سے نکلتی سو مواسے یوں سر ہاتھوں سے پکڑے کھڑے دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔ "کچھ نہیں سو مو بس ہکا سا چکر آ گیا تھا۔ "دائین اب سنبھل کر صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔ "چچی آپ ٹھیک نہیں لگ رہیں چلیں ہسپتال لے کر چلتی ہوں میں آپ کو۔۔۔"

ٹھیک ہوں سو مو پریشان نہ ہو تم بلا وجہ "ایک ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے دوسرے سے وہ اپنی کنپٹی سہلارہی تھی۔"

چکس نے کچھ کہا ہے پھر۔ "سو مو اس کے پاس ہی بیٹھ گی۔ چہرے سے پریشانی واضح ہو رہی تھی۔"

میں اب سب جیسی بن گی ہوں جتنے دن میں نے اس گھر میں گزارے ہیں ان سے سیکھا ہے میں نے دنیا کے ساتھ جیسی دنیا ہے ویسے چلو ورنہ تمہیں لوگ نوچ کھائیں گے مار ڈالیں گے اور سمجھ بھی نہیں آئے گی کہ کس نے قتل کر ڈالا آپ کا۔ "اور میں اب جیسے کو تنیسا کے اصول پر چل رہی ہوں جو زخم مجھے دیئے ہیں ان کے کھرند کھرچنے نہیں دوں گی" * وہ کیا کہتے ہیں اینٹ کا جواب پتھر سے۔۔ "اب اسے اہمیت نہیں دیتی میں نہ خود پر تشدد کی اجازت دیتی ہوں۔"

www.kitabnagri.com

چائے کا کپ لبوں سے لگا لیا تھا۔ "لجہ بے انتہا مضبوط تھا۔"

چکس آپ کو کھورھے ہیں اپنی سانسوں کو خود سے جدا کر رہے ہیں رفتہ رفتہ اور دیکھو ان کو پتہ بھی نہیں!۔"

کسی سے بے انتہا محبت کر کے بے انتہا نفرت کرنا چاہو اور کرنے پاؤ اور نہ اس کے لیے دل میں کچھ محسوس کرو ایسے انسان کی افیت سمجھتی ہو تم۔ "دائین کی انگلیاں چائے کے کپ پر گھوم رہی تھیں جواب اس کے گود میں تھا۔"

Posted On Kitab Nagri

جس دن سچ ثابت ہو جائے گا آپ کیا کریں گی چکس کو معاف کر دیں گی۔ "۔؟؟

ہاہاہا۔۔۔!!! اس کی بات پر دانیل دیر تک ہنستی رہی تھی۔ ہنستے ہوئے آنکھوں میں نمی در آئی تھی۔ "سومو نے حیرانی سے اس نیم پاگل لڑکی کو دیکھا تھا۔"

خواب بننے کے عمل کو جانتی ہو۔۔۔ "نہیں تم کہاں جانو گی سومو۔!! میں جانتی ہوں۔ میں نے خواب دیکھے نہیں تھے میں نے خوابوں کو سینچا تھا پیل پیل ہریل یار۔! میں نے ان ہاتھوں سے خواب بننے تھے مم میں جانتی ہوں خواب بنتے میرے ہاتھ زخموں سے چور چور ہوئے تھے مگر خواب پورے ہونے پر ملنے والی خوشی اور راحت کا خواب مجھے پھر سے خواب بننے پر مجبور کرتا تھا۔" "؛ اور دیکھو تمہارے چچا نے میرے خوابوں کی بنی ڈور کو اپنے انتقام کی آگ میں جلادیا۔" "وکالت میرا خواب تھا وہ خواب جو مجھے تروتازہ کرتا تھا۔۔۔" انگلی کے پور سے اس نے آنکھ کے کنارے اٹکے آنسو کو صاف کیا۔۔۔ "اور معافی۔!!" "اساور کاظمی کے لیے دانیل جمشید علی کے پاس اب دینے کو کچھ نہیں بچتا نہ محبت نہ نفرت اور نہ معافی۔" کچھ بھی نہیں۔ "اساور کاظمی وہ شخص تھا جسے دانیل جمشید علی نے لڑکپن کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی دل میں اترتے پایا تھا۔" یقین جانو جیسے وہ دل میں اترتا تھا ویسے ہی دل سے اتر گیا ہے۔ "؛ اس نے میرے خواب جلادیئے یار۔" وہ قاتل نکلا۔۔۔ میرے خوابوں کا خون اس نے مجھے تڑپاڑپا کر کیا ہے "میری سیلف ریسپیکٹ میری اگیو میرے دل کو سب کو بدگمانی کے پاؤں تلے روند ڈالا اس نے۔ ایک عورت محبت بعد میں کرتی ہے بعد میں چاہتی ہے پہلے عزت چاہتی ہے نہ ملے تو سمجھوتہ نہیں کر سکتی۔۔ ایک عورت عزت نفس پر کمپر و ماثر نہیں کرتی۔" چلو یہی سہی میرے خواب میرے بھائی کی زندگی کا صدقہ ہوئے۔۔ "گالوں پر آنسوؤں کی قطاریں بہہ نکلی تھی جن کو ہاتھ کی پشت سے اس نے بے دردی سے رگڑ

Posted On Kitab Nagri

ڈالا تھا اور نم آنکھوں سے مسکرا دی "نم آنکھوں سے مسکراتا تکلیف کا کون سا درجہ ہے کوئی اس سے پوچھتا۔"

سومو بس دیکھے گی تھی اس لڑکی کو۔ "وہ کمال کی لڑکی تھی نم آنکھوں سے بھی مسکرا دیتی تھی ایسی مسکراہٹ جو دل چیر کر رکھ دے پھر اس اور کیوں نہیں پگھلتا تھا۔"

آہ۔۔ منہ پر ہاتھ رکھ کر دانیں تیزی سے کمرے کی طرف بھاگی۔ *سومو بھی اس کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہوئی۔ "واش روم سے دانیں کی الٹیاں کرنے کی آوازیں وہ سن سکتی تھی۔"

دانیں ٹھیک ہیں آپ۔۔ وہ دروازہ پریشانی سے کھٹکھٹا رہی تھی۔ "تھوڑی دیر میں دروازہ کھلا۔ دانیں تو لیے سے منہ پونجے باہر نکلی "اس کا چہرہ ایک دم سے زرد پڑ گیا تھا۔"

دانیں کیا ہوا آپ کو۔۔ "سومو پریشانی سے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے بولی۔

کچھ نہیں بس وومٹینگ ہوگی تھیں شاید کچھ غلط کھا لیا ہے تم جانتی ہو کھانے پینے کی کتنی شوقین ہوں میں۔ "دانیں نے مسکراتا ہوا مگر نقاہت کی وجہ سے وہ مسکرا بھی نہ پائی تھی۔ سومو کا سہارا لیتے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔"

چلیں میں آپ کو ہو اسپتال لے کر چلتی ہوں۔ "سومو نے اس کے لاکھ نہ نہ کرنے پر بھی بازو سے پکڑ کر زبردستی باہر لایا۔ "سومو کا سہارا لیتے وہ چل رہی تھی ورنہ چکراتے سر کے ساتھ کہیں گر جاتی۔۔۔"

کیا ہوا خیریت ہے دانی بیٹا۔ کچن کے کانچ کے ٹکڑے صاف کرتی فقیراں بی نے سومو کے سہارے چلتی دانیں کو دیکھا تو ایک دم پریشان ہوا ٹھیں۔

Posted On Kitab Nagri

طبیعت ٹھیک نہیں ہے ان کی ہسپتال لے کر جا رہی ہوں۔۔ "سومو نے عجلت میں بات مکمل کی اور دانیل کو لیئے دروازے سے باہر نکل آئی۔ "اور ایسور سے چابی لے کر اس نے دانیل کو گاڑی میں بٹھایا اور گاڑی زن سے کھلے گیٹ سے بھگا لے گئی۔"

یاد یہ کس روٹ پر لے کر جا رہا ہے شامین کی گاڑی کو فالو کر۔۔۔ "سعدی کے یوٹرن لے لینے پر امان آگ بھگولہ ہو گیا۔"

چپ کر کے بیٹھ ورنہ یہیں کے دھکادے دوں گا سمجھے۔۔ "سعدی نے غصے کے کہا۔"

تو لے کر کہاں جا رہا ہے مجھے اور عینا یاد شامین اسے کہاں لے کر جا رہی ہے۔ "امان کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے۔"

تو اور تیری بھیکم کڈنیپ ہوگ مئے ہو۔ "تجھے قتل کرنے لے کر جا رہا ہوں میں۔" اس کے سوالات کے تنگ آ کر سعدی نے تقریباً کچا نکل جانے والا لہجہ اختیار کیا۔۔

کر ہی نہ لے تو کڈنیپ۔ "اوہ بھائی صاحب کڈنیپ کرنے والی شکلیں کوئی اور ہوتی ہیں ایسی ممی ڈیڈی نہیں ہوتیں۔" امان نے اس کے منہ پر چٹکی کاٹتے ہوئے اس کا گال کھینچا جس سے سعدی ہمیشہ اریٹھٹ ہوتا تھا۔۔ "اب کے تو نے ہاتھ لگا یا مجھے تو تیرا قتل مجھ پر واجب ہو جانا ہے۔! اپنی طرف سے سعدی نے دھمکی دی تھی مگر سامنے والا بھی خالص ڈھیٹ ہی تھا۔۔ ہا ہا ہا ہا "امان کا تہتہ ہہہ گاڑی میں گونجا تھا۔"

Posted On Kitab Nagri

امان کی طرف دیکھتے سعدی نے گاڑی جھٹکے سے روکی۔ "امان کاسرڈیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا۔۔۔۔۔ اوہ تیری اندھوں کے بادشاہ کس کے ساتھ ٹھوک دی گاڑی۔" دیکھ کر نہیں چلا سکتا۔۔۔۔۔ امان نے اپنے سر کو ہلایا جہاں درد کی شدید ٹیس اٹھی تھی۔۔۔۔۔"

یہ سیٹ بیلٹ حفاظتی اقدامات کے طور پر گاڑی میں لگایا جاتا ہے اور اس کا استعمال کر لینا چاہیے۔۔۔۔۔ "سعدی نے بھی ادھار نہ رکھا تھا۔" گاڑی کا دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا اور سر سہلاتے امان کو زبردستی کھینچ کر گاڑی سے باہر نکالا۔۔۔۔۔"

تکلیف کیا ہے تجھے یہی بتا دے میرے باپ۔۔۔۔۔ "امان نے ہاتھ سر تک لے جا کر سعدی کے آگے جوڑے۔۔۔۔۔ مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے سامنے دیکھ۔" سعدی نے اس کا منہ پکڑ کر سامنے مال کی طرف کیا۔۔۔۔۔ "ہاں یہ شاپنگ مال ہے کیا دیکھوں کون کی وکھڑی چیز ہے۔۔۔۔۔ امان ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالتے گاڑی کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔"۔۔۔۔۔

عقل کے دشمن یہ شاپنگ مال ہے اور.....!!!! اور یہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ بن گیا ہے۔ "امان نے بیزاری سے اس کی بات کاٹی۔۔۔۔۔"

کھوتے اپنی فی نولی دلہن کے لیے کچھ لے لو وہ کیا کہتے ہیں منہ دکھائی چاہے شادی ایسے ہوگی مگر اس کے دل میں خواہشیں تو ہوں گی۔ "اور ویسے بھی بہت ڈپر لیس ہے وہ خوش ہو جائے گی۔" اب اس کا سب کچھ تو ہی تو ہے "سعدی نے نرمی سے کہتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔"

Posted On Kitab Nagri

تو واقعی میرا سچا دوست ہے میری جان۔!! امان نے فرط جذبات سے سعدی کو جھپسی ڈالی۔۔

اب چھوڑ دے۔۔ "عینا نہیں سعدی ہوں میں۔،" سعدی نے اسے چھیڑا۔

چل دفعہ ہو جب جب تجھ پر پیار آنے لگتا ہے تیرے منہ کے کچھ نہ کچھ منحوس ہی نکلتا ہے۔ "سعدی کو خود سے الگ کرتے مصنوعی خفگی سے کہتا وہ مال کی طرف بڑھ گیا۔

ابے سن تو سہی مجنوں کی اولاد۔۔ "سعدی کے اس کے پیچھے ہی شاپنگ مال کا گلاس ڈور کھلوتے اندر داخل ہو گیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

بول محبت کے دشمن۔ "امان نے برا سامنہ بنا کر کہا۔ سعدی اور وہ چلتے ہوئے ایک جیولری شاپ میں داخل ہوئے۔" زیور کی چمک نے شاپ کو روشن کیا ہوا تھا۔"

لے گا کیا۔۔؟۔ "سعدی اسے ہر شے ریجیکٹ کرتے دیکھ کر تنک کر کے بولا۔

توچپ کر تجھے کیوں بتاؤں تجھے کون سا محبت سمجھ آتی ہے تجھے۔"

ہاں تم تو لو گرو ہونا۔!! سعدی نے اس کی کمر پر ہلکی سی چٹکی کاٹی۔"

تمیز سے کھڑا ہو جاو نہ رکھ کر ایک جھانپڑ لگاؤں گا۔!!۔ امان نے اسے تھپڑ دکھایا۔!"

تو بدل گیا ہے دوست بیوی آنے کے بعد سب بدل جاتے ہیں تو بھی بدل گیا ہے "یہ امید نہ تھی تجھ سے۔!"

سعدی نے مصنوعی آنسو صاف کیئے۔"

پوری فلم ہے یار تو قسم سے۔" امان مسکرایا۔ بس کبھی غرور نہیں کیا اپنے ٹیلنٹ پر۔۔ سعدی نے فرضی کالر

جھاڑے۔!"

Posted On Kitab Nagri

یہ والا بریسلٹ پیک کر دیں۔، "امان نے ایک بریسلٹ شاپ کیپر کی طرف بڑھایا۔"

بریسلٹ لے کر وہ دونوں ہنستے کھیلنے مذاق کرتے مال سے باہر نکلے۔! "گاڑی سٹارٹ کرتے خوش خوش سا امان اپنی عینا کے پاس پہنچنے کو بے تاب تھا۔!"

آرام سے بیٹھ گئی ہونا "کوئی مسئلہ تو نہیں۔"، سعدی نے اپنے پیچھے بیٹھی سومو کو کہا جو شاید بانیک پر پہلی بار بیٹھی تھی۔ "وہ کاظمی خویلی کی ننھی اور لاڈلی شہزادی تھی وہ کہاں ان سواریوں پر بیٹھی ہوگی۔،!"

یس سعدی بھائی بہت مزہ آرہا بس تھوڑا سا ڈر لگ رہا ہے کہیں گرگی میں تو۔" سومو نے ہاتھ زور سے سعدی کے کندھے پر رکھا تھا۔!" سعدی بس مسکرا کر رہ گیا تھا۔۔۔!"

میں تمہیں نہیں گرنے دوں گا بے فکر رہو۔!"

سعدی بھائی وہ گولا گنڈا والا ٹھیلہ پلیز روکیں بانیک۔ مجھے وہ کھانا ہے!"! "سومو نے سڑک کے کنارے چھاتہ بنا کر اس کے نیچے لگے گولا گنڈے کے ٹھیلے کی طرف اشارہ کیا۔ "جہاں سے آتے جاتے لوگ ٹھنڈا سرخ میٹھا گولا گنڈہ کھا رہے تھے۔،"

سومو طبیعت خراب ہو گئی پھر۔" سعدی نے بانیک سائیڈ پر روکا۔"

Posted On Kitab Nagri

ایسی بھی کوئی نازک پری نہیں ہوں میں کچھ نہیں ہوتا " چلیں چلیں۔! : سومو بیگ کندھے پر ڈالتی بھاگتی ہوئی ریڑھی کے پاس پہنچی۔ " "مجبوراً سعدی بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔"

انکل مجھے بنادیں جلدی سے ایک کپ۔ مزیدار میٹھا اور ٹھنڈا سا۔ " آپ لیں گے سعدی بھائی " ایسا کریں انکل دو بنادیں۔ " ریڑھی والے کو بتا کر وہ سعدی کے پاس آکھڑی ہوئی جو لکڑی کی بوسیدہ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا "

کیا ہوا کہیں یہ تو نہیں سوچ رہے خود مصیبت گلے ڈال دی جو گرمی میں خوار کروار ہی ہے۔ " سعدی کے اس طرح خود کو تکتے پا کر وہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔ "

تم کہو تو صحرا کی خاک چھان لوں اور ہونٹوں سے پھر بھی مسکراہٹ جدا نہ ہونے دوں۔ " اس پر اماں کا اثر ہو رہا تھا اس نے دل ہی دل میں سوچا۔ "

اوہ مائی گاڈ کہیں آپ مجنوں کی نسل سے تو نہیں۔ " : سومو نے معصیت سے دونوں ہاتھ گال پر رکھتے اسے چھیڑا۔ "

مجنوں تو لیلیا کو پانے کی چاہ میں کنوارہ مر گیا تھا میں کہاں اس کی نسل سے نکل آیا پھر۔! " سعدی اس کی شرارت سمجھ کر مسکرایا۔ "

" مجنوں بننے کو مجنوں کے خاندان سے بیلونگ کرنا ضروری نہیں ہے۔ جس کا بھی عشق حد سے بڑھ جائے وہ پھر مجنوں کہلائے۔ " مجنوں کوئی ایک شخص تھوڑی تھا وہ ایک شخص تو بس قیس تھا جب مجنوں بنا تو عشق بن گیا تھا عاشق بن گیا تھا! "

Posted On Kitab Nagri

اتنی سی عمر میں اتنی بڑی باتیں۔ "سعدی حیران ہوا تھا اسے لگا وہ محبت کو ابھی نہیں سمجھتی ہوگی مگر وہ تو ایسی نکلی کہ عشق پڑھائے تو بندہ اس کے سحر سے نکل نہ پائے۔!"

پورے سولہ سال کی ہوں میٹرک میں پڑھتی ہوں الحمد للہ میچور ڈھوں۔ سمجھتی ہوں سب جانتی ہوں سب۔ "وہ ماسٹر میں پہنچ کر بھی ننھی کاکیاں بننے والی لڑکیاں مجھے سمجھ نہیں آتیں۔!" عمریں بڑھوں کومات دیں دماغ شیطان کو بچھاڑ دے اور منہ پر معصومیت طاری کر کے بولیں۔ "جی یہ محبت کیا ہوتی ہے مجنوں کون تھا، فرہاد لیلیٰ کے چچا کا بیٹا ہے یا چھپکلی قتل بھی کر ڈالتی ہے" سو مو کے چہرے پر بولتے ہوئے اتنی معصومیت در آئی تھی کہ وہ بس اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔

اچھا تم جانتی ہو محبت کیا ہے۔؟ "سعدی نے اپنے من کا سوال کیا۔"

نہیں شلد ہاں! "سو مونے پہلے نفی میں اور پھر ہاں میں گردن ہلائی۔ سعدی کنفیوز ہوا۔" "محبت کیا ہے۔؟؟ میں یا آپ کوئی کنفرم نہیں بتا سکتا ہر شخص اسے الگ چیز سے تعبیر کرتا ہے۔ کوئی دولت کہتا ہے کہ اسے دولت سے محبت ہے کوئی رشتے جوڑ کر رکھتا ہے کیوں کہ اسے محبت ہے، کوئی پہاڑوں کی محبت میں مبتلا ہے تو کوئی کہکشاؤں کی، کوئی انسانوں میں سکون تلاش کرتا ہے تو کوئی رب سے لو لگاتا ہے کیونکہ اسے محبت ہوتی ہے۔ کسی کے لیے محبت وہ بھیانک خواب ہے جو اسے راتوں میں سونے نہیں دیتا ڈرتا ہے اور کسی کے لیے محبت وہ حسین خواب ہے جو وہ پلکوں کی جھال پر سجاتا ہے تو مسکراتے ہونٹوں کے ساتھ رات آنکھوں میں کٹتی ہے۔" کوئی دل میں سماتا ہے تو کوئی دل سے اتر جاتا ہے آسان الفاظ میں یہ کہ محبت ایک ذہنی کیفیت کا نام ہے اور ہر شخص کی ذہنی کیفیت دوسرے شخص سے مختلف ہوتی ہے کوئی شے کسی بندے کو سکون دیتی ہے تو وہی شے کسی

Posted On Kitab Nagri

دوسرے کاسکون غارت کرتی ہے۔ محبت وہی شے ہے۔! وہ ہمیں پڑھایا جاتا ہے کہ پانی کی کوئی شکل نہیں ہوتی جس برتن میں ڈالو وہی شکل اختیار کر لیتی ہے اگر کیٹلی محبت بھی پانی ہے ہم محبت کو سکون کے برتن میں ڈالیں یہ سکون بن جائے گی بے سکونی کے برتن میں انڈیلیں تو یہ بے سکونی بن جائے گی۔ ماں کرے گی تو ماما بن جائے گی باپ کرے گا تو شفقت کہلائے گی بہن کرے تو دوست بن جائے گی بھائی کرے تو جان پہچانی جائے گی محبوب کرے تو محبوبہ بن جائے گی بس ثابت ہو محبت ایک ایسی ذہنی کیفیت ہے جو پانی جیسی ہوتی ہے۔ "۔ سعدی یک ٹک اسے دیکھے جارہا تھا کاش وہ بتا پاتا سو مو کے لیے اس کی ذہنی کیفیت کتنی سکون والی ہے۔

تم نے محبت محسوس کی کبھی۔۔ "سعدی کے اپنے سے ہی سوال تھے۔۔

ہاں کی ہے۔ سو مونے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا سعدی کو اپنا دل سینے کی حدود سے نکلتا ہوا محسوس ہوا۔

ماں کی ماما بھائی کی محبت چکس کالا ڈآپی کا لڑنا پھر پیار کرنا سب محبت کے دائرے میں آتے ہیں جو میں نے محسوس کیئے ہیں۔۔ "سو مو کے لہجہ اپنوں کی محبت سے پُر تھا۔!

اگر میں کہوں مجھے بھی تم سے محبت ہے تو تم کیا کہو گی۔! "سعدی نے سوال کیا۔ چھوٹے لڑکے نے پلاسٹک کے گلاس میں لال فالودہ لا کر دونوں کو پکڑایا۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے اماں بھائی جیسی محبت۔، "سو مو مسکرائی۔۔

نہیں جیسی اساور بھائی دانیں سے کرتا ہے ویسی محبت۔۔ سعدی بلا وجہ گلاس میں موجود لال برف کو توڑنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاہاہاہا۔۔!! سومو پل بھر کو منجمند ہوئی پھر دوسرے ہی لمحے اس کا ایک جاندار قہقہہ گونجا تھا۔ "مذاق اچھا کر لیتے ہیں آپ"۔ سومو نے بات کو اڑا دینا چاہا تھا۔

محبت بس محبت ہوتی ہے سومو مذاق نہیں ہوتی۔۔ سعدی کا فالودہ پگھل چکا تھا۔۔:

چلیں اماں پریشان ہو رہی ہوں گی۔ اس کی بات کو نظر انداز کرتے وہ بیگ سنبھالے جانے کے لیے کھڑی ہو گئی۔ "سعدی نے باینک سٹارٹ کیا تو سومو بیگ کو دونوں کندھوں پر ڈالے بیٹھ گئی مگر اب کی بار سومو نے گرنے کے خوف سے سعدی کا کندھا نہیں پکڑا تھا۔ "وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ لب بھینچے بیٹھی تھی۔ "وہ نظر انداز کر رہی تھی تو سعدی کا بھی فرض بنتا تھا وہ اس بات کو نہ چھیڑتا۔ باینک لاہور کی سڑک پر دوڑ رہی تھی جس پر بیٹھے دو نفوس کے چہروں پر کچھ دیر پہلے کی ہنسی کا شائبہ تک نہ تھا۔"۔ باقی کا سارا راستہ بہت خاموشی سے کٹا تھا۔

دن کا اجالا سمٹا تورات نے اپنے پر پھیلانے تھے۔ ایسے میں شامین کا گھر روشن تھا بہت روشن عام دنوں کی نسبت۔ شامین کا دو کمروں پر مشتمل چھوٹا سا گھر تھا جس ایک کچن اور لاؤنج اسے مکمل کرتے تھے۔ "شامین ایک مڈل کلاس سے بیلونگ کرتی تھی ماں مرچکی تھی باپ اور چچا زاد کے ساتھ اس چھوٹے سے گھر میں رہتی تھی پھر چچا زاد ڈاکٹر بننے کی چلا گیا اور وہیں کا ہو گیا۔" بیماری کے باعث ابا کا بھی انتقال ہو گیا۔ وہ ایک بہادر لڑکی تھی وہ بکھرتے حالات کے ساتھ بکھری نہیں تھی بلکہ خود کو سمیٹا تھا۔ "وہ اب ایک کامیاب وکیل تھی اور اپنے باپ کے گھر میں اکیلی رہتی تھی۔"

Posted On Kitab Nagri

سعدی اور امان اندر داخل ہوئے تو کچن سے شامین کے گنگنانے کی آواز آرہی تھی "گنگناتے ہوئے وہ کچن سے باہر نکلی ہاتھ میں چائے کا کپ تھا۔"

بڑی دیر کردی مہرباں آتے آتے۔۔ شامین کپ سے چائے کا سپد لیتی لاؤنج میں رکھے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گئی۔"

عینا کہاں ہے۔؟؟ امان نے بے تابی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

کون عینا۔ "شامین نے آنکھیں پٹیٹا کر انجان بنتے ہوئے کہا۔ "میں نے یہ ٹیبل اٹھا کر تیرے سر پر مار دینی ہے پھر اگلی پچھلی ساری یادداشت واپس آجائے گی۔"

تم ٹھیک کہتے ہو سعدی یہ بدل گیا ہے واقعی یہ بدل گیا ہے اپنی بیسٹ فرینڈ کو بیوی کے لیے ٹیبل مارے گا۔ " شامین نے رونی شکل بنالی تھی۔"

چلو یہ تو یاد آیا عینا میری بیوی ہے ورنہ ابھی تو تم اسے پہچاننے سے انکاری تھی۔۔ "امان نے اچھی خاصی کلاس لے ڈالی تھی اس کی۔۔

یہ امید نہیں تھی تم سے امان۔ "اب کے وہ باقاعدہ دہائیاں دینے لگی تھی۔"

تم اور سعد کیا چیزیں ہو یا پوری کی پوری فلم۔ "امان نے ان کی ایکٹنگ پر کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔

Posted On Kitab Nagri

مست ایکٹنگ کرتے ہیں ہم ہے ناں۔!؛ شامین نے کپ ٹیبل پر رکھتے ایک دم کھڑے ہو کر ہاتھ تالی کے لیے امان کی طرف بڑھایا۔

اسے ایکٹنگ نہیں بیسٹ فرینڈز اور ایکٹنگ کہتے ہیں۔ امان تنگ کر بولا تو دونوں اپنا سامنہ لے کر رہ گئے مگر دوسرے ہی پل دونوں کافلک شگاف قہقہہ گونجتا تھا۔ ان دونوں کو یوں ہنسا دیکھ کر امان بھی ہنسنے لگ گیا تھا۔ "چپ کرو عینا ہم تینوں کو سائیکو نہ سمجھ لے۔ شامین نے سرگوشی میں کہا۔ "بیسٹ فرینڈز جب مل بیٹھیں تو ان کو سائیکو ہی سمجھ لو" سعدی نے اپنا فلسفہ جھاڑا۔"

اچھا عینا ہے کدھر مجھے ملنا ہے اس سے۔ "امان نے سوالیہ نظروں کے شامین کو دیکھا جس کے چہرے پر "میں نہیں بتاؤں گی" صاف صاف لکھا تھا۔ وہ خود ہی کمروں کی طرف بڑھا۔۔:

نہیں مل سکتے تم عینا سے۔ "شامین نے صوفے سے ایک لمبی جست بھری اور سیدھی ایک کمرے کے آگے کھڑی ہو گئی۔:"

بڑھی ہونے کو ہو مگر بچپنا نہ جائے گا تمہارا۔:" ویسے کس خوشی میں اپنی بیوی سے نہیں مل سکتا میں۔ "امان نے اسے ہٹنے کا اشارہ کیا۔"

دولہامیاں اس وقت میں عینا کی بہن ہوں تو سالی کے آگے جیب ڈھیلی کیے بغیر نہیں مل سکتے عینا سے۔ "شامین نے ہتھیلی آگے کی۔"

Posted On Kitab Nagri

سعدی سے بھی بڑا ڈرامہ ہو تم۔ "امان نے والٹ سے سارے پیسے نکال کر شامین کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔ . .
سعدی نے اپنی اس قدر تعریف پر برا سامنہ بنایا۔"

دونوں سے نبٹا وہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر بڑھا مگر کمرے کی حالت دیکھ کر وہ ساکت رہ گیا تھا۔"

کمرہ کے درمیان میں رکھا بیڈ جس پر سفید بیڈ شیٹ بہت سلیقے سے بچھائی گئی تھی۔ بیڈ کے ارد گرد سفید جھالر لگا رکھی تھی جو سفید اور ہلکے گلابی رنگ کے نیچرل پھول سے ڈھکا ہوا تھا۔ "پھولوں کی خوشبو پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔" "بیڈ کے بچوں بیچ ہلکا گلابی رنگ کا لہنگا پھیلائے سر سے منہ تک نیٹ کے گلابی دوپٹے کا گھونگھٹ کھینچے سر جھکائے بیٹھی عینا سفید ستان کی باسی معلوم ہوتی تھی:۔"

امان کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ دور گئی تھی۔ اس نے پلٹ کر صوفے پر بیٹھے امان سے ہتھیائے پیسے گنتے سعدی اور شامین کو دیکھا۔ "نظروں میں بے پناہ محبت اور تھینکس تھا۔ دونوں نے مسکراتے ہوئے اسے انگھوٹھا دکھایا۔" امان مسکرا کر دروازہ بند کرتے بیڈ پر سر جھکا کر بیٹھی اپنی متاعِ جاں کی طرف بڑھا۔

بیڈ پر ایک ٹانگ آگے اور ایک پیچھے رکھ کر وہ بیٹھا تھا چہرے پر بے انتہا حوشی چھائی تھی۔ "آہستہ سے اس کا گھونگھٹ اٹھایا تو جو ہوش آتا رہا تھا وہ بھی جاتا رہا پھر۔ عینا سفید آرٹیفشل گردن کے ساتھ لگے نیکلس کندھوں تک آتے سفیر بڑے بڑے جھمکے جن کے بیچ میں گلابی نگینہ لگا ہوا ماتھے پر مانگ نکال کر جھومر سجائے وہ کسی پرستان سے آئی نازک سی پری لگ رہی تھی۔ "کیا ہوا۔۔" اسے یوں منجمد ہوتے دیکھ کر عینا نے اس کے آگے چٹکی بجائی۔"

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں بس یقین کرنا چاہ رہا تھا خدا آپ کی دعائیں مانگنے سے پہلے ہی سن لیتا ہے وہ دلوں میں جھانک لیتا میرے دل میں بھی جھانک لیا تبھی دیکھو آج تم میری ہوئی۔ "امان کے الفاظ اس کی خوشی کے غماز تھے۔"

بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے۔ "عینا نے شکر کرتے ہوئے گردن ہلائی۔

ہاتھ آگے کر دے۔ امان نے کہا تو عینا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ "ہاتھ آگے کر دیا۔" امان نے پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر بریسلٹ باکس نکالا۔ "باکس کھولتے اس میں نے بریسلٹ نکالا اور عینا کے اپنی گود میں رکھے ہاتھ پر بہت نرمی سے پہنانے لگا۔ *

دیکھو تمہاری کلائی میں سجا تو یہ بھی خوبصورت ہو گیا۔ امان اس کا ہاتھ تھامے اسے دیکھے جارہا تھا۔ "پھر ہاتھ کو ہونٹوں کے قریب لا کر بہت پیار سے بھوسہ دیا۔ عینا جھینپ کر رہ گئی تھی :: "؛! امان اس کے کسمانے اور شرمانے پر مسکرایا تو عینا کا سر خود بخود جھکتا چلا گیا "امان نے ٹھوڑی سے پکڑ کر اس کا چہرہ اونچا کیا اور اس کے خوبصورت کشادہ ماتھے پر اپنے لبوں کی مہر ثبت کر دی تھی۔ "عینا مزید خود میں سمٹ گئی تھی وہ اس کی حالت سے خوب محظوظ ہوتا رہا تھا۔ "آج آسمان پر چاند بھی پورا نکلا تھا خوبصورت گول اور روشن پوری آب و تاب کے ساتھ چمکتا وہ ان دو محرموں کی محبت کا چشم دید گواہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سنگاپور میں صبح کا سورج نکلا تو پاکستان سے آئے مسافروں نے واپسی کی راہ لی۔ لیکن وہاں بڑی خاموشی خاموشی تھی جسے اے۔ کے نے نوٹ کیا تھا۔ "سوٹ کیس دھکیلتا وہ ریسپشن پر پہنچا جہاں اس کی سیکٹری اپنے سوٹ کیس کے ساتھ اس کا انتظار کر رہی تھی۔

سارے بل کلیئر ہو گئے ہیں سر چلیں۔!! اس دیکھتے ہی سیکٹری نے کہا۔

حیاسدوانی اور اس کی سیکٹری کو بھی انفارم کر دو ان کی بھی فلائیٹ ہوگی۔۔ موبائل چیک کرتا اے۔ کے مصروف سے انداز میں بولا۔

وہ دونوں تورات میں ہی چلی گئی تھیں کہاں گی ہیں یہ نہیں پتہ۔۔ سیکٹری نے اسے آگاہ کیا۔

اوکے لیٹس گو۔ "سوٹ کیس گھسیٹتا موبائل پر مسکراتے ہوئے کچھ ٹائپ کرتا وہ ہوٹل کا گلاس ڈور کھولتا پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں سے گاڑی کے ذریعے ایئر پورٹ پہنچنا تھا اس نے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میٹنگ روم میں کھڑا وہ پر اعتماد انداز میں اپنی پڑیزیشن دے رہا تھا۔ سب لوگ سانس روکے اکے سن رہے تھے۔!!!

تبھی اس کی نظر بار بار بھٹک کر موبائل پر چلی جاتی جو بار بار بلنک کر رہا تھا۔ ایک گھنٹے بعد میٹنگ ختم ہوئی تو وہ اپنا موبائل فون لیے پیون کو فائیلیس کین میں پہچانے کی تلقین کرتا اپنے آفس روم میں آ بیٹھا۔ "موبائل

Posted On Kitab Nagri

چیک کیا تو رخشندہ بھگیم اور سائرہ کی چالیس مِس کالز تھیں۔۔۔ اس نے فکر مندی سے جلدی جلدی سائرہ کا نمبر ملا یا۔۔

جی بھا بھی خیریت ہے۔۔ جی جی صبح میں آتا ہوں۔ کال منقطع کرتا گاڑی کی چابیاں گلاسز پہنتے وہ آفس سے باہر نکلا۔۔

گاڑی سٹارٹ کر کے کاظمی خویلی کو جانے والے رستے پر بڑھادی۔۔ آدھے گھنٹے کی ریش ڈرائیو کرتے پہنچا تھا۔۔:"

اس کی گاڑی کے ہارن پر چوکیدار نے گیٹ کھولا تو اس کی گاڑی دھول اڑاتی ایک جھٹکے سے رکی۔۔۔ گاڑی سے اترتا وہ تیزی سے اندر کی جانب بڑھا جہاں رخشندہ بھگیم آگ بنی بیٹھیں تھیں۔'

کیا ہوا بھا بھی اتنی جلدی میں بلایا آپ نے خیریت تو ہے۔۔" اس اور نے پریشانی رخشندہ بھگیم سے تو چھا۔۔

تمہاری آوارہ بیوی نے میری بیٹی کو اتنا خود سر کر دیا ہے کہ باہر جاتے ہوئے ماں سے پوچھنا تو دور بتانا بھی گوارہ نہیں کرتی۔۔۔" رخشندہ بھگیم کا بس نہ چل رہا تھا کہ سامنے دانیں ہو اور اس کا سر پھوڑ دیں۔۔

سو مو کہیں گی ہوئی ہے بھا بھی۔۔" اس اور ان کے آگ بھگولہ ہونے کی وجہ سمجھ نہ پا رہا تھا۔۔

آپ کی بیوی صاحبہ سیر سپاٹے کو ساتھ لے گی ہے تین گھنٹے ہو گئے واپس نہیں آئیں۔۔۔" پاؤں گھسیٹتی سائرہ صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا تین گھنٹے ہو گئے ہیں آپ نے کال کی سو مو کو۔ "اساور بھی ایک دم پریشان ہوا اٹھا۔ تبھی گاڑی کے
ڈائروں کی چڑچڑاہٹ گونجی "کچھ پل بعد سو مو اور دانیل اندر داخل ہوئیں۔ سو مو اور دانیل کے چہروں پر ایک
دلکش مسکراہٹ تھی۔"

مل گی آوارگی سے فرصت میری بیٹی کو بھی آوارہ کر دیا ہے تو نے آوارہ لڑکی۔ "رخشندہ بھگیم دیکھتے ہی شروع
ہو گی تھیں۔

اما کیا ہو گیا ہے اتنی غلط باتیں کیوں کر رہی ہیں۔ "سو مو کو صدمہ ہوا تھا اس کی ماں کی زبان کتنی غلط ہو گی
تھی۔ دانیل کی مسکراہٹ بھی سمٹ گئی تھی۔

کہاں تھی تم منع کیا تھا جب میں نے ایک قدم گھر سے باہر نہیں نکالو گی تو کیوں گی تم۔ "اساور غصے سے دانیل
کی طرف بڑھا تھا۔

تم باپ بننے والے ہو اساور۔ "اس کا ہاتھ تھام کر دانیل نے بہت مان اور محبت سے کہا تھا۔ "اساور ساکت ہوا
تھیل بھر کو ہونٹ مسکرائے اور پھر وہی معمول کی سنجیدگی۔ "رخشندہ بھگیم کی تو مارے حیرت کے آنکھیں باہر
نکل آئی تھیں۔ "سائرہ ناگواری سے منہ بناتی تیزی سے ذہن میں کچھ تانے بانے بن رہی تھی۔ "سو مونے
اپنے چچا کو دیکھا کہ باپ بن کر چنگیز خان پگھل جائے وہ کیا چیز تھا۔"

بکواس کر رہی ہے چاچو۔ کچھ تانے بانے بنتی سائرہ کچھ فساد کی سا سوچتے ہوئے ایک دم بولی۔ آپنی یہ رپورٹس
گواہ ہیں۔ "سو مونے رپورٹس دکھائیں۔

Posted On Kitab Nagri

یہ بچہ سعدی کا ہے۔۔ "سائرہ نے سب کے سروں پر دھماکہ کیا تھا۔ اساور تیزی سے پلٹا تھا سو مونے دکھ اور دامن نے صدمے سے اس کی طرف دیکھا۔۔

سائرہ زبان سنبھال کر سعدی بھائی ہے میرا۔۔ "دامن کی آنکھ سے آنسو نکلا تھا۔۔

سگاتو نہیں ہے ناجیسے وہ چاچو کا کزن ہے ویسے ہی تمہارا بھی کزن ہے۔ "سائرہ دل جلا رہی تھی اس کا۔۔ اور آپ خود بتائیں چاچو سعدی سے ملنے آپ سے چھپ کر نہیں جاتی رہی اور سوچیں اس کو سزا ہو جائے گی اس بات پر اس کے دل کو کیوں تکلیف ہو رہی ہے۔ "سائرہ ایک کے بعد ایک پتہ پھینک رہی تھی۔۔

اساور تم میرے اور سعدی کے رشتے کی پاکیزگی کے گواہ ہو تم کچھ بولتے کیوں نہیں۔ "دامن نے اساور کے بازوؤں تھامے، دامن کی آنکھوں میں آس امید مان سب کچھ تھا۔

صبح تو کہہ رہی ہے سائرہ تمہارا کزن ہے وہ بھی اور کزن بھائی نہیں ہوتا "دامن نے ایک دم اساور کے بازوؤں سے ہاتھ ہٹائے وہ ساکت سی اسے دیکھے جارہی تھی آنسو سیلاب بن کر اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ "،

کچھ تو خدا کا خوف کریں چاچو۔۔ "سو مونے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے۔۔

سو مونے جاؤ یہاں سے تم نہیں سمجھتی "، رخشندہ بھگیگم نے غصے سے کہا۔۔

سب سمجھتی ہوں میں سب کچھ۔ "آپ سب نے مجھ سے کیوں نہیں پوچھا میں سعدی کی اتنی طرفداری کیوں کرتی ہوں اس دن پی۔ سی ہوٹل کال کر کے سعدی کو وہاں سے چلے جانے کا میں نے کیوں کہا تھا۔ "سو مونے روتے ہوئے چلا رہی تھی۔ اساور نے بے یقینی سے اسے دیکھا وہ تو سمجھا تھا یہ دامن نے کیا ہے۔ "،

Posted On Kitab Nagri

سب نے دانیں کو ہی کٹھرے میں کیوں کھڑا کیا مجھ سے سوالات کیوں نہیں کیئے گئے ہاں۔ انصاف چاہیے تو انصاف کرنا بھی سیکھو مگر افسوس امان بھائی کے علاوہ کاظمی خون میں مخلصی نہ دیکھی میں نے۔۔۔" ،
کہنا کیا چاہتی ہو تم سو مو۔" ، اساور نے اس کی طرف دیکھا۔۔

محبت کرتی ہوں میں سعدی سے اور اتنی محبت کہ وہ جو کہے میں آنکھیں بند کر کے مان لو اس طرح ٹکے ٹکے کے لوگوں کی باتوں پر کان نہ دھروں۔ " میری محبت بچپن کی نہیں ہے کچھ سال ہی پرانی ہے مگر آپ کی برسوں پرانی کھوکھلی محبت سے بہت مضبوط ہے۔ " سو مو کے لہجہ آنسوؤں سے بھرا یا مگر مضبوط تھا۔

سو مو وہ قاتل ہے تمہارے بھائی کا۔۔ سائرہ بھی چلائی تھی۔۔ سنا نہیں اتنی محبت کرتی ہوں اس سے کہ ٹکے ٹکے کے لوگوں کی باتوں کو سیریمس نہیں لیتی۔۔ سو مو نے حقارت سے سائرہ کی طرف دیکھا سائرہ کو تو گویا آگ ہی لگ گئی تھی۔۔

فٹے منہ تیری اس محبت کا جو میرے بیٹے کے قاتل سے ہے تجھے " رخشندہ بھگیم نے ایک زوردار تھپڑ سو مو کو مارا وہ لڑکھڑا کر فرش پر گری تھی۔۔
www.kitabnagri.com

چاہے تمہیں اس سے محبت ہو سو مو پر پھر بھی مجھ پر اس کا قتل فرض ہے اس کی سانسیں میرے ہاتھوں ہی حتم ہوں گی آئی سوئیر۔۔ اساور سفاکی سے بولا۔

اور میں اسے بچالوں گی آپ کی قسم اساور کاظمی۔۔ سو مو نے زخمی مسکراہٹ کے ساتھ سارے لحاظ بالائے طاق رکھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

مرے ہوئے سے اتنی محبت کہ زندوں کو جلادیتے ہو واہ!! اساور کاظمی کمال کرتے ہو۔۔ سو مو کو سہارا دے کر اٹھے دانیں دکھی لہجے میں بولی۔۔

اسے چھوڑو بی بی اس گناہ کی پوٹلی کا کچھ کرو۔ قاتل کے اولاد اس گھر میں نہیں پلے گی۔۔ "سائرہ اپنی بھر اس نکال رہی تھی۔۔

اساور کی اولاد ہے یہ۔۔ دانیں تیزی سے بولی۔۔

نہیں ہے یہ اساور کی اولاد سمجھی تم۔۔:! رخشندہ بھیگم بھی اسی تیزی سے بولیں۔۔

آپ کو پتہ ہے اساور کے جانے کا کاظمی خویلی کو بہت نقصان ہوا ہے چیخ۔! دانیں نے افسوس سے گردن ہلای۔ کاظمیوں کا ونچ آگے نہ بڑھ پائے گا کیوں کہ وہ اکیلا مرد تھا اس کے بعد تو کوئی مرد بچا نہیں اور نامردوں سے نسلیں نہیں چلتیں۔ دانیں نے جلادینے والی مسکراہٹ اساور کی طرف اچھالی۔۔

دانیں۔۔!! اساور نے تھپڑ مارنے کو ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ ہاتھ ہوا میں ہی رک گیا۔۔

www.kitabnagri.com

انصاف چاہنے والو۔۔!! فار یوؤر کائینڈ انفارمیشن وو مین وائیلیننس از کرائم۔ ابھی پولیس کو بلالوں گی تین چار ماہ کو اندر نام پیسہ شہرت سب پھر ٹائیں ٹائیں فش۔ لوگ ہنسیں گے کہ دیکھو کیسا بندہ ہے دکھتا کچھ اور ہے اور ہے کچھ اور۔۔ سو مونے اس کا ہاتھ پکڑ کر جھٹکا تھا۔ اساور نے حیرانی سے اپنی لاڈلی کو دیکھا تھا۔۔"

Posted On Kitab Nagri

چلو داین۔!! داین کا ہاتھ تھامے سو مو کمرے میں چلی گی۔۔ سائرہ کا تو غصے سے برا حال تھا سو مو کے آج کے رویے نے اس اور کو تو صدمہ لگا دیا تھا۔ اور رخشندہ بھگیم سوچ رہی تھیں ایک قتل واجب ہوتا تو وہ داین کا پتہ صاف کرتیں۔۔۔

موم میں نے کہا بتائیں عینا کہاں ہے۔۔ وہ جب سے لوٹی تھی عینا کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گی تھی مگر وہ نہ ملی۔۔ بیٹا آپ کیوں انٹر فیر کر رہی ہو اس کی لائیف میں اس نے جہاں جانا تھا چلی گی بات ختم۔۔۔ اس کا باپ اسے سمجھاتے ہوئے بولا مگر وہ سمجھنے والوں میں سے نہ تھی۔۔

جب میں نے کہا تھا اسے روم سے باہر مت نکالیں گاتو کس نے نکالا۔۔ اس کا غصہ شانت ہونے کو نہ تھا۔۔

میں نے نکالا اور بھگادیا اسے آؤ مار دو اپنی ماں کو۔۔ اس کی ماں آنسو صاف کرتے بولیں۔۔

انف۔۔۔ مینا نے ایک زوردار ٹھوکر صوفے کو ماری تھی پاؤں میں درد کی شدید لہر اٹھی مگر درد پر غصہ غالب آ گیا۔۔

بیٹا ٹھنڈے دماغ سے سوچو وہ بہن ہے تمہاری وہ اچھی زندگی اپنے شوہر کے ساتھ گزارے تو تمہے خوشی ہونی چاہیے۔۔

Posted On Kitab Nagri

باڑ میں گی خوشی کسی سے بھی کرتی بس محبت کر کے شادی نہ کرتی تو بہت خوشی ہوتی مجھے لیکن لو میرن مائے فٹ۔۔ وہ جنونی ہو رہی تھی۔۔

بیٹا بھول جاؤ وہ سب ختم کرو سب زندگی کونے ڈنگ سے گزارو خوش رہو بیٹا۔۔

نئے ڈنگ سے گزارو انور کیئے جانے ریجیکٹ کیئے جانے کا دکھ سمجھتے ہیں آپ۔۔ میں سمجھتی ہوں یہ دکھ سولہ سال کی عمر میں سہا میں نے اس دکھ نے اس آگ نے میرے دل کو دہکتا لاوا بنایا ہوا ہے جس میں ہر محبت زدہ کو جدائی کا دکھ سہنا ہو گا میرے دل میں لگی آگ محبتوں کو بھسم کرے گی۔۔ وہ ہسٹریائی انداز میں چیخ رہی تھی۔۔ مجھے نہیں ملی محبت تو محبت کسی کو بھی اس نہ آنے دوں گی میں۔۔

بیٹا اس یک طرفہ محبت کے بوجھ سے خود کو آزاد کرو دیکھو دنیا خوبصورت ہے بہت۔۔۔

کیا کمی تھی مجھ میں جو مجھ سے محبت نہیں کی گی اور کیا ہی خاص بات ہے عینا میں جو کوئی اس سے محبت کر بیٹھا۔۔ میں بھی تو خوبصورت ویل ایجو کیٹڈ ہوں پھر مجھے کیوں ٹھکرایا گیا میری کا سہ محبت کی بھیک سے کیوں محروم رکھا گیا۔۔ وہ سر پکڑ کر صوفے پر ڈھے گی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

میں میری بچی محبت دلوں کا سودہ ہے زبردستی کا نہیں۔ اس شخص کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ ہیں دنیا میں تم ادھر ادھر دیکھو تو صبح۔

اور میں نے اس شخص کے علاوہ کسی کو ایک نظر دیکھنا بھی تو نہیں چاہا۔ وہ ایسا شخص تھا جو زندگی سے چلا تو گیا مگر اس کے بعد بھی مجھے کوئی اور نظر ہی نہیں آیا میں کبھی نہیں نکل سکتی اس شخص کی محبت سے۔ وہ شخص وہ تھا جس کی

Posted On Kitab Nagri

وجہ سے مجھے دنیا میں مردوں کی کمی لگتی تھی کہ ایک ہی مرد کے سوا میری آنکھوں نے کبھی کسی کو دیکھا ہی نہیں۔۔ وہ بے بسی سے بول رہی تھی درد اس کے لہجے میں نمایاں تھا۔ اس کے ماں باپ اس کی تکلیف محسوس کر رہے تھے۔ مگر وہ ایسا ہی دکھ جو بڑی بیٹی کو کھارہا تھا چھوٹی کو نہیں دینا چاہتے تھے۔۔

چلیں ہمیں یہاں سے جانا ہو گا میں لوگوں کو فیس نہیں کر سکتی جلدی جلدی پیکنگ کریں۔۔ وہ کہتی تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔ آج پھر ایک بار انہیں اپنا گھر چھوڑ دینا تھا صرف اور صرف مینا کے لیے۔۔۔

سعدی بیٹھانوس بنا رہا تھا اگلے ہفتے سے ان کے ایگزام ہو رہے تھے۔ اماں تو عینا کے ساتھ انجوائے کر رہا تھا مگر سعدی ہمیشہ کی طرح محنت کر رہا تھا۔ اماں اللہ لوگوں کا فیملی بزنس تھا جو کئیں دوسرے ممالک تک پھیلا ہوا تھا مگر سعدی کو محنت کر کے اپنے لیے ایک مقام حاصل کرنا تھا۔۔ گریجویشن کے بعد وہ سی۔ ایس۔ ایس کرنا چاہتا تھا اس کے باپ کی یہ خواہش تھی جو سعدی پوری کرنا چاہتا تھا۔۔

ابھی بھی بیٹھا وہ ایگزام کی تیاری کر رہا تھا جب اس کا موبائل فون بجا۔ اس نے نمبر دیکھا تو unknown تھا۔۔ کندھے اچکاتے اس نے موبائل کان سے لگا۔ ہاتھ تیزی سے کاپی پر چل رہے تھے جس پر بال پین سے وہ کچھ لکھ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں تنگ کر رہے ہیں مجھے۔۔؟؟ معصوم سے لہجے میں سوال کیا گیا۔۔ " سعدی نے موبائل کان سے ہٹا کر حیرانی سے دیکھا کاپی پر لکھتا ہاتھ رکھا تھا۔ موبائل اس نے دوبارہ کان سے لگایا۔۔

میں نے کب تنگ کیا تمہیں۔۔ وہ اس آواز کو لا کھوں میں پہچانتا تھا۔۔

آپ کر رہے ہیں مجھے تنگ۔۔ سو مومنہ پھلائے ایک ہی بات کیئے جارہی تھی۔۔

اچھا کیسے تنگ کیا میں نے تمہیں۔۔ وہ کرسی سے ٹیک لگا کر کاپی بند کرتا مسکرایا تھا۔۔

کتاب کھولتی ہوں تو اس میں آپ نظر آرہے ہو۔ مرر دیکھتی ہوں تو آپ دکھتے ہو سوتی ہوں تو آپ خواب میں آ جاتے ہو اسے تنگ کرنا ہی تو کہتے ہیں۔۔ سو موکا معصوم منہ پھولا ہوا تھا جیسے وہ بے بس ہو کر فون کر بیٹھی ہو۔۔

اسے محبت کا آشکار ہونا کہتے ہیں جو تم پر ہو رہی ہے۔۔ سعدی ہولے سے بولا۔۔

کیا مم محبت۔۔ وہ ہکلائی تھی شائد گھبرائی تھی یا شرمائی تھی سعدی اندازہ نہ لگا پایا تھا۔۔

ہاں محبت کا نزول ہو رہا ہے تم پر چاہے آہستہ آہستہ ہی سہی۔ اور مقدس چیزیں آہستہ آہستہ نازل ہوتی ہیں۔۔ سو موکی طرف خاموشی چھا گئی تھی۔۔

سو موسن رہی ہو۔۔!! اس کی خاموشی وہ محسوس کر رہا تھا۔۔

تو آپ کہہ رہے ہیں مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔؟؟

یہ تو تم بتاؤ گی نا۔۔ بتاؤ ہو گی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سائرہ آپادھر ہی مجھے آوازیں دیتی آرہی ہیں سعدی میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔ سومو نے عجلت میں فون کاٹ دیا۔۔"

سعدی کتنی دیر تک فون کو تکتا اس کی آخری بات کو سوچتا رہا تھا آج وہ نہ کہتے ہوئے بھی کہہ گی تھی۔ سعدی بھائی کی جگہ صرف سعدی کہا گیا تھا محبت اثر دکھا رہی تھی۔۔

اس دن کے بعد سے اے۔ کے کو حیا سدوانی کہیں نظر نہ آئی تھی۔ بزنس وائینڈاپ کر کے وہ کہاں چلی گی کسی کو نہیں پتہ تھا۔ "اے۔ کے کو تھوڑا گلت تھا کہ حیا کی کچھ زیادہ انسٹ کر دی مگر پھر وہ بھول گیا کوئی حیا بھی تھی۔" آج وہ بہت خوش اتنا خوش کہ خوشی کا کوئی پیمانہ اس کی خوشی کو نہ ماپ سکتا تھا۔

سائرہ کے ولیمے کے ساتھ ہی آج اس کی منگنی تھی اس لڑکی سے جسے وہ بے انتہا چاہتا تھا۔ "ولیمے کا فنکشن شہر کے مشہور ہال میں تھا۔ لوگوں کی آمد آمد تھی۔ دودور سمیں تمہیں تو مہمان بھی زیادہ تھے۔ سائرہ کا شوہر طیب اور اساور کاظمی عرف اے۔ کے دونوں بلیو تھری پیس سوٹ میں اسٹیج پر بیٹھے اپنی دلہنوں کا انتظار کر رہے تھے۔"

آمنے سامنے دوا سٹیج بنائے گئے تھے جن کو سفید اور سرخ گلابوں کے امتزاج سے بہت خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔"

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد مین انٹرنس پر شور اٹھا تھا۔ پھولوں کی برسات تلے سہج سہج کر چلتی وہ دونوں کہیں کی اپسرائیں معلوم ہوتی تھیں۔۔ دانیل جمشید علی عرف ڈی۔ جے گولڈن رنگ کی میکسی کے ساتھ دوپٹہ سر پر سلیقے سے رکھے ہم رنگ جیولری پہنے سیدھی اساور کے دل میں اتر رہی تھی۔۔۔۔۔ "جبکہ سائرہ نے ہلکا گلابی لہنگا زیب تن کیا ہوا تھا جس کے ساتھ میچنگ جیولری پہنے دوپٹہ سر پر ٹکا کر ایک طرف سے کمر پر اور ایک طرف سے دائیں کندھے پر بچھایا ہوا تھا۔۔۔۔۔" دونوں چلتی ہوئی اسٹیج کے پاس پہنچی تو طیب اور اساور نے مسکراتے ہوئے جھک کر ہاتھ آگے بڑھا اور سہارا دیتے ہوئے صوفے تک لا کر اپنے بٹھایا اور خود بھی پہلو میں بیٹھ گئے۔۔

سائرہ کے شوہر طیب کی ٹریول ایجنسی تھی اچھی خاصا میر بند تھا وہ اس لیے سائرہ نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا اور دوسری بات رشتے کے لیے ہاں کی یہ تھی کہ وہ خالہ زاد بھی تھا ورنہ شہزادی سائرہ کاظمی کے مزاج کہاں ملتے تھے ہر کسی سے۔۔

سب بہت حوش تھے خوشی سب کے چہروں سے جھلک رہی تھی۔۔ امان سب کی تصویریں اتار رہا تھا۔ جبکہ سعدی کا فون صرف سو مو کے گرد گھوم رہا تھا جسے وہ اچھے سے نوٹ کر رہی تھی اور مسکرا بھی رہی تھی جس سے سعدی کو اپنی کشتی کنارے لگنے کا خوصلہ ہوا تھا۔

"مرد خوصلے کی رسی منطبو طی سے تب پکڑتا ہے جب عورت اپنی مسکراہٹ سے وہ رسی اس کی طرف بڑھاتی ہے۔۔۔"

خوش ہو۔ "اساور نے دانیل کے مسکراتے چہرے کی طرف دیکھ کر پوچھا۔"

Posted On Kitab Nagri

ہاں دکھ نہیں رہا تمہیں ناچوں تب پتہ لگے گا۔۔ دانیل نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ تپ کر کہا۔۔

گڈ آئیڈیا رڈانس کریں ہم دونوں ساتھ۔ وہ بچوں کی طرح خوش ہوا تھا " "

خوف کرو جو ایچ لوگوں کی نظر میں تمہارا بنا ہوا ہے وہی رہنے دو فری میں شونے ہو کر چھپھوری خرتیں نہ ہی کرنا۔۔ دانیل نے ہری جھنڈی دکھائی۔

اوکے مائی لارڈ۔۔ " اساور نے سینے پر ہاتھ رکھتے ذرا جھک کر کہا تو وہ ہنستی چلی گی تھی دھنک جیسی ہنسی۔۔ وہ مبہوت سا اسے دیکھے گیا تھا۔

ہائے آج تو بڑے بڑے لوگوں نے ہمارے غریب خانے کو رونق بخشی ذہے نصیب ذہے نصیب۔۔ وہ رخ موڑ کر کھڑی ڈرائینگ روم کی دیوار پر قد آور فوٹو فریم دیکھ رہی تھی جب آواز پر پلٹی۔ وہ سینے پر ہاتھ رکھے جھک کر کھڑا تھا۔ " وہ نہ چاہتے ہوئے بھی کھلکھلا کر ہنس دی تھی۔

www.kitabnagri.com

کیا ہنستی ہو یا چاہے میں جتنا جھوٹا بندہ سہی مگر قسم سے ہنستے ہوئے تم اپسر اوں کو مات دیتی ہو۔ ایک گٹھنے کے بل بیٹھتے اس کا ہاتھ تھامتے ہاتھ کی پشت پر بھوسہ دیا۔

فلرٹی طبیعت تمہاری ختم نہ ہوئی ابھی تک " وہ ایک ادا سے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہائے میری جان یہ فلرٹ باقی دنیا کی لڑکیوں کے لیے تمہارے لیے تو بندہ ہر پل تن من دھن سے حاضر ہے۔۔ وہ ہونٹوں کو ٹیڑھا کرتا خباثت سے بولا۔۔

مجھے بھولے نہیں ہوا بھی تک میں سمجھی نام بھی یاد نہ ہوگا۔ اس نے انگلی کو اس کے چہرے پر پھیرا۔۔

میں تم کو نہ بھلا پاؤں میری جان میری مینا۔۔!! اس نے مینا کو کمر سے کھینچ کر اپنے بے حد قریب کیا۔۔

مینا نہیں حیا نام ہے میرا حیا سدوانی۔۔ حیا نے اس کے بالوں میں انگلی پھیرتے ایک ہاتھ اس کے سینے پر رکھتے ہلکا سا دھکا دے کر خود سے دور کیا۔۔

"اور مجھ ناچیز کو نومی کہتے ہیں"۔ سینے پر ہاتھ رکھتے نومی نے جھک کر اپنا تعارف کروایا۔۔

اتنا کیوں جھک رہے ہو نومی۔۔"

دیوی ہو حسن کی تم اور دیویوں کے آگے جھکا جاتا ہے ناسوئیٹ ہارٹ۔۔"

اوکے مجھے تم سے کچھ کام تھا"۔ حیا نے اپنے مطلب کی بات کی جس وجہ سے وہ آئی تھی۔"

پتہ تھا اس غریب کے غریب خانے پر دیوی حیا ایسے گزرتے گزرتے تو نہیں آسکتیں ضرور کچھ کام ہوگا۔ بولیں جی ہم آپ کے غلام آپ کی سیوا میں حاضر۔"

میری بہن عینا نے گھر سے بھاگ کر شادی کر لی ہے کس سی کی ہے کہاں رہ رہی ہے مجھے نہیں پتہ اور یہ صرف تم پتہ لگا سکتے ہو۔۔"

Posted On Kitab Nagri

تو اتنا سا کام ہو جائے گا کل تک مگر۔۔۔۔۔ نومی نے انگلی سے سر کجھایا۔۔

مگر کیا۔۔ حیا نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔ قیمت لگے گی کچھ بھی مفت تھوڑی ہوتا ہے سوئیٹ ہارٹ
۔۔ "نومی نے سر ٹیرھیا کر کے ترچھی آنکھ سے اسے دیکھا۔۔

مل جائے گی تمہیں قیمت مگر کام ہونے کے بعد۔ "حیا اس کے سارے مطلب اچھے سے سمجھ گئی تھی مگر نفرت
کی آگ وہ بھی اپنی ہی بہن کے لیے اس کے اندر اتنی زیادہ بھری ہوئی تھی کہ وہ اس نفرت کی آگ میں سب جلا
دینا چاہتی تھی چاہے پھر وہ خود ہی کیوں نہ راکھ بن جائے۔۔"

اوہ واؤ سچ۔۔! وہ خوشی سے تیزی سے اس کی طرف بڑھتا تھا۔۔ ہاں بالکل سچ تم میرا کام کرو تمہیں منہ مانگی قیمت
ملے گی۔۔ "حیا کے چہرے پر مسکراہٹ تھی بہت خطرناک مسکراہٹ۔۔۔۔۔"

تھینک یو سوئیٹ ہارٹ۔۔ تھینک یو سوچ مائے لو۔!! ایک ہاتھ سے اس کے بال کان کے پیچھے کرتا دوسرے سے
نرمی سے اس کے گال کو مس کیا تھا۔۔

"نفرت، حسد یہ دو ایسی چیزیں ہیں جو انسان کو صبح اور غلط کافرق بھلا دیتی ہیں پھر انتقام کی چکی چلتی ہے پھر چاہے
اس چکی میں انتقام لینے والا خود بھی پس جائے اسے پرواہ ہی نہیں ہوتی"

Posted On Kitab Nagri

وہ گھر بہت دیر سے لوٹا تھا دن کو ہوئے فساد کے بعد وہ گھر لوٹنا ہی نہ چاہتا تھا مگر رات گئے وہ لوٹ آیا تھا۔
دھیرے دھیرے چلتا وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ "اسے لگا تھا دانیل ابھی تک رو رہی ہو گی وہ جائے گا تو اس
سے لڑے گی مگر وہ تو صوفے پر آلتی پالتی مارے بیٹھی لیپ ٹاپ کھولے بیٹھی تھی۔"

دروازہ پاؤں کی ٹھوک سے زور سے بند کرتا ڈریسنگ کے سامنے آکھڑا ہوا۔ ترچھی نگاہ دانیل پر ڈالی جس نے ایک
بار بھی سر اٹھا کر اسے نہیں دیکھا تھا۔ "گھڑی اتار کر ڈریسنگ پر رکھتے اس نے ٹائی ڈھیلی کی پھر پیر پٹختا ہاتھ روم
میں گھس گیا"

دانیل نے نظر اٹھا کر ہاتھ روم کے دروازے کی سمت دیکھا۔ وہ اس شخص سے ایک نفرت ہی تو نہیں کر پار ہی
تھی اور دوسری شے تھی محبت جواب محسوس ہی نہیں ہوتی تھی۔
چینج کر کے وہ باہر نکلا تو وہ پھر سے لیپ ٹاپ میں گم تھی"

دن کو ہونے والے ڈرامے پر روشنی ڈالو گی۔ "اساؤر نے اس سے لیپ ٹاپ چھین کر بیڈ پر اچھالا۔

ساری روشنیاں تم اور تمہاری اس بھتیجی نے ڈال دی تھی میری اتنی مجال جو روشنی ڈالوں۔ "چبا چبا کر کہتے وہ پھر
سے لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ گئی۔"

مجھے سچ جانا ہے۔۔ "اس کا چہرہ اساؤر نے ٹھوڑی سے پکڑ کر اونچا کیا۔۔

اور تم سب دن کو سچ بھی بتا چکے ہو۔" دانیل نے بنا ڈرے کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا رشتہ ہے تمہارا سعدی سے۔۔ "لیپ ٹاپ کارپٹ پر پٹختے اساور نے ہاتھ سے کھینچ کر اسے اپنے مقابل کھڑا کیا۔۔"

پتہ ہے اس دن تم نے میرا کریر جلا یا تھا میرے خوابوں کو آگ میں جھونک دیا تھا اس دن سے پہلے میں نے تم سے بے انتہا محبت کی تھی۔ اس دن کے بعد کچھ بھی نہیں کر پائی نہ محبت نہ نفرت کیونکہ ایک عورت ہوں میں۔ اور عورت محبت اسی سے کرتی ہے جو اس کی عزت کرتا ہے۔ تم سے بھی محبت اسی لیے ہوئی تھی کہ تم مجھے عزت دیتے تھے مگر اب تم نے جو کچھ کیا اس کے بعد محبت کی گنجائش ہی نہیں تھی مگر۔۔۔ "وہ ذرا دیر کور کی۔۔"

جب عورت ماں بنتی ہے تو اس کے پاس دو آپشنز ہوتے ہیں یا صرف عورت رہے یا ماں بن جائے اور میں نے دوسرے آپشن کو چنا میں ماں بنی تو میں نے اپنے اندر کی عورت کو رہنے دیا اور ماں کو آنے دیا اور مائیں تو معاف کر دیتی ہیں اور میں نے کر دیا تمہیں معاف کیونکہ تم میرے ہونے والے بچے کے باپ ہو مگر تم نے کیا کر دیا میرے اندر جو صرف ماں رہ گئی تھی آج آدھی ٹوٹ گئی اب تم سے اتنی شدت سے میں نفرت کوں گی کہ تم بھی جلو گے اس آگ میں۔۔

www.kitabnagri.com

"تم غلط ہو اور ایک دن ثابت ہو جاؤ گے اس دن تمہیں احساس ہو گا تم نے کیا کھو دیا پھر تم چچھتاؤ گے مگر تمہارے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا " یاد رکھنا میں معاف نہیں کروں گی اور تم باقی کی زندگی چچھتاؤں میں گزارو گے " گال بہتا اکلوتا آنسو صاف کرتے وہ واش روم میں گھس گئی وہ باقی کے بچے آنسو اس پتھر شخص کے سامنے نہیں بہانا چاہتی تھی "

Posted On Kitab Nagri

اور وہ تو اسے دیکھ کر رہ گیا تھا اکثر یہ سوچتا کہ اگر سب ایسا نہ ہوا جیسا وہ سمجھ رہا ہے تو پھر مگر دوسرے ہی پل اس پر ایک پتھر شخص چھا جاتا جو اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم کر دیتا۔"

آپ کیوں جارہی ہیں شامین۔۔ عینا صبح سے ایک ہی سوال پوچھے جارہی تھی۔"

گڑیا تم اپنی محبت سے مل گئی میں نہ ملوں کیا۔۔ شامین اس کے گال پر چٹکی کاٹی۔۔

تو آپ اپنے ان کو کہیں وہ یہیں آجائیں پلیز آپ مت جائیں۔۔

کون کہاں جارہا ہے بھی۔۔ اندر داخل ہوتا امان سب کی قاش منہ میں رکھتا بولا۔۔

شامین تر کی جارہی ہیں سعید بھائی نے بلالیا ہے ان کو آپ روکیں نا ان کو۔ عینا نے امان کا بازو پکڑ کر بچوں کی طرح ضد کی"

اوائے کیوں جارہی ہے تو۔۔ امان نے ہلکی سی چپت اس کے سر میں لگائی۔۔

سعید سیٹل ہو گیا ہے چاہتا ہے میں بھی اس کے پاس پہنچ جاؤں۔ شامین مسکرائی

خوش ہو بہت تم۔۔"

ہاں بہت۔۔ شامین بہت خوش لگ رہی تھی۔۔"

Posted On Kitab Nagri

چلو خوش رہو تم اور عینا میں ہوں ناتیرے پاس بہت جلد کاظمی حویلی لے جاؤں گا موج سے زندگی گزاریں گے
پھر۔۔۔ "امان سیب کھاتا صوفے پر ٹانگ پھلاتا بیٹھ گیا۔"

کب لے کر جاؤ گے۔۔۔ عینا اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔۔ بہت جلد۔ امان نے اس کا گال تھپتھپایا۔۔

تم لوگ جاتے رہنا ابھی میری شام کی فلائیٹ ہے مجھے تو ٹھیک سے وداع کرو یا۔۔۔"

صبح صبح لچ ہم ساتھ میں باہر کریں گے سعدی کو بھی بلا لیتا ہوں کل ہمیں بھی مری واپس جانا ہے۔"

ڈن۔۔۔ ڈن۔۔۔

وہ چاروں اس وقت لاہور کے ایک خوبصورت ریسٹوران میں موجود تھے، *رات میں شامین کی فلائیٹ تھی
اور کل سعدی لوگوں نے بھی مری کے لیے نکل جانا تھا۔" www.kitabnagri.com

یہ وداعی پارٹی دی جا رہی تھی شامین کو۔۔۔"

ہنستے مسکراتے وہ لچ کرنے میں مصروف تھے شامین کے جانے کا دکھ بھی تھا اور وہ ایک خوشحال زندگی گزارے گی
اس بات کی خوشی بھی تھی۔"

Posted On Kitab Nagri

ہاں یار وقت سے پہنچ جاندا۔ "فون پر بات کرتا نومی ہوٹل کا گلاس ڈور دھکیلتے اندر داخل ہوا۔ ٹیبل کے ساتھ رکھی کرسی کھینچ کر وہ بیٹھا ہی تھا کہ سامنے عینا کو دیکھ کر ٹھٹھکا۔ "فوراً سے اس نے موبائل سے تصویر کھینچی۔ تصویر ایسے کھینچی گئی تھی کہ اس میں سعدی عینا اور امان نظر آ رہے تھے۔"

اف میرا کام تو بن گیا۔۔ نومی شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔"

اب آئے گا مزہ۔۔۔۔۔ "موبائل پاکٹ میں ڈالتا وہ حیا سے ملنے کے ارادے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ہوٹل سے نکلتے ایک مکروہ مسکراہٹ ان ہنستے کھیلنے چار نفوس پر ڈالتا وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔

مجھ سے ملنے ضرور آنا تمہارا اور امان کا انتظار کروں گی میں۔۔ شامین جا رہی تھی تھوڑی دیر میں اس کی فلائٹ تھی۔ سعدی عینا اور امان اسے چھوڑنے آئے تھے۔"

واقعی یار جو جو بندہ محبوب کو پیارا ہوتا ہے دوستوں کو بھول جاتا تم پر ای ہو گی ہو شامین پر ای ہو گی ہو۔۔ سعدی نے ڈرامٹک انداز میں کہا تو تینوں نے حیرانی سے اسے دیکھا۔۔

کیوں سعدی کیا ہو گیا۔۔۔؟؟ شامین نے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کرتے پوچھا۔

ان دونوں کو کہہ رہی ہو "میں انتظار کروں گی" اور مجھے جھوٹے منہ بھی نہ پوچھنا۔۔ سعدی کے شکوے جاری تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم تو انٹیلیجنس آفیسر ہو مستقبل کے کسی چور چکے غدار کو پکڑنے آتے جاتے رہو گے ان کا ذرا مشکل تھا تو انوائیٹ کر دیا۔۔ شامین نے اسے پچکارا۔۔

اچھا اب مسکانہ مار۔۔ ان کی باتیں جاری تھی تھوڑی دیر میں ترکی جانے والی فلائیٹ کی اناؤسمینٹ ہوگی تو شامین نے الوداعی نظروں سے انہیں دیکھا۔۔

"اچھے دوست زندگی کا سکون ہوتے ہیں شامین اور تم وہ سکون ہو میری زندگی کا ملیں گے پھر کسی دن کسی موٹر پر اور مل بیٹھ کر یوں ہنسیں گے جیسے پاگل ہوں اور بے شک پرانے دوست ایک دوسرے کے لیے پاگل ہی ہوتے ہیں "سعیدی نے کہتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا جس پر امان شامین اور عینا نے اپنے ہاتھ رکھے تھے "سب کے مل کر شامین بھیگی آنکھیں صاف کرتی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئی۔۔"

یہ فون کیوں بند ہے حیا کا اتنی دھواں دھار نیوز دینی تھی۔۔ وہ مسلسل کمرے میں ٹھہلتا ہوا اسے کال ملارہا تھا مگر ہر بار نمبر بند ہونے کی اطلاع مل رہی تھی۔۔ "www.kitabnagri.com"

مجھے واپس جا کر اسے بتانا چاہیے بڑی مشکل کے وہ ہاتھ لگی ہے ہاتھ سے پھسل نہ جائے۔۔ نومی نے بڑبڑاتے ہوئے الماری سے بیگ نکالا اور کپڑے رکھنے لگا۔۔

اوہ ڈیر کزن یہ کیا ہو رہا ہے۔۔ اک لڑکا اندر داخل ہوا تو اسے تیزی سے پیکنگ کرتے دیکھ کر چونکا۔۔

عادل مجھے روکنے کی کوشش نہ کرنا بہت ضروری کام ہے مجھے فٹنٹ نکلنا ہوگا۔۔

Posted On Kitab Nagri

یارنومی تو دو ہفتوں کے لیے آیا تھا مشکل سے ایک دن ہی ہوا ہے اور شادی ہے یارا نجوائے گھر ایسی فیملی پارٹیز روز تھوڑی ہوتی ہیں دن کو بھی ہم تجھے ہوٹل میں ڈھونڈتے رہے تھے نجانے کن چکروں میں ہو تم۔" اس کے کزن نے ایک ہی سانس میں اتنی باتیں کرتے اس کے ہاتھ سے شرٹ چھینی۔۔

یار کہا نہ مت رو کو میں واپس آ جاؤں گا دو تین دن بعد شادی اٹینڈ کروں گا مگر ابھی جانا ہو گا مجھے۔۔ نومی نے اس کے ہاتھ سے شرٹ چھین کر بیگ میں رکھی اور جلدی سے سوٹ کیس بند کرتا قد آور آئینے کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔

پکا آؤ گے۔۔ عادل نے اداسی سے پوچھا۔۔

ہاں یار آؤں گا۔۔ بال ہاتھ سے پیچھے کرتا وہ سوٹ کیس گھسیٹتا وہاں سے نکل آیا تھا۔۔

وہ جلد از جلد حیا کے پاس پہنچ کر اسے عینا اور اس کے شوہر کے متعلق بتانا چاہتا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کل پیپر ہے یار تو نے کچھ پڑھنا ہے کہ نہیں۔۔ "سعدی نے امان کو کشن مارا جو پچھلے دو گھنٹے سے موبائل میں گھسا ہوا تھا۔۔

اب اپنی اتنی خوبصورت بیوی کو اکیلا چھوڑ کر آیا ہوں اور کیا کروں۔۔ امان پر ذرا اثر نہ ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بہت اچھے کہاں چھوڑ کر آئے ہو یہ دس میٹر چلو تو سامنے دکھے وہ اور اکیلی کہاں ہے وہ اپنی دوست کے پاس ہے اس لیے کچھ پڑھ لے تو۔۔۔ سعدی نے برا سامنہ بنایا۔۔

میں نے ٹاپ کرنا ہے بغیر پڑھے اور تو پڑھ کے کر لینا۔ "امان نے بے پرواہی کا مظاہرہ کیا۔۔

کیوں کیا ارادہ ہے تیرا۔۔۔؟؟ سعدی نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔۔

یہ دیکھ۔۔ امان نے اپنا تکیہ اٹھایا تو سعدی کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ "تکیے کے نیچے پرزوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا جنہیں بہت مہارت سے اوپر نیچے رکھ کر جوڑے بنائے گئے تھے۔

اوہ بھائی صاحب تو چیٹنگ کرے گا۔۔ سعدی نے حیرانی سے پوچھا۔۔

آف کورس۔ "امان نے آنکھیں پٹپٹائیں۔۔

تو یہاں کیا کر رہا تم جیسوں کو سیاست میں ہونا چاہیئے۔۔ سعدی نے واپس برا منہ بناتے کتابیں کھولیں۔۔

او تیری مشورہ کمال کا دیا ہے تو نے سوچتا ہوں کچھ۔۔ امان کی بات پر سعدی نے دوسرا کشن بھی اٹھا کر اسے مارا۔ امان نے ہنستے ہوئے کشن کیچ کر لیا اور دوبارہ سے موبائل پر جھک گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گھٹنوں میں سر دیئے بے آواز رو رہی تھی۔ وہ کم عمر تھی اس کے باوجود وہ حقیقت پسند اور مضبوط تھی۔ یوں وہ کبھی نہیں روتی تھی مگر آج اس کی محبت کے کردار کے چیتھڑے اڑائے گئے تھے آج اس کی نظروں میں اساور خاک ہوا تھا اتنا رونا تو بنتا تھا۔۔

دروازہ ناک ہونے کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دروازے کی سمت دیکھا۔ "اساور نے اندر داخل ہو کر دروازہ ہلکی سی آواز کے ساتھ بند کیا۔ سومو نے دونوں ہاتھوں کی پشت سے رگڑ رگڑ کر اپنے آنسو صاف کیئے۔

سومو بیٹا کیا تھا یہ سب۔۔؟ اساور قدم قدم چلتا بیڈ پر اس کے سامنے آ بیٹھا۔

آپ کون میں نے پہچانا نہیں۔۔ سومو نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔

سومو تم سے جو پوچھا وہ بتاؤ۔ اساور ذرا سختی سے بولا۔

جن کو میں جانتی نہیں ہوں یا کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی میں ان کو صفائیاں دینا تو در بات کرنا بھی پسند نہیں کرتی اور آپ سے رشتہ ختم کر کے unknown person کی لسٹ میں ڈال دیا ہے۔۔ سومو بیزاریت سے

www.kitabnagri.com

بولی۔۔

سومو تمہارے رویے نے مجھے صدمہ پہنچایا ہے۔۔

اوہ ریلی اور جو آپ باتوں کے نشتر سے دل لہو لہان کر دیتے ہیں وہ میرے لیے دانیں کے لیے صدمہ نہیں ہوتے۔۔

Posted On Kitab Nagri

دائین کا یہاں کوئی ذکر نہیں ہے سو میں تم سے تمہاری بابت پوچھ رہا ہوں۔ میں تم سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ تمہاری باتیں گہرا صدمہ ثابت ہوئی میرے لیے۔ اساور کا لہجہ دائین کے ذکر پر سخت ہوا تھا۔

آپ کہا کرتے تھے دائین کے لیے آپ کو اپنا دل تب سے دھڑکنا محسوس ہوا جب آپ دس سال کے تھے دائین کوئی سات سال کی تھی اور تب میں نہیں تھی کہیں بھی نہیں اس دنیا پر میرا وجود بھی ہوگا کوئی نہیں جانتا تھا کوئی نہیں۔ آپ دائین سے بیس سال محبت کے دعویدار رہے ہیں اور مجھ سے سترہ سال سے جب آپ اس کی محبت کو بھلا سکتے ہیں تو میں کیسے مان لوں کہ مجھ سے واقعی محبت کرتے ہیں آپ۔ "جو لوگ محبتوں کے مان نہیں رکھتے محبت ان پر یقین نہیں رکھتی ہے نہ دوسرا موقع دیتی ہے" اور آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں اس وجہ سے میری باتوں سے آپ کو صدمہ ہوا۔ کبھی سوچا وہ جو ایک لڑکی ہے دائین اس پر کیا گزرتی ہوگی آپ کی باتوں سے۔ میری سترہ سالہ محبت میں دی گئی اذیت آپ کو ٹھا کر کے لگی ہے تو آپ کی بیس سالہ محبت کے بعد دی گئی تکلیف اس کے لیے موت جیسی اذیت ثابت ہوئی ہے۔ "سو موا سے آئینہ دکھانا چاہتی تھی مگر وہ شخص محبت کا مجرم تھا اور مجرم کہاں اپنے جرائم آئینے میں دیکھتے ہیں۔"

سعدی نے جو کیا اس کے بعد دائین کو سر آنکھوں پر نہیں بٹھایا جاسکتا تھا۔

اچھا چلیں ایک پل کو مان لیں سعدی نے امان بھائی کا قتل کیا ہے اس میں دائین کو سزا دینے والی کون سی لاجک ہے بقول آپ سب کے وہ اس کا بھائی نہیں ہے جیسے آپ کا کزن ہے ویسے ہی دائین کا بھی کزن ہے پھر یہ سب۔۔۔ اساور چپ رہ گیا تھا وہ کیا کہتا اب۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں امان کی موت کو بھلا نہیں سکتا۔ بدلہ لوں گا اور خون کے بدلے خون کی اجازت اللہ بھی دیتا ہے۔۔

میں یہ نہیں کہہ رہی ورنہ یا قصاص ایک فضول رسم ہے جس بات کے لیے ہمارا قرآن کہتا ہے وہ فضول نہیں ہو سکتی قصاص جائز ہے "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قصاص میں تمہارے لیے زندگی ہے" موت کا تکلیف کا ذکر تو نہیں کیا پھر آپ کیوں اسے موت سے پہلے موت سی اذیت دینا چاہتے ہیں آپ دانیں کے ساتھ جیسے پہلے تھے ویسے بھی تو رہ سکتے تھے آپ کو بدلنا نہیں چاہیے تھا۔ بدلے کا حکم ہے مگر اس سے بہتر ہے معاف کر دینا۔ "بدلاؤ ضروری ہے مگر یہ بدلاؤ محبت میں آجائے تو سب تہس نہس ہو جاتا ہے"

جس گھر کا فرد یوں اندھا دھند قتل کر دیا جائے وہاں کے مکین پہلے سے نہیں رہ سکتے سو مو۔۔!! میں خون کا بدلہ خون سے لوں گا معاف نہیں کروں گا اور اگر یہ غلط ٹھہراتو میں ہاتھ جوڑ کر رب سے معافی مانگ لوں گا۔ اساور کہہ کر رکنا نہیں دروازہ دھرام سے بند کرتا باہر نکل گیا۔

پچھے وہ گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی سوچتی رہی کہ "رحم نہ کرنے والوں پر کیا خدا کی طرف سے رحم کر دیا جاتا ہے معافی مل جاتی ہے۔"

www.kitabnagri.com

مری لارنس کالج

امتخانی ہال میں سکوت چھایا ہوا تھا سب اپنے اپنے پیپر بورڈ پر جھکے لکھ رہے تھے۔۔ متحزن پورے ہال کا چکر لگا کر سٹوڈنٹس پر نظر رکھے ہوئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

سعدی بھی جھکا پیپر لکھ رہا تھا وہ اتنا اچھا دماغ رکھتا تھا کہ جب پیپر دیتا تو ختم کر کے ہی سر اٹھاتا تھا جبکہ امان ٹیڑھی نظر سے ممتحن کو جاتے دیکھتا اور پھر اپنے لباس میں چھپائے پرزے نکال کر پیپر بورڈ کے نیچے رکھ کر لکھنے لگتا۔ امان سے اگلی سیٹ پر ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا جو ادھر ادھر کے نظارے کر رہا تھا صاف لگ رہا تھا اسے کچھ بھی نہیں آرہا۔ اس سے اگلی سیٹ پر سعدی تھا جو چپ چاپ لکھے جارہا تھا۔

اومے کیوں بیٹھا ہے ایسے۔۔۔ امان اپنا لکھ چکا تو اگلے سیٹ پر بیٹھے لڑکے کو سرگوشی میں کہا۔۔

نہیں آرہا۔۔ لڑکے نے بے پرواہی سے جواب دیا۔۔

اچھا یہ لے اور لکھ۔۔ امان نے اپنے پاس موجود تمام پرزے اس کی طرف بڑھائے جنہیں فوراً سے پہلے اس نے اچک لیا تھا۔

تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ان کے پاس سے گزرتے ممتحن نے اس لڑکے کو نوٹ کر لیا۔۔

کیا ہے آپ کے پاس۔۔ "ممتحن نے تیز لہجے میں لڑکے کو مخاطب کیا۔۔

www.kitabnagri.com

کچھ بھی تو نہیں سر۔۔ لڑکے کے چہرے سے ہوائیاں اڑ گئیں۔۔۔

ممتحن مطمئن نہ ہوا اور تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور تلاشی شروع کر دی اس کے پاکٹ سے خاصی مقدار میں نقل کی پرچیاں نکلی تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ سب کیا ہے؟؟ متحن کے غصے کا گراف بڑھ گیا تھا۔ لڑکے نے بے بسی سے امان کی طرف دیکھا۔ امان نے نفی میں گردن ہلا کر اپنا نام لینے سے منع کیا اسے۔۔:

کہاں سے آئی تمہارے پاس اتنی نقل آپ پر کمیٹی بیٹھے گی آپ کے خلاف کاروائی ہوگی۔۔ "متحن کی باتوں سے لڑکے کی گھگھی بند گئی تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو سارا ہال ہی اسے دیکھ رہا تھا اس نے ایک نظر اگلی سیٹ پر بیٹھے سعدی پر ڈالی۔۔۔ سر اس کی ہیں یہ ساری پرچیاں اس نے دی ہیں۔۔ لڑکے نے فٹاک سے سعدی کا نام لے لیا۔۔

سر یہ جھوٹ بول رہا ہے میری نہیں ہے یہ۔۔ سعدی پر تو حیرتوں کا پہاڑ ٹوٹا تھا اس نے شاکی نظروں سے لڑکے کی طرف دیکھا جو اپنی جان بچانے کو سارا ملبہ اس پر ڈال رہا تھا۔۔

سر مم میں جھوٹ نہیں بول رہا یہ پکا اسی کے ہیں۔۔ لڑکے نے پھر وہی بات دہرائی۔ امان پہلو بدل کر رہ گیا اسے نہیں پتہ تھا اس کے گناہ میں ایسے سعدی پھنس جائے گا۔۔۔

مسٹر سعدی رانا اپنے پیپر پر اور ان نقل کے پیپر پر لکھی لکھائی آپ کی ہی ہے۔۔ متحن نے جھک کر اس کا پیپر اٹھا کر دیکھا تھا۔۔

سر میرا نہیں ہے یہ آپ یقین کریں۔۔ سعدی کی آواز بھرا گئی تھی۔۔ مگر اب کچھ بھی تو نہ ہو سکتا تھا امان کو نوٹس بھی وہی تیار کر کے دیتا تھا اور عقل کے دشمن امان نے نقل انہیں نوٹس سے پھاڑ کر لائی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

چلیں آپ دونوں کا روائی ہوگی دونوں پر کیس فائل ہوگا اور اگلے تین سال تک آپ دونوں ایگزام نہیں دے سکتے۔۔۔ "ممتحن کے الفاظ تھے یا تھوڑا سعدی کی سماعت کراہ کر رہ گئی۔۔ سعدی نے غصے اور شاک کی بھری نظروں سے امان کی طرف دیکھا جو مٹھیاں بند کیئے بے بسی اور پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا"۔۔۔

سعدی کا پیپر اس سے لے کر ریڈ مارک لگا دیا گیا تھا۔۔ اس کا کرئیر اس کے زندگی کے اتنے سال برباد ہو گئے تھے۔۔

جنح ایئر پورٹ کراچی میں معمول کی گہما گہمی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے ہی لاہور سے آنے والی فلائیٹ کی لینڈنگ ہوئی تھی۔۔

بھانت بھانت کے لوگ آ جا رہے تھے۔۔ ایسے میں وہ بھی اپنی ٹرائی گھسیٹتا آتا ہوا نظر آ رہا تھا۔۔ جب وہ بیگ لے کر باہر نکلا تو اس کا ڈرائیور گاڑی لینے اس کے انتظار میں کھڑا تھا۔۔ ڈرائیور نے بھاگ کر اس سے بیگ لے کر ڈیوٹی میں رکھا اور اس کے لیے پچھلا دروازہ کھولا۔۔۔
www.kitabnagri.com

کریم تم رکشہ پکڑ کر گھر چلے جاؤ مجھے کہیں کام سے جانا ہے۔۔ پچھلی سیٹ کا دروازہ بند کر تا وہ ڈرائیورنگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔

مگر صاحب۔۔ ڈرائیور نے ابھی کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ وہ گاڑی سپیڈ سے بھگالے گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آدھے گھنٹے کا سفر ٹریفک کے باعث ڈیڑھ گھنٹے میں تمام ہوا تھا۔ کراچی جو کہ روشنیوں کا شہر ہے اس کی سب سے بڑی حامی بڑھتا ہوا بے ہنگم ٹریفک ہے۔۔

ڈیڑھ گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ حیا کے گھر کے سامنے تھا جس کا ایڈرس حیا نے اسے دیا تھا۔ گاڑی گیٹ کے آگے پارک کرتا وہ گاڑی سے اترا۔ دوسری ڈور بیل پر دروازہ کھول دیا گیا تھا۔ ملازم اسے ڈرائینگ روم میں بٹھا کر حیا کو بلانے چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں حیا ڈرائینگ روم میں داخل ہوئی۔۔

تم یہاں کیسے لاہور سے کب واپس آئے۔۔ حیا نے بے چینی سے ٹہلتے نومی سے سوال کیا۔۔
کال کیوں پک نہیں کر رہی تھی تم۔۔ نومی کی بے چینی دیکھنے لائق تھی۔۔
بڑی تھی کچھ۔۔ حیا بے زار نظر آرہی تھی۔۔

عینا لاہور میں ہے کسی لڑکے کے ساتھ میں نے دیکھا ہے اسے کل تمہیں بہت کال کی پھر مجبوراً مجھے شادی چھوڑ کر آنا پڑا۔۔۔

www.kitabnagri.com

سچ کل کہاں ہے وہ کس کے ساتھ ہے مجھے جلدی بتاؤ۔۔ حیا کے بے زاری یکدم حتم ہو گئی تھی۔۔

یہی بتانے کے لیے تمہیں کال کر رہا تھا کہ تم فوراً آ جاتی لاہور مگر تم میری کال پک نہیں کرتی۔۔ اور یہ پکچر کھینچی ہے میں نے ریستوران میں ان کی دیکھو۔۔ نومی نے موبائل سکرین آن کر کے حیا کے سامنے کی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس میں دو لڑکے ہیں۔ عینا کس کے ساتھ بھاگی ہے۔۔ حیا کا چہرے پر غصے کے تاثرات جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔۔

یہ تو وہاں جا کر پتہ لگے گا۔۔ نومی نے موبائل پاکٹ میں ڈالتے ہوئے بولا۔۔

جلدی سے ٹکٹ کنفرم کرواؤ مجھے جلدی سے لاہور پہنچنا ہے۔۔ حیا کو چکمہ دینے کے سزا تو وہ اب تا عمر بھگتے گی۔۔
_ "حیا کے چہرہ بے تاثر تھا مگر برباد کر دینے کا تاثر پھر بھی رہتا تھا۔ وہ اب عینا کے زندگی میں زہر گھولنے جا رہی تھی۔

وہ سر جھکائے خود کو زبردستی گھسیٹتے کسی شکست خوردہ شخص کی طرح وارڈن اور سپرڈنٹ کے پیچھے پیچھے چلا جا رہا تھا۔ آج اس کی برسوں کی محنت تباہ ہو گئی تھی آج اس کے پانچ سال برباد ہونے جا رہے تھے۔ آج اس کے باپ کی قربانیاں اس کی ماں کے ارمان سب کچھ ختم ہو رہا تھا اور وہ کچھ نہیں کر پارہا تھا۔

وارڈن اس سے آگے آگے چلتا آفس میں پہنچ گیا پھر ان کے آفس کے پاس پہنچنے تک وہ آفس سے برآمد ہوا تھا۔۔

سعدی رانا آپ یہیں انتظار کریں سرراؤنڈ پر ہیں ٹیم آتی ہی ہوگی اور آپ کو سرہال نمبر تین میں بلا رہے ہیں۔ وارڈن نے سعدی کے بعد ساتھ کھڑے متحزن کو اشارہ کیا اور دونوں آگے پیچھے چل پڑے۔۔

_ "سعدی وہیں پاس پڑے بیچ پر سرہاتھوں میں دے کر بیٹھ گیا تھا۔ اس کا دل شدت سے رونے کو کر رہا تھا وہ دھاریں مار مار کر رونا چاہتا تھا مگر وہ کمال ضبط آزارہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد پیپر ختم ہو چکا تھا سٹوڈنٹس ہاتھوں میں پیپر بورڈ پکڑے ایگزام ہال سے نکل رہے تھے۔۔ امان باہر نکل کر سعدی کو ڈھونڈنے لگا تھا اسے اپنی غلطی کا احساس تھا مگر اس کا احساس سعدی کا ازالہ نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ اساور کو کال کر کے معاملات سنبھالنے کے لیے بلا چکا تھا اور خوش قسمتی سے اساور آج وہیں کسی کام کے سلسلے میں آیا ہوا تھا۔۔

سعدی سوری یار۔۔!! ایک بیچ پر سر ہاتھوں میں پکڑے بیٹھا وہ اسے نظر آیا تو امان فوراً اس کے پاس پہنچا۔۔
سعدی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا آج ان آنکھوں میں دوستی محبت کچھ بھی نہیں تھا اک سرد مہری اک آگ تھی جو جلا کر راکھ کر دینے والی تھی۔۔

سعدی یار مجھے نہیں پتہ تھا معاملہ اتنا سنگین ہو جائے گا اگر پتہ ہوتا تو میں۔۔۔۔۔

اگر پتہ ہوتا تو کیا ہاں کیا۔۔ امان کی بات منہ میں ہی رہ گئی سعدی تو بھڑک اٹھا تھا۔۔ چھوٹا بچہ ہے تو نا تجھے تو کچھ بھی نہیں پتہ مگر یہ تو پتہ ہے نا میں نے کتنی محنت کی تھی میرے لیے رزلٹ کتنا ضروری تھا میرے باپ کے خون پسینے کی کمائی تھی مجھے یہاں تک پہنچانے میں میری ماں کے ارمان تھے مجھے ایک اونچے عہدے پر دیکھنے کے میری بہن کے سنے تھے یار میرا کرئیر تھا تو نے سب برباد کر دیا سب۔۔ سعدی بات کرتے کرتے بے بسی سے اپنے سر کے بال نوچنے لگا اس کی آواز بھراگی تھی جیسے ابھی رو دے گا۔۔

۔۔"یار سعدی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

چپ میرا نام مت لے اپنی چیٹڑ زبان سے یہ زبان ایگزام ہال میں بھی کھل سکتی تھی مگر نہیں تم تو تماشہ دیکھ رہے تھے انجوائے کر رہے تھے "تیرا باپ ایک امیر آدمی ہے تو ساری زندگی بیٹھ کر کھائے تب بھی ختم نہ ہو مگر میرا باپ مجھے بڑا آدمی بنانے کے لیے محنت کرتے کرتے مر گیا تھا تو نے یہ کیا کر دیا امان ہماری پوری فیملی کو برباد کر دیا۔۔ سعدی اس کی کوئی بات سننے کو تیار نہ تھا۔۔

یار تو فکر مت کر میں سب ٹھیک کر دوں پلیز یار مجھ سے ایسے تو بات مت کر مجھے تیرا ہجہ تکلیف دے رہا ہے۔۔ امان اپنی غلطی پر پشیمان تھا۔۔

باڑ میں گیا تو اور باڑ میں گئی تیری فکر دفعہ ہو جا میری نظروں سے ورنہ تیری موت کا جرم میرے سر آ جائے گا دفعہ ہو یہاں سے۔۔ سعدی نے امان کو دھکا دیا جبکہ سامنے سے آتے اساور نے اس کا ہر لفظ سنا تھا

کیا ہو گیا ہے کیوں ایسے لڑ رہے ہو اور تم نے ایمر جنسی میں کیوں بلایا۔۔ اساور نے پاس پہنچ کر پوچھا اسے سعدی کا امان کو یوں دھکا دینا سخت ناگوار گزرا تھا۔۔

آگ لگی ہوئی ہے میرے اندر الاؤ بھڑک رہا ہے سب کچھ جلا کر رکھ کر دینا چاہتا ہوں میں اور سب سے پہلے اس کی جان لوں گا اسے کہیں ہٹ جائے میرے سامنے سے۔۔ سعدی غصے سے امان کی طرف بڑھا تھا اساور نے ایک جھٹکے سے اسے دھکا دے کر پیچھے کیا۔۔

Behave your self saadi۔۔ یہ کیا طریقہ ہے۔۔ اساور کو بھی غصہ چڑھ رہا تھا۔۔

یہ آپ اپنے اس لاڈلے سے پوچھیں۔۔ ٹھوڑی پرہاتھ مار تا سعدی دوبارہ بیچ پر بیٹھ گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چکس.... امان نے سر جھکائے ساری بات اساور کے گوش گزار کر دی تھی۔۔

امان زندگی جہاں رو کے رک جاؤ مگر آگے بڑھنے کے لیے شارٹ کٹ کبھی نہ لو تم پڑھ نہیں پاتے تو چھوڑ دیتے مگر چیٹنگ یہ بہت غلط کیا تم نے۔۔ "اور خود کو بچانے کے لیے سعدی کی محنت پر پانی پھیر دیا بہت افسوس ہوا مجھے بیٹا۔۔ اب کے بھڑکنے کی باری اساور کی تھی۔۔

چکس غلطی ہوگی پلینز کچھ کریں ناپلینز۔۔ امان رو دینے کو تھا سعدی اور وہ کبھی نہیں لڑے تھے اور ایسی لڑائی تو کبھی نہ ہوئی تھی۔۔

سعدی ٹیم نے تم سے کچھ پوچھا ہے۔۔ اساور نے بیچ پر بیٹھے سعدی سے پوچھا۔۔۔۔
نہیں تھوڑی دیر میں کاروائی ہوگی۔ مجھے ابھی انتظار کرنے کا کہا ہے۔۔

اچھا میں کچھ کرتا ہوں۔۔ اساور کہتے ہوئے فون کان سے لگتا پر نسیل کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔۔ سعدی نے ایک ناگوار نظر امان پر ڈالی تو وہ مارے شرمندگی کے سر جھکا گیا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

پھر اساور نے سب کیسے سنبھالا سعدی نہیں جانتا تھا بس اتنا ہوا کہ سعدی کے خلاف پرچہ نہیں کٹا تھا نہ کوئی کاروائی ہوئی تھی اور نہ اس کے پیپر پر ریڈ مارک لگا کر بھیجا گیا بس اتنا ہی ہو پایا تھا سعدی کو پیپر لکھنے کا وقت نہیں دیا گیا تھا۔ مگر وہ باقی کے پیپر زدے سکتا تھا۔ اس کے پانچ سال ضائع ہونے سے بچ گئے تھے۔ اور وہ ٹاپ نہ کر پایا تھا۔ "مگر اس واقعے نے ان کی دوستی ضائع کر دی تھی امان معافی چاہتا تھا اور سعدی کچھ بھلانے کو تیار نہیں تھا۔ مگر پھر بھی سب کچھ ٹھیک تھا۔۔"

Posted On Kitab Nagri

کیا پتہ لگایا ہے تم نے ہاں کسی کام کے نہیں ہو تم۔۔ "حیا اور نومی آج صبح ہی لاہور پہنچے تھے مگر شامین کے گھر پر تالا تھا جس نے حیا کو مزید تپا دیا تھا۔"

یہیں کا ایڈرس ہے یار جہاں عینار ہائش پزیر تھی میرے سور سز غلط نہیں ہو سکتے۔۔ نومی خود پریشانی سے موبائل پر ایڈرس دیکھ رہا تھا۔

کہاں گی عینا پھر یہاں سے زمین کھا گی یا آسمان نکل گیا اسے بولو۔۔ حیا کی ناک غصے کی شدت سے سرخ ہو گئی تھی۔۔

ایکسیکوزمی۔!! اس کی بات نظر انداز کرتا نومی وہاں سے جاتے ہوئے شخص سے مخاطب ہوا۔۔ یہاں جو لوگ رہتے تھے وہ کہاں گئے۔۔ نومی نے شامین کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔۔

شامین بٹیا کا پوچھ رہے ہیں آپ جو وکیل ہے۔۔

www.kitabnagri.com

جی جی وہی۔۔ نومی نے جلدی سے کہا۔۔

وہ تو دو دن پہلے ہی یہاں سے جا چکی ہیں۔ دوسرے ملک چلی گئی ہے شامین بٹیا۔ آپ لوگ کون۔۔؟؟ اس شخص نے اب سوالیہ نظروں سے نومی اور حیا کی طرف دیکھا۔ حیا نے بے زاری سے نظریں گھمالی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

ہم فرینڈز ہیں ان کے۔۔ اچھا ان میں سے کسی کو شامین کے گھر دیکھا ہے آپ نے۔۔ نومی نے جلدی سے موبائل اس شخص کے آگے پکڑا۔۔

ہم ہاں یہ شامین بٹیا کی دوست ہے اور یہ والا لڑکا اس کا شوہر اور یہ اس کا دوست۔۔ اس شخص نے کچھ دیر سوچتے ہوئے بتایا۔۔

شکریہ بہت بہت آپ کا مگر آپ بتا سکتے ہیں یہ تینوں کدھر گئے ہیں۔۔ نومی کا تجسس بڑھتا جا رہا تھا۔۔

ویسے تو مجھے کسی کے گھر کے معاملات کا پتہ نہیں ہوتا مگر شامین بٹیا پورے محلے کی بٹیا ہیں آپ ان کے دوست ہیں اس لیے بتا دیتا ہوں۔۔ اس بوڑھے نے کہا۔۔

جی ضرور بتائیں۔ نومی اس کی اتنی لمبے تعارف پر غش کھا کر رہ گیا تھا مگر ضبط کیے ہوئے کھڑا رہا جبکہ حیا کے چہرے سے غصہ جھلک رہا تھا۔۔،۔"

یہ مری میں پڑھتے ہیں وہیں گئے ہیں۔۔ اچھا میں چلتا ہوں۔۔ بوڑھا شخص کہہ کر اپنے گھر کی طرف بڑھ گیا۔۔

www.kitabnagri.com

ہمیں مری جانا ہو گا فوراً۔۔ نومی گھوم کر اس جگہ کے شور سے بے زار کھڑی حیا کی طرف آیا۔۔

کیا گارنٹی ہے وہ وہاں ہوں گے۔ ویسے ہی تمہیں ملا لیا اپنے ساتھ اکیلے میں جلدی ڈھونڈ لیتی عینا کو۔۔ حیا بڑبڑاتے ہوئے نومی کے پیچھے چل پڑی۔۔

اب ان کی اگلی منزل مری تھی۔ دالارنس کا لُج مری۔۔

Posted On Kitab Nagri

پانچ سال بعد۔۔

وقت گزر گیا اور یہی تو وقت کی حاصیت ہے ٹھہراؤ نہیں رکھتا اپنے اندر مسلسل پانی کے تیز بہاؤ کی مانند بہتا چلا جاتا ہے دن مہینے اور سالوں گزر جاتے ہیں۔ پر وقت پھر بھی بہتا رہتا ہے۔۔

دائین کو خدا نے دو جڑواں بیٹیوں سے نوازا تھا۔ وہ جو سوچتی تھی کیسے جیسے گی وہ ماں بنی تو جانا کیسے جیا جاتا ہے۔۔ وہ اپنے اندر سے ایک عورت کو مکمل طور پر مار چکی تھی وہ اب نہ اساور کی بیوی تھی نہ اساور اس کی محبت تھا وہ صرف اب زار اور سارہ کی ماں تھی اور ایک قصاص میں آئی لڑکی تھی ایک قیدی تھی جس کی رہائی سعدی کی بے گناہی سے مشروط تھی۔۔ اسنے اپنے دل سے اساور کو نکال دیا تھا آنکھوں سے اس کے خواب نوچ پھینکے تھے۔ اس کی محبت کا محور اب صرف اور صرف زار اور سارہ تھیں۔۔

دائین اذیت شکار لڑکی تھی مگر پھر اس نے خود پر مزید ظلم نہیں ہونے دیا وہ کسی کو خود پر تشدد کی اجازت اب نہیں دیتی تھی۔ مگر اس سے بڑھ کر اذیت اس کے لیے کیا تھی کہ اس کی بیٹیوں کو پوری کاظمی حویلی میں ناجائز کا طعنہ ملتا تھا وہ تو چھوٹی تھیں مگر دائین کو یہ الفاظ نشتر کی طرح لگتے تھے جو اسے لہو لہان کر دیتے۔۔ اور اساور کاظمی وہ محبت کا مجرم تھا اور محبت کا مجرم انتہائی بد نصیب ہوتا ہے۔ وہ بد نصیب شخص پھر بد نصیب باپ ثابت ہوا تھا وہ اپنی بیٹیوں کو پیار کرنا چاہتا مگر بھابھی کے الفاظ اسے ان کے پاس نہیں جانے دیتے تھے وہ آس سے امید سے اپنے باپ کی طرف دیکھتی تھیں جو انتقام کی جنگ میں ہر محبت کو مار آیا تھا۔۔ بھابھی کی موجودگی میں وہ سارہ اور زارا کی

Posted On Kitab Nagri

موجودگی نظر انداز کر دیتا تھا چاہے وہ پکارتی رہتیں۔۔ اس وجہ سے زارا بہت دور دور رہتی تھی اس سے اور سارہ وہ تو ہر وقت اس کی ٹانگ پکڑ کر پیچھے پیچھے پھرتی تھی مگر وہ بھابھی کی نظروں میں کھڑا رہنے کو اپنی بیٹی کو پس پشت ڈال دیتا تھا۔۔

زارا ناظم کاظمی عرف سوموہ چھوٹی سی لڑکی تو پہلے ہی کافی بڑی ہو گئی تھی وہ محبت کے معاملے میں اساور جیسی نہیں تھی وہ امان جیسی تھی محبت کا پیکر غلطی ہو جائے تو ڈٹ جانے کا جگہ معافی مانگ لینے والی معاف کر دینے والی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی معاف کرنے والوں کو خدا دوست رکھتا ہے۔۔ وہ صرف سعدی کا انتظار کرتی تھی جو اپنی بے گناہی کے ثبوت لائے اساور کے منہ پر مارے اور دانیل اور اسے وہاں سے لے جائے۔ وہ واقعی امان جیسی تھی محبت کرتی تھی تو بس محبت کرتی تھی وہ نفرت نہیں کرتی تھی کیونکہ محبت temporary تھوڑی ہوتی ہے جب بھی ہوتی ہے بس ہمیشہ ہوتی ہے پھر۔۔

میں شادی کر رہا ہوں۔۔ صوفے پر ٹانگے پھیلا کر بیٹھے اساور نے اپنی طرف سے گویا اس پر بم پھوڑا تھا مگر سب وہ رخشندہ بھابھی کی کڑوی زبان سے کئیں دن پہلے سے جانتی تھی۔۔ آنکھیں میچ کر اس نے رخ موڑے خود کو کنٹرول کیا۔۔ آج دل میں بچی آخری گنجائش بھی اساور کے لیے ختم ہو گئی تھی۔۔

بتا رہے ہو یا پوچھ رہے ہو۔۔ وہ نارمل انداز میں کہتی زارا اور سارہ کے کھلونے سمیٹنے لگی۔۔

بتا رہا ہوں بھلا پوچھوں گا کیوں۔۔؟؟ اساور نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اس عنایت کی وجہ۔۔؟؟ دانیوں ہی مصروف رہی تھی۔۔

پہلی بیوی ہو تم میری اس لیے بتا رہا ہوں۔۔

بہت بہت شکریہ اس نوازش کے لیے مگر اس کی کوئی ضرورت تھی نہیں اور جہاں تک پہلی بیوی کی بات ہے ایم سر پر ان میں اتنے سالوں میں بھول ہی گئی تھی شکریہ یاد دلانے کے لیے اور دوسری بات یہ انوٹیشن تھا یا انوٹیشن ملے گا مجھے شادی میں آسکتی ہوں میں۔۔ دانی کا لہجہ نارمل تھا ہر طرح کے جذبے سے حالی بے تاثر۔۔

تم کچھ کہو گی نہیں۔۔ اس اور اس سے یہ ایسپیکٹ نہیں کر رہا تھا۔۔

اس سے زیادہ اور کیا کہوں۔۔؟؟ دانی نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

تمہیں برا نہیں لگا۔۔ اس اور اسے ہی دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ کسی بھی تاثر سے حالی تھا۔۔

اگر تم اے۔۔ کے ہوتے اور میں ڈی۔۔ جے تو لگتا برا مجھے برا کیا لگتا دل رک جاتا میرا مگر اب نہ میں ڈی۔۔ جے ہوں نہ تم ڈی۔۔ جے کے اے۔۔ کے ہو میرا دل تمہارے نام پر دھڑکتا ہے نہ مجھے تمہارے کچھ بھی کرنے سے کچھ فرق پڑتا ہے جو مرضی کرو۔۔ دانی اس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی وہ تو اب اسے دیکھتی ہی نہیں تھی۔۔

پوچھو گی نہیں کس سے کر رہا ہوں شادی۔۔؟؟ اس اور چاہتا تھا وہ کچھ کہے مگر وہ چپ تھی اور اس کی لاپرواہی اس اور کو چب رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں جس سے بھی کرو مجھے نہیں جاننا۔۔ دانیل کہتی ہوئی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ وہ مزید اس کی بکواس سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔

بابا۔۔!! وہ ڈرینگ کے سامنے کھڑا گھڑی پہن رہا تھا کہ چار سالہ سارہ اس کی ٹانگ پکڑ کر بولی۔۔

جی بابا کی جان۔!! وہ اس کے ننھے ننھے ہاتھ پکڑ کر اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔ باہر سے آتی دانیل کے قدم جامد ہوئے تھے ہینڈل کھولتا اس کا ہاتھ رک گیا تھا۔۔ وہ وہیں کھڑی ہو گئی تھی۔۔

بابا وہ نی آنٹی کون ہیں وہ مجھے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے ایسے دیکھ رہی تھی کہ میں ڈر گئی۔۔ وہ اساور کے گلے میں بازو ڈالے لاڈ سے بولی۔۔

اوہ بابا کی جان کو ڈر بھی لگتا ہے مگر میرا بچہ تو بہت بہادر ہے۔۔ اساور نے اس کے گال پر بھوسہ دیا تھا۔۔ دانیل ہینڈل گھماتی اندر داخل ہوئی۔ اساور اسے دیکھتا سارہ کا گال تھپتھپاتا دوبارہ اُٹنے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔

www.kitabnagri.com

ماما اتنے لوگ کیوں آئے ہوئے ہیں گھر پر۔۔ سارہ اب دانیل کے پیچھے پڑ گئی تھی۔۔ زارا اور سارہ جڑواں تھیں مگر زارا کی برعکس وہ زیادہ باتونی تھی زارا جھجھکتی تھی اساور سے جبکہ سارہ بلا جھجک اس سے ہر بات منوالیتی تھی۔۔

سارہ جاؤ یہاں سے زیادہ سوالات مت کیا کرو۔۔ دانیل الماری کھول کر اس میں اپنے تہہ کیئے کپڑے رکھنے لگی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماما۔۔!! سارہ نے مسکین سی شکل بنا کر کہا تو دانیل نے اس کی طرف آنکھیں نکالی تو وہ منہ بنا کر کمرے سے باہر چلی گئی۔۔

ایسے مت ڈانٹا کرو پہلے ہی زارا سہمی سہمی رہتی ہے۔۔ اساور نے ٹیڑھی نظر اس پر ڈالی۔ الماری میں کپڑے رکھتے اس کے ہاتھ رکے تھے۔۔

وہ میری سیٹیاں ہیں اساور کاظمی ان کے اچھے برے کی ذمہ دار ہوں میں آپ کو اس تکلیف کی ضرورت نہیں ہے آپ بس اتنی مہربانی کریں میری بیٹیوں سے دور رہیں انہیں اپنی عادت مت ڈالیں میں نہیں چاہتی وہ جب یہاں سے جائیں تو تمہیں یاد بھی کریں۔۔

کہاں جائیں گی وہ۔۔ اساور ٹھٹھکا تھا۔

جب تم یہ بدلے کی جنگ ہار جاؤ گے تو صرف جنگ نہیں ہارو گے سارہ اور زارا کو بھی ہار دو گے اور مجھ سے تو پھر بھی تمہارا کچھ لینا دینا ہی نہیں ہے۔۔ دانیل ایسے ہی چہرہ الماری میں دیئے بولتی رہی۔۔

یہ تمہاری بھول ہے مس دانیل جمشید علی کہ میں اپنی بیٹیوں کو کہیں جانے دوں گا وہ میری سیٹیاں ہیں اور ہمیشہ یہیں رہیں گی اور جہاں تک بدلے کی جنگ کی بات ہے وہ میں جیت کر رہوں گا کیونکہ میں جانتا ہوں میں سچائی پر ہوں اور سچا کبھی ہارتا نہیں ہے۔۔ اساور نے تیزی سے جا کر اس کا بازو دبوچتے اسے زور سے اپنی طرف گھمایا۔۔

دانیل بازو میں اٹھتی تکلیف کو نظر انداز کرتی زور سے ہنسی تھی اتنی کہ اس کی آنکھیں نمکین سمندر بن گئیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو تمہیں یاد ہے وہ تمہاری سیٹیاں ہیں ورنہ اپنی اس ایک رات کی بے اختیاری کو تم نے بھول کر انہی بیٹیوں کو ناجائز کہا تھا مجھ سے حساب مانگا تھا ان کی رگوں میں دوڑتے خون کا۔۔ آج وہ تمہاری سیٹیاں ہیں یہ کایا کیسے پلٹ گئی ہاں بلکہ کایا کیا پلٹنا ہے تمہیں پتہ ہے تم ایک بزدل مرد ہو تم مجھ پر الزام لگاتے ہوئے بھی جانتے تھے کہ یہ تمہارا ہی خون ہیں مگر تم چپ رہے تمہاری بھابھی نے ناجائز کا طعنہ دیا تم تب بھی جانتے تھے یہ ناجائز نہیں ہیں پھر بھی تم چپ رہے کیونکہ تم ایک بزدل مرد بزدل باپ ہو اور میں نہیں چاہوں گی زارا اور سارہ میں تمہاری خصلتیں جنم لیں۔۔ اور دوسری بات تم حق پر نہیں ہو تم کو یہ ایک دن پتہ لگے گا اور پھر تا عمر سر پکڑ کر بیٹھے رہنا۔۔ دانیل نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش نہیں کی تھی باوجود درد کے کہ وہ اب ان تکلیفوں کی عادی تھی۔۔۔

وہ کچھ پل اسے دیکھتا رہا پھر ایک جھٹکے سے اسے دھکیلتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا۔۔ دانیل نے بروقت اپنا توازن قائم رکھا ورنہ سیدھی الماری سے جا ٹکراتی۔۔ آنکھوں میں اٹھتے نمکین پانیوں کو آنکھیں زور سے میچ کر اندر اتارا کہ وہ اب آنسو پینا سیکھ گئی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

کاظمی خویلی میں آج شہنائیاں گونج رہی تھیں۔ موسیقی کی آواز کانوں کے پردے پھاڑ رہی تھی۔۔ ہر طرف گہما گہمی تھی۔ پورے شہر کو دعوت دی گئی تھی اور دعوت کا انتظام خویلی میں ہی کیا گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

سائرہ اور رخشندہ بھابھی کے چہروں سے ہنسی جدا نہیں ہو رہی تھی۔۔ دانیل اپنے کمرے میں زار اور سارہ کے درمیان لیٹی دونوں کا سر سہلاتی ان اونچی شہنائیوں کی آوازیں سن رہی تھی۔۔ اس کے چہرہ ہر تاثر سے حالی تھا مگر ایک آنسو آنکھ سے نکلتا ہوا گال کے رستے اس کے گلے پر بہہ گیا تھا۔۔

آج اساور کی شادی تھی دوسری شادی۔۔ وہ اساور جو کبھی صرف اور صرف اس کا ہونے کا دعویٰ کرتا تھا جس کی نظریں اس سے ہو کر اسی پر ٹکتی تھیں۔۔

وہ اس سے محبت نہیں کر سکتی تھی مگر وہ محبت پر کوئی حق کیوں نہ رکھتی تھی یہ بات اسے کھائے جاتی تھی۔۔
باہر اونچا شور تھا ہر کوئی خوش تھا اور شاید اساور بھی وہ مسکرا رہا تھا سائرہ کے ساتھ اسٹیج کے سامنے رقص کر رہا تھا۔ اور اسٹیج پر بیٹھی اس کی خوبصورت دلہن اسے کھلکھلا کر محبت پاش نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔ اساور بھی رقص کرتے ہوئے اس پر ایک نظر ڈالتا اور مسکرا دیتا تھا۔۔

رقص کرتے ہوئے اساور کی نظر اسٹیج کی طرف آتی دانیل اور سو موپر پڑی۔۔ دونوں پیچ کلر کی گھٹنوں تک آتی فراق زیب تن کیئے ہوئے تھیں۔ بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا جس کے اطراف سے دو لٹیں نکل کر چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔ دوپٹہ ہاتھوں پر ڈالے میچنگ جیولری پہنے وہ دونوں ایک سی معلوم ہوتی تھیں۔۔ خوبصورت بہت خوبصورت۔۔

رقص کرتا اساور ساکت ہوا تھا اس کی نظریں دانیل پر ٹھہر گئیں تھیں اس کی نظروں کے تعاقب میں سائرہ رخشندہ اور اسٹیج پر بیٹھی دلہن نے اس حسینہ کو دیکھا آنکھوں میں بے انتہا نفرت سمو کر۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دائین اور سومو مسکراتے ہوئے مہمانوں سے مل رہی تھیں۔۔۔ رخسندہ جو پے چینی دائین کے چہرے پر ڈھونڈنا چاہتی تھی وہ کہیں نہیں تھی دائین مطمئن تھی جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا مگر اسے فرق پڑتا تھا صدیوں کی محبتیں دنوں میں کہاں بھلائی جاتی ہیں مگر ہاں ہم محبت سے دستبردار ہو جاتے ہیں۔۔۔ دائین کو مضبوط کر کے سب کے سامنے لانے والی سومو تھی اس نے دائین کو بہت مضبوط بنادیا تھا کیونکہ وہ محبت کا پیکر تھی۔۔۔ محبت جن لوگوں کے لیے نایاب ہوتی ہے ان پر ہی نازل ہوتی ہے اور سومو ان ہی لوگوں میں سے تھیں۔۔۔

خوش لگ رہی ہو بہت۔۔ اساور کودانین کی مسکراہٹ چبی تھی بہت وہ اس سے رونے چلانے کی امید کرتا تھا مگر اس نے تواف تک نہیں کیا تھا۔ اپنی بیوی کے تیور دیکھے ہیں آپ نے اساور کاظمی۔۔!! کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی ہے اس کی نظریں صاف بتا رہی ہیں وہ دانین کو برداشت نہیں کر پائے گی مجبور آپ دانین کو گھر سے نکال دیں گے اور دانین آزاد ہو جائے اور آزادی کی نوید پر انسان خوش تو ہوتا ہے۔۔ دانین کی جگہ جواب سومونے دیا تھا۔۔ "وہ اب اساور کو چکس کہتی تھی نہ چاچو اب وہ اس کا نام لیتی تھی کہ وہ شخص رشتوں کے قابل نہیں تھا۔۔"

یہ بھول ہے کہ اساور کی قید سے دانیں اتنی آسانی سے نکل جائے گی نو نو کبھی نہیں۔۔ دانیں کی طرف دیکھتا وہ چبا چبا کر کہتا ہوا اپنی دلہن کی طرف بڑھ گیا۔۔ وہ جو کچھ دیر پہلے دانیں کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا تھا اب سنبھل چکا تھا۔۔

دانیل نے سچی سنوری دلہن کو دیکھا جو انتہائی ناگواری سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ دانیل نے جواب میں ایک تپا دینے والی مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی اور سو موکا ہاتھ تھامے ایک ٹیبل پر جا بیٹھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرا محبوب کسی ہو ردا ہوئی جاندا ہے۔۔

بیک گراؤنڈ میں گانا اونچی آواز میں چلایا تھا کسی نے۔۔ دانیل نے چونک کر سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر سر جھٹک کر مہمانوں سے باتیں کرنے لگ گئی۔۔

دانیل کچن میں کھڑی زارا کے لیے نوڈلز بنا رہی تھی تبھی وہ ٹک ٹک کرتی ہیلوں کے ساتھ منہ پر ڈھیروں میک اپ لگائے کچن میں داخل ہوئی۔۔ اک ناگوار نظر دانیل پر ڈالی جس نے اس کے آنے کا کوئی خاص نوٹس نہیں لیا تھا۔۔

سنو۔۔!! اس نے دانیل کو پکارا تو اک پل کو دانیل نے مڑ کر اسے دیکھا اور پھر سے مصروف ہو گئی۔۔
میں اور اس اور لانگ ڈرائیو پر جا رہے ہیں تو مجھے کہیں بھی جانے سے پہلے چائے پینے کی عادت ہے تو جلدی سے بنا دو۔۔ اس نے حکم صادر کیا تھا۔۔

"اکسیوزمی۔۔ دانیل نے آئی برو اوپر کر کے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

میں نے کہا چائے بنا کر دو۔۔ مقابل پر اس کی تیکھی نظر کا کوئی اثر نہ ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میڈم ہاتھ پیر سلامت ہیں تمہارے خود بناؤ مجھ سے بنوانی ہے تو پہلے معذور ہونا پڑے گا۔ اوہ ذرا سمجھاؤ اسے سائرہ مجھ سے جی حضوری کی توقع رکھنے والے کئیں کئیں مہینوں تک چل نہیں پاتے۔۔ دانیل نے سامنے سے آتی سائرہ کو دیکھ کر طنزیہ انداز میں کہا۔۔ سائرہ پہلو بدل کر رہ گئی۔۔

چھوڑو اسے تم ملازمہ سے کہہ دو بنادے گی ویسے بھی تم سے جلن اس کی آنکھوں میں دکھ رہی ہے اور بھلا سوتن کو بھی کوئی چائے بنا کر دیتا ہے۔ تم نے اس سے میاں چھینا ہے اس کا چیچ بے چاری ٹوٹی ہوئی ہے۔۔۔ سائرہ نے بھی کوئی ادھار نہ رکھا تھا۔۔

انف جو چیز آپ کے استعمال میں رہ چکی ہو بعد میں چاہے کسی کی بھی ہو جائے فرق نہیں پڑتا اور یہ انسانی فطرت کی مسلمہ حقیقت ہے جو چیز دسترس میں رہی ہو اس سے حاصل شدہ تسکین ختم ہوتے ہوتے ختم ہو ہی جاتی ہے۔۔۔ جلنا تو اسے چاہیے دانیل کی اترن ہے اس کے پاس۔ اور ویسے بھی دانیل بزدل لوگوں میں انٹر سٹ نہیں رکھتی۔۔۔ جواب دانیل کی بجائے سومونے دیا تھا جواب کچن ٹیبل کے پاس کرسی کھینچ کر بیٹھی سیب کی بانٹس لے رہی تھی۔ آخری بات اس نے سیڑھیوں سے اترتے اساور کو دیکھ کر کہی تھی۔۔ جسے اس نے باسانی سنا تھا۔۔ سائرہ نے ایک نفرت انگیز نظر دانیل اور سومو پر ڈالتی وہاں سے چلی گئی۔۔

چلیں۔۔ اساور کا بازو پکڑ کر اس نے پوچھا۔۔ دانیل رخ موڑ چکی تھی جبکہ دانیل آنکھوں میں تمسخر لیے اساور کو ہی گھور رہی تھی۔۔

ایک اچھٹی نظر رخ موڑے کھڑی دانیل پر ڈالتا وہ اپنی بھگیم کا ہاتھ تھامے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اساور سمیت سب کو لگتا تھا دانیں کو اب بھی فرق پڑتا ہے مگر دانیں کو پتھر بنانے والے وہ سب ہی تھی اب تو پتھر دلی کا یہ عالم تھا کہ اگر وہ لوگ اس کے سامنے تڑپ تڑپ کر مر جاتے اسے رتی بھر پرواہ نہ ہوتی۔۔

ماماما۔۔!! ایک چھ سالہ بچہ عنودگی میں جاتی اپنی ماں کو پکار رہا تھا۔۔ رو رہا تھا وہی تو اس قید میں اس کا سہارا تھی وہ اسے کیسے کچھ ہونے دے سکتا تھا۔۔

اذان بیٹا۔۔۔ اس کی آنکھیں نقاہت سے بند ہو رہی تھیں مگر وہ آنکھیں بند نہیں کرنا چاہتی تھی اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی وہ آج سوگی تو کبھی اٹھ نہیں پائے گی۔۔

ماما میں نے باہر کا راستہ تلاش کر لیا ہے اب ہم یہاں سے جاسکتے ہیں۔۔ چھوٹے بچے کا سانس پھول گیا تھا جیسے وہ کہیں دور سے بھاگ کر آیا ہو۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سچ۔۔ اس کی آنکھوں کی جوت جل اٹھی تھی۔۔ اذان اپنی ماں کو سہارا دے کر اٹھا رہا تھا۔۔ وہ اٹھ گی تو وہ بھاگ کر اس کے لیے جگ سے پانی ڈال کر لے آیا جو وہ موٹی عورت صبح ہی رکھ کر گئی تھی۔۔

میرا بہادر بیٹا۔۔ اس نے اذان کی آنکھوں سے نیچے تک آتے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے اس نے اذان کے ماتھے پر بھوسہ دیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماما میں موٹی آنٹی کو دیکھتا ہوں پھر ہم نکلتے ہیں یہاں سے۔۔ اذان کہتا دروازے سے جھانک کر باہر دیکھنے لگا۔۔
"وہ اسے دیکھ کر نقاہت سے مسکرا دی تھی۔۔ وہ اس کا بہادر بیٹا تھا جو راستے کی مشکلوں سے گبھرانے کی بجائے
راستے تلاش کرتا تھا اور اسے راستے تلاش کرنے آتے تھے۔۔"

آج کا سورج نکلتے ہی کاظمی خویلی میں معمول سے زیادہ گہما گہمی تھی۔۔ آج رخشندہ بھابھی کی کچھ دوستیں اساور کی
نی نویلی دلہن سے ملنے آنے والی تھیں۔ ان کے لیے بھرپور اہتمام ہو رہا تھا کچن سے اشتہا انگیز خوشبوئیں اٹھ رہی
تھیں۔۔

اساور کی شادی کو ایک مہینہ ہو چلا تھا۔۔ رخشندہ بھابھی کو سارے مسئلے دامن سے تھے نی دلہن پر وہ بچھی چلی
جاتی تھیں۔۔

رخشندہ بھابھی کی دوستوں کے آنے میں کچھ وقت تھا تو سب لاؤنج میں بیٹھے کپیں لگا رہے تھے۔۔ اور اکثر ہی ایسی
محفلیں کاظمی خویلی کے لاؤنج میں سجتی تھیں بس سو مو اور دامن آؤٹ سائیڈر تھیں۔۔

دامن کچن میں گھسی زار اور سارہ کے لیے سینڈوچز بنا رہی تھی۔ سو مو کچن ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کرتی ترچھی نظر ان
ہستے مسکراتے نفوس پر ڈال دیتی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی بھی وہ سب کسی بات پر قہقہہ لگا رہے تھے کہ زوردار آواز سے دروازہ کھلا تھا۔۔ بہت سے پولیس اہلکار آگے پیچھے گھر میں داخل ہوئے ساتھ لیڈریز کانسٹیبل بھی تھیں۔ پولیس کو دیکھتے سب کی ہنسی پر بریک لگی تھی۔ سب ایک دم کھڑے ہو گئے تھے۔۔

ایس۔ ایچ۔ اوصاحب یہ کون سا طریقہ ہے کسی شریف انسان کے گھر گھسنے کا۔۔ اساور کو تو آگ لگ گئی۔۔

سوری مسٹر اے۔ کے مگر ہمیں ہماری ڈیوٹی کرنے دیں۔ آپ کی وائف کے خلاف قتل اور اغواہ کی ایف آئی آر ہے اور پکے ثبوت بھی۔ اور اریسٹ وارنٹ بھی۔۔ ایس۔ ایچ۔ اوانے ایک انویلیپ اساور کی طرف بڑھایا۔۔ اساور نے حیرانی سے اسے تھاما۔۔ سب پریشانی سے اساور کے ہاتھ میں پکڑے کاغذ کو دیکھ رہے تھے۔۔

ناشتہ ادھورا چھوڑ کر سومو بھی لاؤنج میں چلی آئی۔ دانیل نے اشارے سے سارہ اور زارا کو وہاں سے ہٹنے کو کہا تو وہ دونوں کمرے میں چلی گئیں۔۔

کس نے کروائی ہے یہ ایف۔ آئی۔ آر وارنٹ دیکھ کر اساور نے سوال کیا۔ سب ابھی تک سمجھ نہ پا رہے تھے کہ یہ کیا چل رہا ہے۔۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ہم نے۔۔ وہ دونوں ایک ساتھ بولتے اندر داخل ہوئے۔ سعدی کو دیکھ کر دانیل اور سومو کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی جبکہ باقی سب نا سمجھی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

میرے شوہر امان اللہ کاظمی کو میری آنکھوں کے سامنے قتل کیا تھا اس مکار اور فریبی عورت نے اور پھر مجھے بھی ایک کمرے میں بند کر دیا تھا اسی قید میں میرے بیٹے اذان امان اللہ کاظمی کا جنم ہوا تھا اور آج میرا بیٹا چھ سال کا ہے مجھے پورے سات سال اغواہ کر کے رکھنے والی کوئی اور نہیں میری اپنی بہن حیا سدوانی ہے جو کہ اب حیا کاظمی

Posted On Kitab Nagri

کہلائی جاتی ہے۔۔۔ عینا نے اذان کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے اپنا مکمل تعارف کے ساتھ حیا کا گھناؤنا چہرہ بھی دکھایا تھا۔۔۔

اسا ور پر تو گویا آسمان ٹوٹا تھا اس نے بے یقینی سے حیا کی طرف دیکھا۔۔۔ رخشندہ بھگیم اور سائرہ کا منہ حیرت سے کھلا رہ گیا تھا۔۔۔

اور بہت چالاکی سے تم نے تمام ثبوت میرے خلاف کر کے مجھے امان کا قاتل ٹھہرا دیا جس کی سزا میری پوری فیملی نے ان سات سالوں میں بھگتی ہے اب تمہاری باری ہے حیا سدوانی۔۔۔ سعدی نے ٹھنڈے لہجے میں مگر چبا چبا کر کہا تھا۔۔۔

تم تم وہاں سے نکلی کیسے کیسے۔۔۔ حیا ہسٹریانی کیفیت میں عینا کی طرف لپکی۔۔۔ لیڈی کا نسٹیل نے حیا کے دونوں ہاتھ زور سے پکڑے مگر وہ پھر بھی بے قابو ہو رہی تھی کا نسٹیل نے ایک زوردار تھپڑ اسے رسید کیا تو وہ سیدھی صوفے پر جا گری۔۔۔

تم نے پورا انتظام کیا تھا مگر میرا اذان میرے امان کی نشانی مجھے وہاں سے نکال لایا تاکہ تمہارا گھناؤنا چہرہ پوری دنیا کو دکھا سکوں میں۔۔۔ عینا نفرت سے بولی۔۔۔

یہ سب کیا ہے حیا میں نے تمہیں اس گھر کا فرد بنایا اور تم میرے امان کی قاتل نکلیں۔۔۔ رخشندہ بھگیم کو تو صدمہ لگ گیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کے قاتل کو سر آنکھوں پر بٹھا رہی تھیں۔۔۔

تم نے کیوں کیا یہ سب حیا جواب دو۔۔۔ اسا ور غصے کی شدت سے چلایا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں پتہ تھا امان تمہارا بھتیجا ہے ورنہ مم میں کبھی نہ مرواتی اسے آئی سویر اساور میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں سچ میں اساور۔۔ حیا ایک دم اساور کی طرف لپکی تھی۔ اساور نے زور سے دھکادے کر اسے خود سے دور کیا۔۔

کیوں کیا تو نے یہ سب بد بخت عورت۔۔ اب کے بھڑکنے کی باری سائرہ کی تھی حیا کو بالوں سے پکڑ کر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا۔۔

آپ نے جو پوچھنا ہے بناتشدد کے جلدی پوچھیں باقی سب پولیس کی ذمہ داری ہے۔۔ لیڈی کانسٹیبل نے سائرہ سے حیا کو بچا یا ورنہ وہ اسے مار ہی ڈالتی۔۔

مجھے نہیں مل سکتی تھی میری محبت تو اور کسی کو کیوں ملتی۔ مجھے جب ٹھکرا دیا گیا تھا تو اس میں کون سے ایسے سرخاب کے پر لگے تھے جو اسے اپنا یا جاتا اسی لیے میں نے اس سے خوشیاں چھین لیں اس کی محبت اس کا امان چھین لیا مار دیا اسے۔۔ حیا گھٹنوں کے بل بیٹھ کر چلائی تھی وہ اپنے آپے میں نہیں لگ رہی تھی۔۔

اور اس سب کے ذمہ دار تم ہو اساور کا ظمی تمہیں یاد نہیں ہوگا ہم ایک ہی کالج میں پڑھتے تھے میں تم سے پاگلوں کی طرح محبت کرتی تھی مگر تم نے میری محبت کے جواب میں مجھے بری طرح سے دھتکار دیا تھا۔۔ ٹھکرائے جانے کا دکھ سمجھتے ہو۔۔ نہیں میں سمجھتی ہوں کئیں سالوں تک میں خود کو ہی جوڑتی رہی تھی۔۔ میں اس بات کو قبول نہیں کر سکتی تھی کہ مجھے یعنی کہ حیا سدوانی کو ٹھکرا دیا گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں سالوں بعد پھر سے لوٹی تھی تمہیں پانے کے لیے مگر تم نے پھر مجھے رد کر دیا اس دین کے لیے۔ میرے اندر اک آگ جل اٹھی جس میں دین کو جلانا چاہتی تھی میں تمہاری محبت کی میت کی راکھ کرنا چاہتی تھی میں اور دیکھو میں کامیاب رہی اس سب میں۔۔ چلا کر کہتے آخر میں وہ دین کی طرف دیکھتی فاتحانہ انداز میں مسکرائی تھی۔۔ اس وقت حیا کوئی شدید پاگل معلوم ہو رہی تھی۔۔

ایک شخص کے لیے آپ نے اپنے آپ کو کتنا گرا دیا تاکہ گندی نالی کا کیڑا معلوم ہوتی ہیں آپ۔۔ عینانے افسوس سے اسے دیکھا۔۔ مجھے برباد کرنے کے لیے اور آپ کو پانے کے لیے انہوں نے خود کو گندا کر دیا نومی کی ہوس کی پیاس بجھاتی رہیں یہ افسوس آپ نے کیا کر دیا مینا آپی۔۔ آپ حیا تھیں آپ بے حیائی کی داستاں بن گئیں۔۔

قانون کا مزید وقت برباد نہیں کیا جاسکتا ہمیں انہیں لے کر جانا ہو گا۔۔ پولیس والے چلاتی ہوئی روتی ہوئی حیا کو گھسیٹتے لے کر چلے گئے تھے۔۔

سعدی میرے بھائی۔۔!! ان کے جانے کے بعد دین سعدی کی طرف دوڑی اور آکر اس کے سینے سے لگ گئی وہ اس سے چھوٹا تھا مگر اب وہ کافی بڑا ہو گیا تھا۔۔ ان گزرے ماہ و سال میں وہ ایک نوجوان سے مضبوط مرد بن گیا تھا۔۔

ٹھیک ہو تم سعدی اللہ کا شکر ہے۔۔ دین اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیے رو رہی تھی اور آج برسوں بعد اس کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو نکلے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہت انتظار کروایا آپ نے سعدی بہت۔۔ سو مو کی آنکھیں بھی بہنے لگیں تھیں۔۔

رخشندہ بھیکم صوفے پر ڈے گئیں تھیں۔ سائرہ کمرے میں بھاگ گئی تھی۔۔ اساور خود سے ہی نظریں چرا رہا تھا۔
سامنے کھڑے تین نفوس ایک دوسرے سے مل کر کتنے خوش تھے۔۔

ایک پچھتاوا سا پچھتاوا تھا جو اساور پر چھا رہا تھا۔ اس نے نظر اٹھا کر سامنے کھڑی دانیں کو دیکھا ایک پل کو دانیں
نے بھی اسے دیکھا اور فاتحانہ انداز میں مسکرا دی۔۔

اس کی یہ ہنسی اساور کو بہت کچھ یاد دل رہی تھی۔۔ اساور کے کانوں میں ماضی کی آواز گونجی تھی۔۔ جس دن
سعدی بے گناہ ثابت ہو گا وہ دن اس گھر میں میرا آخری ہو گا "" ایک تکلیف اس کی رگوں میں اتری تھی۔ آنکھیں
بہنے کو بے تاب تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیا آپ کی کو جب میں نے بتایا کہ مجھے محبت ہو گئی ہے تو انہوں نے مجھے کمرے میں بند کر دیا۔۔ وہ مجھے کہیں آنے
جانے نہیں دیتی تھیں اور یہ شروع سے ہی چلتا آیا تھا وہ اپنی ہر محرومی کا بدلہ مجھ سے لیتی تھیں۔۔۔۔

پھر آہستہ آہستہ وہ انتہا پسند ہو گئیں اور ضدی بھی۔۔ ڈیڈ کے ایکسیڈنٹ کے بعد ڈیڈ و ہیل چیئر تک محدود ہو
گئے تو حیا نے سارا بزنس سنبھال لیا۔۔ پھر وہ پہلے سے زیادہ اکڑ ہو گئی تھی خود سے آگے کسی کو نہیں دیکھتی تھی

--

Posted On Kitab Nagri

آپ نے انہیں دوبار ٹھکرا دیا تو ان کی ضد آگ بن گئی ایسی آگ جس میں وہ ہر ایک کو جلا دینا چاہتی تھیں۔۔ اور اس آگ میں وہ خود بھی جل جاتی ان کو پرواہ نہیں تھی۔۔

پھر موم اور ڈیڈ نے مجھے گھر سے بھگا دیا تو میں امان کے پاس آگئی امان نے بتایا تھا ان کی بڑی بہن کی شادی ہے اور اس کی اماں ابھی اس کی شادی نہیں کروائیں گی۔۔ اور میرے واپسی کے سارے راستے بند تھے پھر سعدی اور شامین نے ہماری شادی کروادی تھی ایک سادہ سی مگر بہت خاص شادی۔۔ دوست نعت ہوتے ہیں اور خدا نعمتیں اپنے بندوں پر اتار کر بتاتا ہے کہ وہ ہے اور کامل ہے۔۔ سعدی اور شامین بھی وہی نعمت تھے۔

وہ جلد مجھے آپ سب سے ملوانا چاہتا تھا مگر لیکن پھر ایک دن حیا آپی آٹھکیں۔۔ انہوں نے مجھے کہا وہ مجھے معاف کر چکی ہیں اور موم ڈیڈ میرا انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا وہ مجھے ہی ڈھونڈ رہی تھیں۔۔

وہ اتنے پیار سے ملیں کہ میں بھول گئی سب کچھ مجھے یاد تھا تو بس یہ کہ وہ میری بہن ہے اور مجھ سے خار رکھ سکتی ہیں نفرت تو نہیں کر سکتیں۔۔

امان بھی مجھے خوش دیکھ کر خوش ہو گیا تھا۔۔ میں ماں بننے والی تھی اور امان بہت خوش تھا میری سے واپسی پر وہ مجھے یہاں لانے کا ارادہ رکھتا تھا مگر اچانک آپی کی کال آئی کہ ڈیڈ کی طبیعت بہت خراب ہے تو ہم نے لاہور کی بجائے کراچی کی فلائیٹ پکڑی اور حیا آپی کے گھر پہنچ گئے۔۔

وہاں جا کر پتہ لگا کہ موم اور ڈیڈ تو آپی کے کارناموں کے باعث پہلے ہی وفات پا چکے تھے۔۔ مجھے کچھ ٹھٹھکا۔ ہم وہاں سے نکلنا چاہتے تھے کہ حیا آپی اور ان کے بوائے فرینڈ نے ہمیں گھیر لیا۔۔ پھر میری آنکھوں کے سامنے

Posted On Kitab Nagri

میرے امان کو بے دردی سے مار ڈالا تھا۔۔۔ عینا سر جھکائے بیٹھی بتاتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔ اک تکلیف سی تکلیف تھی۔ کرب تھا جو شدت سے خون میں گردش کر رہا تھا۔۔

ایف۔ ایس۔ سی میں جو میرے ساتھ ہو چکا تھا اس کے بعد مجھے اچھے رزلٹ کی امید نہیں تھی۔۔ میرے دوست کے فادر کی ایجنسی تھی کراچی میں۔۔ ان دنوں میں بھی وہیں گیا ہوا تھا۔ امان سے میرا کوئی رابطہ نہیں تھا نہ مجھے معلوم تھا وہ کراچی آیا ہوا ہے۔۔

پھر مجھے ایک کال موصول ہوئی وہ عینا کی کال تھی وہ مدد کے لیے مجھے پکار رہی تھی۔۔ میں ساری خفگی بھلائے عینا کے بتائے ایڈرس پر پہنچا مگر اندر صرف اور صرف خون تھا اور اس میں لت پت امان۔۔ میں نہیں سمجھ پایا یہ سب جال بچھایا گیا تھا جس میں مجھے پھنسا دیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر میں پولیس آگئی۔۔ میری کوئی بات پولیس نے نہیں سنی اور مجھے لے گئی۔۔

جب آپ سے پوچھا گیا کہ اور کس پر شک ہے تو آپ نے میرا نام لیا وجہ میری اور امان ہونے والی لڑائی تھی جس سے آپ نے میری امان کو دی جانے والی دھمکی یاد رکھتے ہوئے مجھے قاتل قرار دے دیا۔۔

جال ایسے بچھایا گیا تھا کہ سارے ثبوت میرے خلاف تھے۔۔ دانیل آئی پھر ایک دن میرے پاس جیل۔۔ سعدی نے بات کرتے نظر صوفے کے پاس کھڑی دانیل پر ڈالی۔۔ اساور کو بھی حیرت ہوئی تھی۔۔

یہ قصاص کے بارے میں جانتی تھی اور اس نے مجھے جیل سے بھاگ جانے کا کہا تھا۔۔ اس نے کہا آپ لوگ قصاص مانگیں گے اور قصاص دانیل ہوگی۔۔ دانیل نے ویسے بھی آپ ہی کی زندگی میں آنا تھا اس لیے اس نے

Posted On Kitab Nagri

خوشی خوشی قصاص کے لیے آمادگی ظاہر کی۔۔ اور اماں وہ بھی جانتی تھیں مجھ سے نفرت کر سکتے ہیں آپ مگر دانیں کو تکلیف نہیں دیں گے اور پھر میں اپنی پے گناہی کے ثبوت بھی ڈھونڈ لوں گا۔۔ سعدی کی بات پر دانیں کے چہرے پر ایک مسکراہٹ دور گئی۔ تمسخر اور طنز سے بھری مسکراہٹ۔۔ اساور نے آنکھیں میچ کر تکلیف کی شدت کو اپنے اندر اتار اٹھا۔۔

یہ میرے اماں کا بیٹا ہے۔۔ رخشندہ بھگیم نے پیار سے اذان کی طرف دیکھا۔۔

جی۔۔ جاؤ اذان دادی کے پاس۔۔ عینا نے روتی آنکھوں کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا۔ اور اذان کو اشارہ کیا تو وہ مسکراتا ہوا رخشندہ بھگیم کے پاس چلا گیا۔۔

میرا اماں لوٹ آیا دیکھو سو موڈ دیکھو ساڑھ اساور دیکھو نایہ بلکل میرا اماں ہے۔۔ رخشندہ بھگیم اذان کا منہ بار بار چوم رہی تھیں۔۔

اماں باہر آ جاؤں میں۔۔ دروازے میں سر نکال کر سارہ نے آواز لگائی تو دانیں نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔۔

دانیں یہ تمہاری بیٹی ہے۔۔ سعدی حیرانی سے سارہ کو دیکھنے لگا۔۔

ہاں جڑواں بیٹیاں ہیں میری۔۔ زارا باہر آؤ۔۔ دانیں نے کمرے کی طرف دیکھ کر آواز لگائی۔۔ تو سنجیدہ سی دانیں سب کو سرد نظروں سے دیکھتی باہر آئی۔

زارا سارہ ماموں کے پاس آؤ یہ آپ کے ماموں ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آؤ میرے پاس۔۔ سعدی نے بازو پھیلائے تو زار اسعدی کے گلے لگ گئی جا کر جبکہ سارہ حیرانی سے دیکھتی اساور کی گود میں بیٹھ گئی۔۔

سارہ ماموں کے پاس آویٹا۔۔ سعدی نے سارہ کو پکارا تو وہ اساور کی طرف دیکھنے لگی۔ اساور نے سر اثبات میں ہلایا تو وہ چھلانگ لگا کر سعدی کے پاس چلی گئی تھی۔۔

ماشاء اللہ بہت پیاری ہیں بلکل اپنے ماموں پر گئیں ہیں۔۔ سعدی نے دونوں کے گال پر بھوسہ دیا۔۔ سو مو اور دانیل سعدی کو دیکھ دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔ آج برسوں بعد وہ کھل کر مسکرا رہی تھیں۔۔

رخشنده بھیکم اور سائرہ اذان سے باتیں کر رہی تھیں۔۔ عینا اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی جو ان ماہ و سال میں آج لگتا تھا جی رہا ہے۔۔

اساور کی نظریں کبھی دانیل پر جاتی اور کبھی زار اور سارہ پر ٹھہر جاتی تھیں۔۔

اس نے خود ہی سب کچھ اپنے ہاتھوں سے گنوا دیا تھا۔۔ وہ محبت کا مجرم تھا اور محبت کا مجرم بخت کے تخت کا خقدار نہیں ہوتا۔ وہ بھی نہیں تھا۔ وہ پچھتا رہا تھا بہت زیادہ۔۔

آج کے دھچکے سے سب تھوڑے سنبھل چکے تھے۔ مگر دن کو ہونے والی زلزلے کی گونج ابھی تک کاظمی خویلی کے در و دیوار سے سنائی دے رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

سب بنا کچھ کھائے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔ عینا کو سومونے امان کے کمرے میں پہنچا دیا تھا۔ وہ جو عشق پیشہ تھے دل فروش تھے مرگئے وہ ہوا کے ساتھ چلے تھے اور ہوا کے ساتھ بکھر گئے وہ عجیب لوگ تھے برگ سبز برگ زرد کاروپ دھارتے دیکھ کر رخ زرداشکوں سے ڈھانپ کر بھرے گلشنوں سے مثال سایہ ابریل میں گزر گئے وہ قلندرانہ وقار تن پہ لپیٹ کر گھنے جنگلوں میں گھری ہوئی کھلی وادیوں کی بسیط دُھند میں رفتہ رفتہ اتر گئے

عیناب وہ عینانہ تھی سات سال کی قید نے اسے بھری جوانی میں بوڑھا کر دیا۔ آنکھوں کے نیچے گہرے سیاہ ہلکے پڑ چکے تھے۔۔۔ اب وہ فقط ہڈیوں کا ڈھانچہ معلوم ہوتی تھی مگر آج وہ اپنے امان کے گھر تھی اس کا بیٹا اپنے میں تھا یہ سوچ اسے سکون دے رہی تھی۔

سعدی اپنے گھر چلا گیا تھا۔ آخر کو وہ بہت سالوں بعد اپنے گھر کی شکل دیکھ سکتا تھا جہاں اس کا اور دانیل کا بچپن تھا۔ اس کے ماں باپ کی یادیں تھی بہت کچھ تھا اس گھر میں اور وہ بہت کچھ سکون تھا۔

دانیل زار اور سارہ کو لیے کمرے میں چلی آئی تھی۔ انہیں کھانا کھلا کر سنانے کے لیے لٹایا اور خود بھی لیٹ گئی تھی۔ آج وہ سکون میں تھی برسوں بعد وہ سرخرو ہوئی تھی۔ وہ آزاد ہوئی تھی۔

زار اور سارہ کو سلاتے وہ بھی آنکھیں موند کر سونے کی کوشش کرنے لگی تھی۔ آج تو نیند بنتی تھی برسوں جاگی تھی وہ۔۔

Posted On Kitab Nagri

دروازے پر آہٹ ہوئی پھر ہلکی سی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا تھا مگر دانیل نے آنکھیں کھول کر نہیں دیکھا تھا۔ وہ جانتی تھی وہ کون ہو سکتا ہے۔؟؟

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا بیڈ کے پاس جا کر کھڑا ہوا تھا۔ نظریں دانیل کے چہرے پر ٹپک گئیں تھیں۔ ان آنکھوں میں پچھتاوا ملال دکھ اذیت کچھ کھودینے کا کرب افسوس خوف کیا کچھ نہیں تھا۔

دانیل۔۔!! اس نے ہولے سے دانیل کو پکارا تھا لہجے میں ڈھیروں خوف تھا۔ دانیل جاگ رہی ہو۔ دانیل کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اس نے پھر سے پکارا تھا۔ اب کہ دانیل نے آنکھیں کھول کر اس اور کو دیکھا۔ سرد مہری سے برف سی نظر تھی اس کی جو منجمد کر دینے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ بات کرنی ہے تم سے۔۔ وہ واقعی بہت ٹوٹ گیا تھا پچھتاوا اس کے لہجے میں بول رہا تھا۔

میں نے کہا تھا تم جب ہارو گے تو صرف انتقام کی جنگ نہیں ہارو گے ساتھ ہم تینوں کو بھی ہار دو گے۔۔ تزارا کے سر پر بھوسہ دیتے اس کی نظریں اب معصوم سی سارہ پر تھیں۔ میں جانتی ہوں تمہیں کیا بات کرنی ہے مگر میں اس موضوع پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتی جو چھ سالوں میں بارہا میں تمہیں بتا چکی ہوں۔ تم نے چھ سالوں میں جو کچھ دیا ہے میرے پاس اس کا بدلہ لوٹانے کو بھی کچھ نہیں ہے انفیکٹ میرے پاس تمہیں دینے کو اب کچھ نہیں ہے کچھ بھی نہیں اور اس کچھ بھی نہیں میں محبت سرفہرست آتی ہے۔ وہ یوں ہی چت لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دائین معافی بنتی نہیں ہے یار پھر بھی میں معافی چاہتا ہوں یار میں کم ظرف ہوں یار تم تو اعلیٰ ظرف ہو معاف کر سکتی ہو مجھے پلیز۔۔ اس کا انداز التجائیہ تھا۔۔

معاف نہ کرنے والی معافی مانگیں تو بڑا عجیب لگتا ہے مجھے لیکن پھر بھی میں نے تمہیں معاف کیا اساور کاظمی۔۔ نظریں ابھی تک چھت پر تھیں اس نے ایک نظر بھی اساور پر نہ ڈالی تھی۔۔

اساور نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔ اسے اپنی سماعت پر شک گزرا تھا۔۔

سچ یار تم نے معاف کر دیا۔ اساور نے تصدیق چاہی تھی۔۔

میں جن سے تعلق نہ رکھنا چاہوں ان پر بلا وجہ کے بلے ڈالتی ہوں نہ شکوے کرتی ہوں اس لیے بات ختم میرا تم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے تم اور میں دوا جنبی ہیں جو ریلوے ٹریک پر ٹرین چھوٹ جانے پر غلطی سے ملے تھے اور اب ٹرین آچکی ہے ہم دونوں کو اپنے اپنے ڈبے میں سوار ہو جانا چاہیے۔۔ دائین کا لہجہ دو ٹوک تھا۔۔۔۔۔

مگر دائین۔۔!!.... اساور نے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

لائٹ آف کر دو مجھے نیند آرہی ہے اپنے کمرے میں مجھے ایک پھر پور نیند لینے دو گے۔۔ دائین نے قہر سے کہتے کروٹ بدلی تھی۔۔

اساور کے اندر بہت کچھ ٹوٹا تھا جس میں سرفہرست اساور خود تھا۔ اور اس ٹوٹنے کی چبن آنکھوں میں ابھری تو آنسو بے اختیار اس کے گالوں پر بہہ نکلے تھے۔۔ جنہیں اس نے ہاتھ کی پشت سے صاف کیا۔۔ دائین جانتی تھی

Posted On Kitab Nagri

وہ رو رہا ہے مگر دانیں کو پتھر کرنے والا بھی وہ خود تھا۔ اس مقام تک لانے والا بھی وہ تھا جہاں اس اور کامر جانا بھی اس پتھر کو توڑ نہیں سکتا تھا۔

میں کیسے تم کو سمجھاؤں محبت اب نہیں ہوگی میرے اندر میرے من میں میرا حصہ نہیں باقی سبھی کچھ وحشتوں کا ہے میرے دل میں محبت یہ سنو باقی جو رہتی تھی محبت وہ کہیں دل کے کناروں پر دفن ہے اب دفن چیزیں کبھی زندہ نہیں ہوتیں میں کیسے تم کو سمجھاؤں محبت اب نہیں ہوگی میرے اب جسم خاکی میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے کہیں آہ و بکاری ہے کہیں یادیں سسکتی ہیں کہیں خاموش لمحے ہیں کہیں ویران رستے ہیں کہیں پر خون بہتا ہے کہیں پر آنسو گرتے ہیں بہت سے خواب ہیں آنکھوں میں جو آنے سے ڈرتے ہیں میں کیسے تم کو سمجھاؤں محبت اب نہیں ہوگی چلو اب چھوڑو ناصد محبت کو جگانے کی ذرا سا مسکرا نے کی سنو دل کو لبھانے کی چلو اب چھوڑو ناصد ضد دفن چیزیں کبھی زندہ نہیں ہوتیں کبھی واپس نہیں آتیں چلو اب چھوڑو ناصد میں کیسے تم کو سمجھاؤں محبت اب نہیں ہوگی۔

بے بسی سے دانیں کی پشت کو گھورتا وہ ٹیس پر چلا آیا۔ اندر اس کا سانس گھٹ رہا تھا اور آج اس نے ان پانچ سالوں میں دانیں پر گزری ہر افیت کو محسوس کیا تھا جو وہ اتنے سالوں میں وہ محسوس نہیں کرتا تھا۔ "جب مجب اپنے محبوب کی تکلیف نہ محسوس کر سکے تو ایسی محبت کے دُر فٹے منہ۔"

اماں۔۔!! ساڑھ لیٹی ہوئی ماں کے پیروں کی طرف آ بیٹھی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہوں۔۔۔ رخشندہ بھگیم نقاہت سے بولیں۔۔۔

اماں خالہ کو کال کرو طیب کو بولے مجھے آکر لے جائے۔۔ سائرہ رخشندہ بھیکم کی ٹانگیں دبائے لگی۔۔

یہ اچانک تمہیں کیا دورہ پڑ گیا۔۔۔ رخشندہ بھگیم نے حیرانی سے بیٹی کو دیکھا جس کی کاپی لٹ رہی تھی۔۔۔

اماں مجھے اپنے گھر چلے جانا چاہیئے مجھے احساس ہو رہا ہے میں نے اپنے اتنے سال یو نہی برباد کر دیئے میں اپنے گھر میں طیب کے ساتھ خوش بھی تو رہ سکتی تھی۔۔ ساہرہ کو بھی آج عقل آئی تھی۔۔

میں کروں گی کل طیب سے بات تو تیاری کر لینا۔۔۔ رخشندہ بھگیم کروٹ لے کر لیٹ گئیں۔۔۔

اماں طیب لے جائے گا مجھے معاف کر دے گا نہ۔ سائرہ نے آس اور امید سے ماں کی طرف دیکھا۔۔

امید رکھیں اپنا امید پر دنیا قائم ہے۔۔ طیب بھائی اور آپ کی اربن میرج تھی جب اساور کاظمی جیسا محبت کا
دعویدار محبت کرنا چھوڑ سکتا ہے تو طیب بھائی سے بالکل چھوڑنے کی امید رکھیں۔ اماں یہ آپ کی دوائی۔۔ سو مو
ڈ بہ سائیڈ ٹیبل پر رکھتی جانے کے لیے پلٹی۔۔۔

اچھا اچھا بولو سو مو بہن کے لیے اچھا ہی ہو گا اس کے ساتھ۔۔۔ رخشندہ بھگیم نے سارہ کی پھیکی پڑتی رنگت دیکھی اور پھر سو مو کو ڈانٹا۔۔۔

برا کرنے والوں کے ساتھ اچھا نہیں ہوتا ماں۔ ماضی میں برائی ہو کر مستقبل میں اچھائی کی توقع رکھنے والے نیم پاگل ہوتے ہیں۔۔۔ سو مو کہتی ہوئی پلٹ کر چاچکی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پیچھے کمرے میں ایک گہری خاموشی چھوڑ گئی تھی۔۔ سائرہ نے ماں کی طرف دیکھا اور پھر نظریں جھکا لیں تھیں۔۔

رخشنده بھیکم کو بھی ہول اٹھنے لگے تھے۔ بچھلی بار جو سائرہ نے طیب کو بے عزت کر کے بیجھا تھا اس کے بعد وہ پھر لوٹا تھا نہ یہاں سے کسی نے پتہ کیا تھا۔۔ کہیں وہ سائرہ کے ساتھ رہنے سے انکار ہی نہ کر دے۔ کہیں یہ کہیں وہ ایسی بہت سی سوچیں رخشنده بھیکم کے دماغ میں گھومنے لگیں تھیں۔۔

سائرہ سر جھکائے ماں کی پاؤں دباتے اپنے آنسوؤں کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ اپنے انجام کے ڈر گئی تھی وہ آخر کو بہتان تراشی کی تھی اس نے۔۔ ایک پاکیزہ عورت پر بد کرداری کا۔۔

""خدا کی ذات تکتی ہے عجب الزام تراشی بھی تماشہ بنا کر دنیا نے خدا پہ ڈال رکھا ہے۔

تہمت الزام تراشی اور بہتان ہمارے معاشرے کے لئے ناسور ہے۔ یہ رویئے ہماری خوشیوں کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ ہر گھر اور فردان سے متاثر ہوتا ہے۔ دوسروں کے بارے میں منفی سوچ اور غلط رویہ ہمیں ایک دوسرے سے دور لے جاتا ہے۔ بعض اوقات کسی پر ایسا الزام لگا دیا جاتا ہے کہ سننے والا شدید رہ جاتا ہے۔۔

""حضرت علیؑ نے فرمایا

""کسی بے قصور پر بہتان لگانا یہ آسمانوں سے بھی زیادہ بھاری گناہ ہے""

Posted On Kitab Nagri

کسی پر بے جا تہمت اور بہتان لگانا شرعاً انتہائی سخت گناہ اور حرام ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: بے گناہ لوگوں پر الزام لگانا آسمانوں سے زیادہ بوجھل ہے، یعنی بہت بڑا گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب میں بے گناہ مؤمنین اور بے گناہ مؤمنات کو زبانی ایذا دینے والوں یعنی ان پر بہتان باندھنے والوں کے عمل کو صریح گناہ قرار دیا ہے۔

ایک حدیث میں ارشادِ نبوی ہے: مسلمان کے لئے یہ روا نہیں کہ وہ لعن طعن کرنے والا ہو۔ ایک اور حدیث میں ہے: جو شخص کسی دوسرے کو فسق کا طعن دے یا کافر کہے اور وہ کافر نہ ہو تو اس کا فسق اور کفر کہنے والے پر لوٹتا ہے۔ الغرض مسلمان پر بہتان باندھنے یا اس پر بے بنیاد الزامات لگانے پر بڑی وعیدیں آئی ہیں، اس لیے اس عمل سے باز آنا چاہیے اور جس پر تہمت لگائی ہے اس سے معافی مانگنی چاہیے تاکہ آخرت میں گرفت نہ ہو۔

"عن علی قال: البهتان علی البراء أثقل من السموات. الحکیم". (کنز العمال (802/3)، رقم الحدیث:

(8810)

Kitab Nagri

"لا ینبغی لصدیق أن یکون لعاناً"۔ (مشکاۃ المصابیح ۴/۲۱۱) www.kitabnagri.com

نیز شریعت میں دعویٰ اور حق کو ثابت کرنے لیے یہ ضابطہ ہے کہ مدعی (دعویٰ کرنے والے) کے ذمہ اپنے دعویٰ کو گواہی کے ذریعہ ثابت کرنا بھی ضروری ہے، اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں تو مدعی علیہ (جس پر دعویٰ کیا جائے اس) پر قسم آئے گی، اور اگر وہ قسم کھالے تو اس کی بات معتبر ہوگی، لہذا کسی شخص کو محض الزام لگا کر اس کے جرم کے ثابت ہوئے بغیر سزا دینا شرعاً جائز نہیں ہے۔ اگر سزا نافذ نہ کی گئی ہو تو سچی توبہ اور صاحبِ حق سے

Posted On Kitab Nagri

زبانی معافی کافی ہوگی۔ اگر سزا نافذ بھی کر دی گئی اور اس سے مالی نقصان اٹھانا پڑا ہو تو صدقِ دل سے توبہ اور زبانی معافی کے ساتھ مالی تاوان بھی ادا کرنا ہوگا۔

خالہ جان آپ۔۔ کب آئیں ترکی سے۔۔ سب اس وقت ڈائینگ ایریا میں بیٹھے کھانا کھا رہے۔ داینین کی اماں کو دیکھ کر چونک پڑے۔ اساور خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان سے ملنے کے لیے آگے بڑھا۔ کچن سے نکلتی داینین بھی ساکت ہو گئی تھی اپنی ماں کو دیکھ کر۔۔

چٹاخ۔۔۔ تھپڑ کی گونج سب کے کانوں میں پڑی تو اپنی اپنی جگہ سے سب اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

خالہ جان۔!! اساور گال پر ہاتھ رکھے جہاں تھپڑ اپنا نشان چھوڑ گیا تھا بے یقینی سے اپنی خالہ کی طرف دیکھا۔۔

اساور تم نے بہت مایوس کیا مجھے بہت زیادہ۔ میری بیٹی کو کیا سے کیا بنا دیا خالانکہ تم محبت کے دعویدار تھے۔ داینین کی اماں کے چہرے پر تکلیف واضح تھی۔۔۔

داینین نشان زدہ چہرے کے ساتھ سر جھکا گئی تھی جلے ہوئے ہاتھ کو جلدی سے پیچھے کر کے چھپایا مگر اماں دیکھ چکیں تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

کتنی خود غرض ہیں آپ خالہ اپنی بیٹی کی تکلیف محسوس ہوتی ہے مگر وہ جو ہمارے کلیجے چھلنی چھلنی ہیں وہ نہیں دکتے آپ کو۔ وہ آپ کا لاڈلا ہمارا سکون چھین کر جو لے گیا ہے اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔۔ اساور بھی سارے لحاظ بالائے طاق رکھ چکا تھا۔۔

میں سعدی کی بات کرنے آئی ہوں نہ امان کی یہاں دانیں موضوعِ بحث ہے۔۔ سعدی یا امان کی لڑائی سے اس کا کیا لینا دینا۔ یہ تو تمہاری منگیت تھی نہ اسے ہر حال میں تمہارے پاس آنا تھا پھر تم اسے کیوں سزا دے رہے ہو۔۔ اماں تکلیف اور افسوس سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھیں۔ جو مر جھایا ہوا پھول ہو گی تھی۔۔

تو کیوں بھاگا آپ کا لاڈلا اب یہی آپشن ہے میرے پاس پل پل تڑپاؤں دانیں کو اور پھر تو وہ بھاگا چلا آئے گا۔۔ وہ تو آجائے گا اپنی بہن کی تکلیف دیکھ کر محبت آنے پر مجبور کر دیتی ہے مگر تم نہیں کر سکتے اس کی تکلیف محسوس بہت افسوس کے ساتھ مگر "لعنت ہے تمہاری محبت پر"۔۔ "اماں کا بس نہ چلتا تھا اساور کو کہیں پھینک دیں۔۔

محبت تو امان کے ساتھ ہی مر گئی خالہ۔۔ اساور کا لہجہ دھیمہ ہو گیا تھا۔۔ رخشندہ بھا بھی کھا جانے والی نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔۔ سائرہ کا اپنا خون کھول رہا تھا۔۔ سو مومسز جھکائے کر سی پر بیٹھی ٹیبل کو تک رہی تھی۔۔

مجھے تو اندھیرے میں رکھا میری بیٹی نے میں پوچھتی تو کہتی "کہتی کہ اماں اساور سے سے زیادہ کون چاہے گا مجھے میں بہت خوش ہوں۔ اور میرے بھی ماں ہونے پر تھوہے میں اس کی تکلیف اس کے بناتائے سمجھ کیوں نہ پائی۔ مجھے خود سمجھنا چاہیے تھا اساور کاظمی محبت کے دعویدار کی محبت مر سکتی ہے"۔۔ مجھے قہر اں نہ بتاتی تو میں جان بھی نہ پاتی اور میری بیٹی کو تم لوگ مار کر اسی خویلی میں کہیں دفنادیتے۔۔ مگر اب اور نہیں اساور اور نہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے دانیل اور اساور کی پرورش کی ہے میں نے تربیت کی ہے ان کی سعدی کو بھلے میں نے جنم نہیں دیا مگر وہ خون تو میرا ہی ہے نا۔۔ میں نے ہر رشتے کا تقدس اور احترام ان کو گھول کر پلایا تھا پھر تم نے کیسے کہہ دیا میرا بیٹا اور بیٹی۔۔۔ کہتے کہتے وہ رک گئی سر جھٹکا کہ اس سے آگے کی بات وہ نہیں کر سکتیں تھیں۔۔

تو فقیراں نے پل پل کی خبر دی ہوئی ہے جاسوس تھی وہ یہاں آپ کی۔۔ رخشندہ بھگیم غصے سے چلائی تھیں۔۔

ہاں اور اب میں دانیل کو لینے آئی ہوں چلو دانیل۔۔ اماں دانیل کی طرف دیکھ کر بولیں تھیں۔۔

کبھی نہیں خالہ کبھی بھی نہیں جب تک سعدی خود کو میرے خوالے نہیں کر دیتا دانیل یہاں سے ایک قدم بھی باہر نہ نکالے گی۔۔ اساور ان کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔۔

دیکھتی ہوں میں بھی میری بیٹی کو میرے ساتھ جانے سے کیسے روکتے ہو۔۔ خالہ جان نے سختی سے کہا۔۔

خالہ مجھے مجبور مت کریں میں سارے لحاظ بھول جاؤں۔۔ اساور بد تمیزی سے بولا تھا۔۔ ان کی آنکھوں میں پانی

جمع ہونے لگا تھا یہ وہ اساور تو نہ تھا جسے انہوں نے اپنی بہن کے مرنے کے بعد بچوں کی طرح پالا تھا یہ وہ ہو ہی

نہیں سکتا تھا۔۔ یہ اگر اساور نہیں تھا تو کون تھا پھر۔۔؟؟ وہ اسے دیکھے گئیں۔۔ دل میں درد کی ایک شدید لہر

اٹھی۔ نظر اٹھا کر دانیل کو دیکھا تو وہ لہر دریا بن گئیں تھیں اور وہ آنکھوں میں بے یقینی لیے زمین پر ڈھے گئیں۔۔

اساور نے حیرانی سے گرتی ہوئی خالہ کو دیکھا۔۔ دانیل بھی تیزی سے ان کی طرف بڑھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اماں۔۔!! اماں۔۔!! وہ زمین پر پڑی ماں کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ کر چلائی تھی۔۔ سو مو بھی تیزی سے پاس پہنچی اور ان کی نبض ٹٹولنے لگی پھر ایک دم اس کا چہرہ فق ہوا تھا دانیں نے سو مو کو دیکھا اور پھر سامنے بے جان پڑی اپنی ماں کو۔۔۔۔۔

خالہ خالہ!!۔۔ اساور بھی ان کے طرف بڑھاتا تھا۔۔

بس دور رہو میں نے کہا دور رہو میری ماں سے۔۔ دانیں خلق کے بل چلائی تھی اتنا تیز کے کاظمی حویلی کی درو دیوار کانپ کر رہ گئیں۔۔ اساور کے بڑھتے ہاتھ رکے تھے۔۔

خوش ہو جاؤ اساور کاظمی خوش ہو جاؤ تم سب میری ماں مر گئی۔۔ باری باری سب کو دیکھتی وہ آنسوؤں سے بھرے چہرے کے ساتھ بولی تھی۔۔

رخشندہ اور سائرہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔ اساور لڑکھڑاتا ہوا ڈھے گیا تھا۔۔ اسے لگا اس کا پورا وجود شل ہو گیا ہے۔۔ وہ حیرانی سے سامنے مردہ پڑی اپنی ماں جیسی خالہ کو دیکھ رہا تھا۔۔

نہیں اماں مجھے چھوڑ چھوڑ کر مت جائیں مت جائیں اماں۔۔ دانیں کی آواز پر وہ جو ٹیرس پر کھڑا تھا تیزی سے اس کی طرف بھاگا وہ نیند میں بڑبڑا رہی تھی۔ جسم پسینے سے شرابور تھا۔ وہ کانپ رہی تھی۔۔

دانیں دانیں۔!! اساور نے اس کو کندھے سے ہلایا تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔ وہ بہت ڈری ہوئی تھی سہمی ہوئی تھی۔۔

کیا ہوا دانیں ٹھیک ہو تم۔۔ اساور نے فکر مندی سے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اماں جا رہی ہیں انہیں کہومت جائیں پلینز نہیں نہیں۔۔ وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔۔ اساور کو پچھتاوے نے پھر سے آن گھیرا وہ جانتا تھا ماضی کا کون سا واقعہ اسے بار بار خواب بن کر ستاتا ہے۔۔ اس نے دھیرے سے دانیں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنے ساتھ لگایا۔۔ ڈری سہمی سی دانیں بنا کچھ کہے اس کے سینے میں منہ چھپا کر رودی تھی۔۔

وہ اس کے بال سہلار ہاتھ اسے تسلی دے رہا تھا مگر دانیں کے رونے میں شدت آچکی تھی اساور کی شرٹ کو دانیں کے آنسوؤں نے بھگو دیا تھا۔۔

کچھ پل ایسے ہی گزرے تھے۔۔ پھر ایک جھٹکے سے دانیں نے سر اٹھایا اور اس سے دور ہوئی تھی۔۔ آنکھوں میں نفرت اور سرد مہری لوٹ آئی تھی۔۔

جاؤ یہاں سے جاؤ۔۔ دانیں چلائی تھی غصے کی شدت سے۔۔ دانیں۔۔!!!

شٹ اپ اینڈ گیٹ آؤٹ۔۔ تم ذمہ دار ہو اس سب کے۔ میری ماں تمہاری وجہ سے مری تھی۔۔ میں تم سے نفرت کرتی ہوں شدید نفرت۔۔ اساور آنکھیں میچتے اٹھ کر کمرے سے نکل گیا تھا۔۔ پیچھے وہ لمبے لمبے سانس لیتی سر ہاتھوں میں دیئے روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔۔۔ ننھی زارا ان کی آوازیں سن کر اٹھ گی تھی اب وہ بستر میں دبکی اپنی روتی ہوئی ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔ کیا اس کی ماں پاگل ہے۔۔؟؟ کیسے پاگل ہوگی۔۔؟؟

Posted On Kitab Nagri

اماں آپ نے بات کی تھی طیب سے۔۔ سائرہ رخشندہ بھگیم سے پوچھ رہی تھی جو اذان کے ساتھ باتوں میں مصروف تھیں۔۔

ہاں کی تھی کہہ رہا تھا بزی ہے فارغ ہو کر آئے گا۔۔ رخشندہ بھگیم نے اذان کے سر پر بھوسہ دیا اور بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی۔۔ اندر داخل ہوتی سومونے بہت غور سے اپنی بہن کو دیکھا جیسے کچھ کھوجنا چاہتی ہو۔۔

وہ کہاں بزی ہو سکتا ہے اماں ٹال رہا ہے۔۔ سائرہ دھپ سے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

وہ کیس جیت گئے ہیں ان کی فیکٹری انہیں واپس مل گئی ہے کمپنی بھی اپنی حاصل کر چکے ہیں وہ تو بہت کام ہوتا ہے انہیں بزی ہوں گے۔۔ کیا آپ نہیں جانتی۔۔؟؟ سومونے نظریں سائرہ پر ڈکائی ہوئی تھیں جو سر جھکائے فرش کو دیکھ رہی تھی۔ سومو سر جھٹک کر اذان کے پاس بیٹھ گئی۔ اذان اسے دیکھ کر کھلے دل سے مسکرایا تو سومو نے اس کے گال پر بھوسہ دیا۔۔ برسوں بعد اسے اماں کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔ کون کہتا ہے اماں مر گیا ہے اماں تو زندہ ہے۔۔ اذان کو دیکھتے سومونے دل میں سوچا تھا۔۔

پتہ ہے مجھے وہ اپنا کاروبار واپس لے چکا ہے مگر کیا وہ مجھے واپس لے جائے گا۔۔ سائرہ کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔۔

میں نہیں جانتی آپنی طیب بھائی کیا سوچ رہے ہیں یا کیا فیصلہ کریں گے مگر میں یہ ضرور جانتی ہوں "برے وقتوں میں ساتھ چھوڑ دینے والوں کو اچھے وقتوں میں پلٹ کر بھی نہیں دیکھا جاتا" جیون سا تھی وہ ہوتا ہے جو جیون بھر

Posted On Kitab Nagri

ساتھ رہے۔ ہوا کے زور پر چھت اڑنے کو ہو تو اپنے ساتھی کا ہاتھ تھام کر خوصلہ دلائے، طوفان آئیں تو ہمت کا مظاہرہ کرے، ہر طرح کے حالات میں کہے "کچھ بھی ہو جائے میں تمہارے ساتھ ہوں"،

مرد اپنی عورت کی سہولت کے لیے ہر سختی برداشت کرتا ہے بدلے میں کیا چاہتا ہے وہ بس اتنا جب تھکا ہار اگھر واپس آئے تو اس کی عورت مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کرے، وہ اسے اپنی پریشانیاں بتائے تو وہ اس کا ہاتھ تھام لے مضبوطی سے اور جب وہ کرا سز سے گزرے تو اسے دھتکارے نہ بلکہ شانہ بشانہ اس کے ساتھ کھڑی ہو کیونکہ "ہر رات کے بعد صبح ہوتی ہے"۔ اور ایک جیون ساتھی میں یہ خوبیاں ہونی چاہیے آپ کا شوہر ڈیزرو کرتا ہے یہ سب۔۔ آپ خود سے پوچھیں آپ نے کیا کیا ہے۔۔؟؟ سو موسائرہ کو سوچتے ہی چھوڑ کر کمرے سے نکل آئی تھی۔۔

سائرہ نے نظریں اٹھا کر ماں کو دیکھا تو وہ نظریں چراگئیں۔۔ اماں آپ نے کیوں نہ بتایا مجھے کیا صبح ہے کیا غلط۔۔؟؟ اس کی آنکھوں میں بہت سے سوال تھے۔۔ سو مو کو بھی تو اماں نے کچھ نہیں بتایا وہ خود سب سمجھنے لگی غلط اور صبح کا فرق قصور تو میرا ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

بچے ماں باپ کی عادتیں لے کر پیدا نہیں ہوتے وہ ماں باپ کی عادتیں اپناتے ہیں ہیں چاہے پھر اچھی ہوں یا بری۔

Posted On Kitab Nagri

"سائرہ انہی لوگوں میں سے تھی اس نے ماں کی عادتیں اپنائیں تھیں۔ اس نے خود کو اتنا بلند کر لیا کہ دوسرے لوگ اسے چھوٹی مخلوق لگنے لگے تھے۔ اس نے ماں کی زبان کا زہر چرایا اور اس سے تلخی کا مکسچر بنا کر نگل لیا۔ اور وہ تلخی کا مکسچر وہ اب لوگوں کی زندگی میں گھولتی تھی۔ بعض اوقات ماں باپ زیادتی کر جاتے ہیں بچوں کے ساتھ۔ انہیں لاڈ پیار کر کے سب سے برتر کر کے۔ انہیں صبح کو غلط اور غلط کو صبح دکھا کے۔۔

جس کی جیب میں پیسہ ہے اس کے لیے سب جائز ہے" یہ بات بگاڑ پیدا کرتی ہے۔۔۔

ایک عورت پر پوری سوسائٹی ڈسپینڈ کرتی ہے۔۔ ایک عورت طے کرتی ہے اس کا معاشرہ کیسا ہوگا اور پھر اس کی تربیت معاشرے کو اس کی سوچ کے رنگ میں ڈھالتی ہے۔۔ اگر عورت منہ میں زہر لے کر پھرے گی تو کیسے معاشرہ زہر سے پاک ہوگا۔۔ معاشرہ عورت کے شعور اور اس کی تربیت کا عکس ہوتا ہے۔۔

بعض اوقات کچھ لوگ اپنے اندر شعور کی ایک ننھی سی کونپل لے کر پیدا ہوتے ہیں پھر ان کا دماغ ڈیسائیڈ کرتا ہے کونپل کو درخت بنانا ہے یا سوکھا دینا ہے۔ زائرہ کاظمی عرف سومو اور امان اللہ کاظمی بھی انہی لوگوں میں سے تھے۔ وہ شعور رکھتے تھے اس سے بھی بہتر شے وہ اپنے اندر محبت رکھتے تھے۔

یہ کاظمی حویلی کے تین پھول تھے جنہیں کھلنا تھا مگر۔۔۔۔۔۔ "....."

کمرے میں سکوت چھایا ہوا تھا گہرا سکوت ایسے میں اساور کی سانسوں کے چلنے کی آواز آرہی تھی۔۔ دم گٹھنے کی وجہ سے وہ زور زور سے سانس لینے لگتا تھا۔ اور اس کا یہ دم پچھلے کچھ دنوں سے گھٹ رہا ہے۔۔ بچیوں اور دانیل کا

Posted On Kitab Nagri

دور ہونے کا احساس بہت جان لیوہ تھا۔ اساور نے اٹھ کر کھڑکی کے پٹ واکینے کہ وہ دم گٹھنے کی وجہ سے مر سکتا تھا۔

مجھے معاف کر دو اساور میں نے بہت زیادتی کر دی تیرے ساتھ۔۔۔ رخشندہ بھگیم صوفے پر سر جھکائے بیٹھی تھی اساور سے نظریں ملانے کی ان میں ہمت نہیں تھی۔۔

انسان اپنے ہر اچھے اور برے فعل کا خود ذمہ دار ہوتا ہے کوئی بھی آپ پر زیادتی نہیں کر سکتا اور میں انہی بندوں میں سے ہوں۔۔ اساور پلٹا نہیں تھا وہ ہنوز باہر ہی دیکھ رہا تھا۔ جہاں زار اور سارہ سو مو اور سعدی کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔ زار انچ میں کسی بات پر کھلکھلا اٹھتی تھی اور یہ پہلی بار تھا اس نے زار کو یوں ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔۔ سیاہ بالوں کی چوٹی بنائے بازو کے نیچے بال پکڑے وہ اسے بہت جانی پہچانی سی لگی تھی۔۔ بات کرتے ہوئے وہ دو انگلیوں سے آنکھ کا کونا چھو کر ٹیڑھی نظر سے دیکھتی تھی۔ اساور کو جھٹکا لگا تھا وہ زار انہیں تھی وہ تو اس کا بچپن تھی ڈٹو اس کی کاپی اسے وہ کبھی کبھی کسی سے مشابہت رکھتی لگتی تھی مگر وہ غور نہیں کر پایا تھا۔۔

سارہ نے اس کے بغل میں رکھی بال کو زور کا مکھار اتو وہ تھوڑی دور کیاری میں جاگری۔ زار ا غصے سے سارہ کی دیکھتی کیاری کی طرف بال لانے گی تھی۔ اساور کو ایک اور جھٹکا لگا تھا وہ غصے میں ایک آئی برو کو اونچا کر بلکل اسی کی طرح دیکھتی تھی چال بھی ایک دم اساور کے جیسے تھی۔۔

اساور کی سانس دھونکنی کی مانند چلنے لگی تھی۔ اس نے کھڑکی زور سے بند کی اور پانی کا گلاس منہ سے لگاتے وہ صوفے پر ڈھے گیا۔۔ رخشندہ بھگیم نے خیرانی سے اسے دیکھا۔۔ جس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

کسی نے اس سے کہا تھا۔۔ "اولاد کے وجود میں پنہاں سبز موسموں کو والدین کی اعمال کی دھوپ جھلسا دیتی ہے اور پھر وہ جھلسے بچے قیامتیں لاتے ہیں۔۔ وہ اس سوچ کو جھٹکنے لگا تھا۔۔

وہ میرے جیسی ہے کیا وہ سچ میں میرے جیسی ہوگی۔۔ اساور کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔۔ وہ اٹھا اور تقریباً بھاگتے ہوئے ہی باہر نکلا تھا۔۔

رخشنده بھگیم اس کی بدخواہی کی وجہ نہ جان پارہی تھیں۔۔

میں نے ناکردہ گناہوں کی سزا دینے کو دی اب کیا میرے گناہ۔۔۔۔ نہیں نہیں۔۔ وہ سوچوں کو جھٹکتا باہر لان میں آیا۔۔ سارہ اس کو دیکھتے ہی دوڑ کر پاس چلی آئی۔ سو مو اور سعدی بھی ان کی طرف متوجہ ہوئے۔۔

زار بیٹا دھڑا آؤ۔۔ اساور نے جھک کر سارہ کو گود میں بٹھایا اور اب وہ زار کو پکار رہا تھا مسکراتے ہوئے۔۔ سعدی اور سو مو بھی مسکرا کر ان تینوں کو دیکھ رہے تھے مگر زار کے سر دھوتے تاثرات صرف اساور دیکھ پایا تھا۔

بال کو سائیڈ پر پھینکتے آئی بروریز کر کے ترچھی نظر سے دیکھتے زار اندر کی طرف بھاگ گئی تھی۔۔ سعدی اور سو مو کی مسکراہٹ سمٹی۔ اساور نے ایک کرب اپنے رگ و جاں میں اترتا محسوس کیا تھا۔۔

کیا وہ واقعی میرے جیسی ہے۔۔ بند آنکھوں کے ساتھ اس نے سوچا تھا۔۔ تبھی گال پر کسی کا لمس محسوس کر کے اس نے آنکھیں کھولیں۔۔ آئی لویو بابا۔۔!! سارہ اس کے گال پر بھوسہ دیتے ہوئے بولی۔۔

آئی لویو ٹو بابا کی جان۔۔!؛ اساور نے تمام سوچوں کو جھٹکتے سارہ کو مسکرا کر دیکھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اندر اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی دانیں نے یہ سارا منظر دیکھا تھا۔۔۔ اب اس کا دھواں دھواں ہوتا چہرہ دیکھا جاسکتا تھا۔۔

کیا سارہ اپنے باپ کو چھوڑ کر میرے ساتھ نہیں جائے گی۔۔؟؟ وہ کھڑکی سے ہٹ گی اور گہرے گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔ اگر ایسا ہوا تو میں کیا کروں گی۔۔؟؟ تکلیف کی شدت سے اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔ اسے فیصلہ کرنا تھا اور فیصلے کی گھڑی بہت کھٹن ہوتی ہے۔۔۔ ہاں فیصلہ کرنا موت کی شاہراہ پر چلنا ہے۔۔

وہ سر ہاتھوں میں دیئے صوفے پر بے دم سی بیٹھی تھی۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر سر اٹھا کر دیکھا اور وہ پھر سے اسی پوزیشن میں بیٹھ گئی۔۔ قدموں کے چپ اسے اپنے قریب محسوس ہوئی۔۔ وہ اس کے پاس آ کر رک گیا تھا۔۔ پھر وہ دانیں کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اس کے پاس کارپٹ پر بیٹھ گیا۔۔ دانیں ہلی نہیں تھی وہ اسی پوزیشن میں سر ہاتھوں میں دیئے بیٹھی رہی۔۔

دانیں۔۔!! سو مونے مجھے کہا تھا میں محبت ڈیڑو نہیں کرتا واقعی یار میں محبت ڈیڑو نہیں کرتا، اس نے کہا تھا مجھے ڈرنا چاہیئے اور یار میں آج ڈر گیا ہوں بہت زیادہ۔۔ وہ رو رہا تھا۔ "اسا اور کاظمی رو رہا تھا" میں نے تم سے محبت کی اور تمہیں ہی افیت بھی دی اب میں اس افیت سے نہیں نکل پار ہا۔۔ تمہارے دور جانے کا خوف دیمک بن کر چاٹ رہا ہے مجھے۔۔ تم مجھ سے لڑو جھگڑو مگر چھوڑ کر مت جاؤ یار۔۔ آنسو اس کا چہرہ بھگور رہے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے بہت تکلیف دی مجھے بہت اذیت دی زندگی دو ماہ پہلے تمہیں سچ کا سامنا کروادیتی اور تم آکر مجھ سے معافی مانگ لیتے تو تھوڑا روتی تم سے جھگڑتی اور پھر تمہارے سینے میں خود کو چھپالیتی اور پھر ساری زندگی ہم ساتھ رہتے کیونکہ تم نے مجھے اذیت دی مگر میری جگہ کسی کو نہیں دی۔۔ اور پھر تم نے میری جگہ کسی کو دے دی تو اس دن تم پورے دل سے اتر گئے۔۔ یہ دو ماہ نہ آتے بیچ میں تو سب صبح تھا مگر اب کچھ صبح نہیں ہے۔۔ بے وفائی کرنے کے لیے میں تمہیں معاف نہیں کر سکتی انفیٹ بے وفائی کی معافی ہوتی ہی نہیں ہے۔۔ دانیل بھی رو رہی تھی ہچکیوں کے ساتھ۔ آنکھوں سے آنسو گر کر گود میں رکھے اساور کے ہاتھوں کو بگھور ہے تھے۔۔

میں پچھتا رہا ہوں یار۔۔۔ یہ کافی نہیں ہے۔۔

اگر سعدی کی سچائی تمہیں تا عمر پتہ نہ چلتی تو تم تا عمر نہ پچھتاتے تم اپنی زندگی خوشی سے جیتے۔۔ جہاں تک معافی کی بات ہے تو میں نے کہیں سنا تھا "بے وفاؤں کو معاف نہیں کیا جاتا بس پچھتاوے کی زندگی دے کر چھوڑ دیا جاتا ہے" دانیل نے دونوں ہاتھوں سے آنکھیں رگڑ کر آنسوؤں کو روکنا چاہا۔۔

www.kitabnagri.com

غلطی ہوگی دانیل غلطیوں کی معافیاں ہی تو ہوتی ہیں۔۔

معافی غلطیوں کی ہوتی ہے اساور کاظمی بے وفائی کی نہیں۔۔ "دانیل کا لہجہ سرد تھا جیسے پورا سیاچن اس کے لہجے میں سمٹ آیا ہو۔۔

بے وفائی بھی تو غلطی ہوتی ہے۔۔ اساور نے کمزور سی دلیل دینی چاہی۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہ نہ نہیں نہیں۔۔ بے وفائی غلطی نہیں ہوتی بے وفائی گناہ ہوتی ہے۔۔ دانیل نے اس کے ہاتھ اپنے گھٹنوں سے جھٹک کر اس سے فاصلہ رکھنا چاہا۔۔

گناہ ہو گیا یا رمانتا ہوں تم بھی مان لو۔ گناہوں کے کفارے ہوتے ہیں دانیل میں کفارہ ادا کروں گا۔۔ اساور نے دانیل کے دونوں ہاتھ تھامے۔۔

تو کر دوا کفارہ مجھے طلاق دے دو نہ بھی دو تو کوئی مسئلہ نہیں پر میں مزید تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ "بے وفاؤں کی صحبت خطرناک ہو سکتی ہے۔"

دانیل۔۔ !!!

بس کر دوا اساور ہم دونوں کے لیے یہی بہتر ہے کہ راضی و خوشی ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں ورنہ اس الگ ہونے کی گونج ایک زمانہ یاد رکھے گا۔ دانیل فیصلہ کر چکی تھی چاہے فیصلہ موت کی شاہراہ ہو۔۔

اساور نے بے بسی سے سر دانیل کی گود میں رکھ دیا۔ اس کے آنسو دانیل کی گود گیلی کرنے لگے تھے۔۔ فیصلہ ہو گیا تھا ان دونوں کو الگ ہو جانا تھا ایک دوسرے سے راضی و خوشی۔ دانیل کے آنسو بھی روانی پکڑ رہے تھے۔۔ دونوں پھوٹ کر رو رہے تھے مگر وہ ایک دوسرے کی آنسو نہیں صاف کر سکتے تھے۔۔

دانیل نے اپنا سر اپنی گود میں رکھے اساور کے سر پر رکھ دیا۔ دونوں کی آنسو مزید شدت سے بہہ رہے تھے۔۔

بے وفائی میں معافی نہیں ہوتی جدائی لازم ہوتی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"""""""""" قیوم رانا پڑھائی کے سلسلے میں ترکی گئے تھے پھر پڑھائی کے بعد اپنی کلاس فیلو سے شادی کر کے وہیں اپنی چھوٹی سی دنیا بسالی تھی۔۔ ان کی دو بیٹیاں تھیں۔ راشدہ جمشید (دائین اور ثانیہ کی ماں) اور ساجدہ کاظمی (اساور اور ناظم کی ماں) تھیں۔۔ اور ایک بیٹا رئیس رانا (سعدی رانا کے والد) تھا۔۔

رئیس رانا (سعدی کے والد) کی شادی اس کی خالہ زاد سے ہو گئی تھی جو اپنے ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کے پاس ہی رہتی تھی۔۔ شادی کے دو سال بعد ان کے ہاں سعدی کی پیدائش ہوئی تھی۔۔ پھر کچھ ایسا حادثہ ہوا کہ سعدی کے ماں باپ انتقال کر گئے۔۔ وہ حادثہ نہیں قتل تھا یہ بات تب پتہ چلی جب سعدی کے گھر پر کسی نے قبضہ کر لیا۔ راشدہ بھگیم کو بھائی کی موت نے صدمہ دیا تھا مگر وہ بھتیجے کو نہیں کھونا چاہتی تھیں اس لیے سب چھوڑ چھاڑ کر پاکستان اپنے گھر آ گئیں۔۔ راشدہ (دائین کی ماں) کی شادی ان کی اپنی مرضی سے ان کے کلاس فیلو جمشید علی سے ہو گئی تھی۔ جو کہ ترکی پڑھنے گئے تھے اور پھر پڑھائی مکمل کر کے راشدہ بھگیم کو لیے پاکستان آگئے اور گورنمنٹ جاب کر لی۔۔ راشدہ بھگیم اور جمشید علی کی دو بیٹیاں تھیں۔ "ثانیہ جمشید جس کی شادی جمشید علی کے جانے والوں میں ہو گئی تھی جو کہ ترکی میں ہی رہائش پزیر تھے۔۔ اور چھوٹی دائین جمشید عرف ڈی۔ جے تھی۔ جو وکالت کا خواب آنکھوں میں سجائے ہوئے تھی۔۔ جمشید علی کی جان دائین اور سعدی میں بسنے لگی تھی اور وہ ان کے خوابوں کو پورا کرنے کے لیے ان کے ساتھ کھڑے تھے پھر ایک دن ہارٹ اٹیک سے وہ بھی مر گئے۔۔ پنشن ملتی تھی جس سے گزارہ ہو جاتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ساجدہ کی شادی ایک امیر پاکستانی فیملی میں ہوئی تھی جن کا اپنا بزنس تھا۔ اللہ نے انہیں دو بیٹوں کی نعت کے نوازا۔ ناظم کاظمی اور شادی کے ک بیس سال بعد جب ناظم اٹھارہ سال کا تھا ان کے ہاں اساور کا جنم ہوا۔ اساور جب دس سال کا تھا تو اس کے ماں باپ گزر گئے۔ بھائی اسے اپنا بیٹا بنالیا تھا خود ناظم کاظمی کی ایک بیٹی تھی جو اساور سے چار سال چھوٹی تھی۔ پھر بہت منتوں مرادوں سے ان کے ہاں امان کا جنم ہوا تھا۔ منتوں سے مانگی اولاد میں جان بند ہوتی ہے یہی حال تھا سب کا۔ امان ان کے گھر کا لاڈلا تھا پھر اس کا پیار بانٹنے زائرہ (سومو) آ گئی۔

وہ ہنستی مسکراتی زندگی کو جینے والی فیملی تھی۔

گھر میں سومو اور سعدی کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ دانیل نے سعدی کی شادی کے بعد ترکی چلے جانا تھا سعدی اور سومو کے ساتھ ہی۔

سعدی کے والد صاحب کا گھر تھا وہاں جس پر زبردستی کسی نے قبضہ کر لیا تھا مگر اب وہ گھر سعدی کی ملکیت تھا۔ سومو کو رخصتی کے بعد اسی گھر ترکی جانا تھا۔

آج سعدی کا نکاح تھا جس کا انتظام گھر پر ہی کیا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسٹیج کو بہت خوبصورتی سے لال اور سفید پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔ جس پر ہلکے گلابی رنگ کی میکسی پہنے سو مو بیٹھی ہوئی تھی اور ساتھ سفید شیر وانی پہنے سعدی بیٹھا ہوا مسکرا رہا تھا۔۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مطمئن خوش اور مکمل لگ رہے تھے۔۔

سائرہ بار بار گیٹ کی طرف دیکھ رہی تھی اسے طیب کا بہت شدت سے انتظار تھا۔۔ اور انتظار سولی پر لٹکاتا ہے۔۔

اساور ہاتھ میں فائل پکڑے ادھر ادھر نظریں گھمائے دانیں کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔ زارا اور سارہ سو مو اور سعدی کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔۔ عینار خشنہ بھینگم کے ساتھ مہمانوں سے مل رہی تھیں۔۔ اذان سائرہ سے باتیں کرتا اس کا دھیان بٹا رہا تھا۔۔ سب تھے وہاں صرف دانیں نہیں تھی۔۔ وہ فائل تھامے اپنے کمرے کی طرف بڑھا جانتا تھا دانیں کہیں نہیں ہے تو وہیں ہوگی۔۔

دروازہ کھولتا وہ اندر داخل ہوا۔۔ دانیں گرے کلر کی میکسی پہنے بالوں کو پشت پر کھلا چھوڑے میچنگ جیولری پہنے بہت سے بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ ایک نظر اساور پر ڈال کر وہ پھر سے اپنا دوپٹہ سیٹ کرنے لگی۔۔ اساور تو وہیں کھڑا اسے مبہوت سادیکھے گیا۔۔ پھر قدم قدم چلتا اس کی پشت پر آکھڑا ہوا۔۔ دانیں کو آئینے میں اپنے پیچھے کھڑا وہ لمبا چوڑا مرد نظر آ رہا تھا۔۔ اور اس کی مبہوت ہوتی نظریں بھی۔۔

آہم۔۔!؟: دانیں نے گلا کھنکار کر اس کا رت کا ز توڑا۔۔ وہ میں یہ دینے آیا تھا تمہیں۔۔ اساور نے ایک دم چونک کر اسے دیکھا اور ہاتھ میں پڑی فائل اس ک سامنے کی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہے یہ ڈیوارس پیپرز۔۔ دانیل نے اس کے ہاتھوں سے فائل لی اور پڑھنے لگی جیسے جیسے پڑھتی گی اسے حیرت ہوتی گی۔۔

یہ تو تم نے جلادیئے تھے۔۔ دانیل نے ہاتھ میں پکڑے پیپرز کی طرف اشارہ کیا۔۔

تھوڑا مشکل تھا مگر دوبارہ بنوادیئے میں نے تمہارا خواب ہے یہ پورا ہونا چاہیئے۔۔ اساور جان بوجھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔ وہ دانیل کو دیکھتا تو وہ اپنا فیصلے سے مکر جاتا اور وہ دانیل کو کوئی اور دکھ نہیں دینا چاہتا تھا۔۔

شکریہ۔۔ دانیل نے فائل دراز میں ڈال دی۔۔۔۔۔۔۔۔

اور کچھ۔۔ اس کی نظریں خود پر ٹکی دیکھ کر دانیل نے پوچھا۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔ اساور نے ایک ہاتھ سے اس کے گال کو ہلکا سا چھوا۔۔ دانیل نے ناگواری سے دیکھا تو وہ سوری کہتا ہوا تیزی سے باہر نکل گیا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سائرہ کا انتظار جب تھکنے لگا تو وہ آگیا اس کا طیب آگیا اس کے ساتھ ایک سہج سہج کر سر جھکائے سفید لانگ فرائک میں ملبوس لڑکی چلی آرہی تھی۔۔

سائرہ تو ساکت ہوئی مگر اگلے پل خود کو کمزور سی دلیلیں دیتی وہ طیب کی طرف بڑھی جو اساور سے مل رہا تھا۔۔ پھر لڑکی نے بھی مسکراتے ہوئے سلام کیا تو اساور نے سر کو خم دے کر جواب دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سب سے مل رہا تھا اسے نظر انداز کر کے اور یہ بات اسے کھا رہی تھی۔۔

نکاح کی تقریب ختم ہوئی مہمان کم ہوئے تو سب گھر والوں کو اکٹھا ہونے کا موقع ملا تھا۔۔ طیب تمہارے ساتھ یہ لڑکی کون ہے۔۔ سب ایک ٹیبل کے گرد بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔۔ جب مہمانوں کو رخصت کر کے سائرہ اس کے سر پر پہنچ گئی۔۔

میری بیوی۔۔! طیب نے بے نیازی سے کہا تھا۔۔ سائرہ شل ہوئی۔ سو مونے دھواں دھواں ہوتی اپنی بہن کو دیکھا اور پھر سے اپنی پلیٹ میں جھک گئی۔۔ دانیل زار کو کھانا کھلا رہی تھی پل بھر کور کی اور پھر سے کھانا کھلانے لگی۔۔ اساور چکن پیس کا ٹکڑا توڑ کر سائرہ کو کھلانے لگا۔۔ رخشندہ بھگیم نے نظریں چرائی تھیں۔۔ کیا یہاں بیٹھا کوئی نفوس نہیں جانتا تھا۔۔؟؟ نہیں سب جانتے تھے اب ر کے سائرہ کاری ایکشن دیکھنے کے لیے تھے۔۔۔۔

سائرہ نے ایک نظر طیب پر ڈالی اور پھر ساتھ بیٹھی معصوم سے نقوش والی اس کی بیوی پر جو پزل ہوتے ہوئے مسلسل اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

میں نے اماں کو مجبور کیا تھا کہ وہ اساور چاچو کی شادی کروادیں تمہاری تکلیف آج محسوس ہوئی دانیل۔۔ جو ظلم تم پر کیا اس کی سزا ہے یہ نا تمہاری بد دعا ہے یہ نا۔۔ سائرہ کی آنسو آنکھوں سے بہنے لگے۔۔ کاجل کی پتلی سی لکیر اس کے گال پر آٹھ رہی۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں بیٹا وہ یہیں رہے گی وہ۔۔ دانیل نے کرب سے آنکھیں میچی۔۔ آنسوؤں کو خلق میں دھکیلا وہ زارا کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔۔ مگر اس کی مانتاڑپ رہی تھی۔۔ سارہ نے جانے کاسن کر گھر سر پر اٹھالیا تھا۔۔ وہ اپنے باپ کو نہیں چھوڑ سکتی تھی مگر وہ دانیل کو چھوڑ سکتی تھی۔۔ زارا اب چپ چاپ بیٹھی ماں کا چہرہ پڑھ رہی تھی وہ اکثر یہی کرتی تھی۔۔

تبھی دروازہ کھلا تھا۔۔ لال آنکھیں لیے اساور اندر داخل ہوا۔۔ زارا کو دیکھ کر پھیکا سا مسکرایا تھا۔۔ صوفے پر بیٹھی زارا ترچھی نظر سے اسے دیکھتی دروازہ کھول کر کمرے سے چلی گئی تھی۔۔ اساور نے صدمے سے اسے جاتے دیکھا۔۔ اس کے اندر کے واہمے اسے کاٹ رہے تھے۔۔

دانیل ڈریسنگ مرر کے سامنے جھکی دراز سے کچھ نکال رہی تھی۔۔ اساور قدم قدم چلتا اس کے پاس آکر رک گیا مگر دانیل نے کوئی نوٹس نہیں لیا اور سیدھی ہو کر اپنا ضروری سامان اٹھانے لگی۔۔ اساور اسی کو دیکھ رہا تھا ایک ٹک نظریں جمائے۔۔ مگر دانیل مسلسل نظر انداز کر رہی تھی۔۔ اساور نے پیچھے سے بازو دانیل کے گرد جمائل کر کے اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لے کر سر اس کے کندھے پر ٹکا دیا۔۔

www.kitabnagri.com

دانیل اس کی جرات پر سُن ہی تو ہو گئی تھی۔۔ وہ دونوں ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے سے الگ ہو رہے تھے اور اساور کو رومینس سوچ رہا تھا۔۔ دانیل کا سکتہ ٹوٹا تو اس نے بے خود ہوتے اساور کے حصار سے زور لگا کر خود کو آزاد کیا۔۔ اساور نے پلکیں چھپکائیں جیسے ہوش میں آیا ہو۔۔ دانیل تیز نظر سے اسے دیکھتی ہاتھ میں پکڑی اشیاء لیے بیڈ پر پڑے اپنے سوٹ کیس کے طرف بڑھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

دائین سوری یار پلیر۔۔ اساور نے باقائدہ ہاتھ جوڑے تھے۔۔ بے وفائی کے بہت سے موقعے تمہیں فراہم کیئے جاتے اور تم ان موقعوں کو ضائع کر دیتے تب میں کہتی "اُس اوکے"۔۔ "کیونکہ محبت میں چوٹ کھایا دل کسی سوری کے جواب میں اُس اوکے نہیں کہتا محبوب کی گلی سے چوٹ کھا کے نکلے تو پلٹ کر نہیں دیکھتا"۔۔ "دائین ہنوز بیگ پر جھکی ہوئی تھی وہ اساور کو نہیں دیکھ رہی تھی شاید دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔۔

دائین ہم ماضی کو اپنی محبت پر آئی مصیبت جان کر بھول بھی تو سکتے ہیں۔۔ اساور آہستہ سے کہا تھا۔۔
تمہاری میری محبت بھی تو ماضی ہے۔۔ "دائین نے رک کر اس کی طرف دیکھا۔۔ اور مصیبت تو واقعی آئی تھی
محبت پر اور مصیبت اس لیے آتی ہے کم ظرف لوگ محبت نہ کرتے پھریں۔۔

دس سال بعد۔۔

سکول سے آکر اس نے بھیگ صوفے پر پٹھا اور یونیفارم میں مٹی جو توتوں سمیت لیپ ٹاپ لیے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

www.kitabnagri.com

وہ تیرہ چودہ سال کی گوری رنگت والی بچی تھی۔ بالوں کی اونچی پونی بنائے وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔

لیپ ٹاپ پر وہ تیزی سے کچھ ٹائپ کرنے لگی۔۔ تھوڑی دیر میں اسکرین نے تیز روشنی اور سامنے کسی کا اکاؤنٹ دکھائی دینے لگا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اساور کاظمی۔۔ اکاؤنٹ پر لکھے نام پر اس نے کلک کیا اور تصویریں دیکھنے لگی۔ سکول فنکشن، پارٹیز، برتھ ڈے، ہوٹلنگ، اور سیر و سیاحت کی بہت ساری تصویریں کھلتی چلی گئیں۔۔ اس کی ہم عمر ہی ایک لڑکی اساور کے ساتھ ہر جگہ دکھائی دے رہی ہے مسکراتے ہوئے خوش شائد بہت خوش۔۔ اس کے اندر بہت کچھ ٹوٹا تھا۔ آئی برو اونچا کیئے وہ ترچھی نظر سے سکروٹنگ کرتی تمام تصاویر دیکھ رہی تھی۔۔

ایک دم سے اس کی آنکھیں جلنے لگیں تھیں شائد اسکرین کی گئی تیز روشنی سے یا اس لڑکی مسکراہٹ سے۔۔

زارازرا کہاں ہیں آپ بیٹا۔۔! دانیل کی آواز پر اس نے ایک سلگتی ہوئی نظر اساور کے مسکراتے چہرے پر ڈالی اس نظر میں بہت کچھ تھا جو بیان سے باہر تھا۔ دانیل کے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے وہ لیپ ٹاپ بند کرتی چھلانگ لگا کر باتھ روم میں گھس گئی۔ دانیل سے سے بخت کرنے کا اس کا کوئی موڈ نہیں تھا۔ ہاں مگر وہ ایک طویل بخت چاہتی تھی اساور کاظمی سے اور اسے لاجواب کرنا چاہتی تھی۔۔ واش روم مرر کے سامنے کھڑے اس نے خود سے وعدہ کیا کہ وہ اساور سے ملے ضرور ملے گی اور ایسی کہ وہ پھر ملنے جو گانہ رہے گا۔

""بدگمانیوں کی گود میں جنم لیتے انتقام اور بدلے کا چکر کبھی نہیں رکتا۔ انتقام نسل در نسل وراثت کی طرح منتقل ہوتا ہے۔۔ اور اس چکر کو چلاتا انتقام کا وارث بر بادیاں لاتا ہے۔۔""

ختم شد۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595